علم نجوم
اور اس کی فلاسفی
ستاروں کی گردش
آپ کی شخصیت، قسمت اور محبت کے راز کھولتی ہے
آغا فضل الرحمٰن چشتی

مکتبہ امتیاز
راجپوت مارکیٹ اردو بازار ○ لاہور

قیمت 36 روپے
70

نعیم بک سنٹر اینڈ فوٹو سٹیٹ
ریل بازار بوسے والا، فون:- 54137

ناشر: امتیاز علی
پرنٹر: گنج شکر پرنٹرز بار اوّل ۱۹۹۷ء

مکتبہ امتیاز راجپوت مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

صابری دارالکتب قذافی مارکیٹ اردو بازار، لاہور فون: 7320310

حُسنِ ترتیب

چھٹا باب

منازل قمر یا نچھتر اور نومولود کی زندگی پر ان کے اثرات

انتساب

خدائے بزرگ و برتر کے مجھ بے بضاعت پر ان گنت احسانات ہیں۔ اسی خالق و مالک کے فضل و کرم کا سہارا ہے۔ پھر اس عظیم و کریم رب نے ایک اور کرم نوازی فرمائی مجھے ایک معصوم سی گڑیا ——————

ظلِ ھما —— عطا فرمائی۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا، اس ذات والا صفات کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

"ظلِ ھما" کی میرے گلشن میں آمد، حقیقی معنوں میں میرے لئے "ھما کا سایہ" —— ثابت ہوئی ——————

میں اپنی اس کاوش کو جو "انسانی تقدیر" سے تعلق رکھتی ہے۔ اپنی پیاری بیٹی "ظلِ ھما" کے نام معنون کرتا ہوں۔

آغا رحمان

لیسٹر۔ یو کے

سخن ہائے گفتنی

مصنّف کی

چند کڑوی، کسیلی لیکن سچی اور اہم باتیں

جنہیں کتاب کے مطالعہ سے
پہلے پڑھنا ضروری ہے

کیا علمِ فلکیات دین سے متصادم ہے؟

دینی کتب کے حوالوں سے جواب!!

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

ہمارے ہاں بعض مکاتیبِ فکر کے علماء کی جانب سے علمِ فلکیات کے خلاف بیانات اور فتاویٰ جاری ہوتے رہتے ہیں جن سے یہ ثابت کرنے کی سعیِ نامشکور کی جاتی ہے کہ یہ علم اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور اس کا حامل دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے یہ عظیم سائنس "فٹ پاتھیوں" کی نذر ہو گئی اور اہلِ دانش اس سے گریز کرنے لگے۔

اس مسئلہ کے حل کے لئے بہتر ہے کہ ہم براہ راست دینِ اسلام سے رجوع کریں اور دیکھیں کہ کیا حقیقتاً

علمِ فلکیات اور اس کا حصول غیر شرعی ہے اور اس کا حامل گردن زدنی ہے؟
اس سے پہلے کہ ہم اپنی جانب سے توضیحات و دلائل پیش کریں۔ برِصغیر کے ایک جلیل المرتبت عالمِ دین مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی مشہور و معروف تاریخی دستاویز "قصص القرآن" سے چند اقتباسات نذر کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

"حضرت ادریس علیہ السلام پہلی ہستی ہیں جنہوں نے علمِ حکمت و نجوم کی ابتداء کی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو افلاک اور ان کی ترکیب، کواکب اور اُن کے اجتماع و افتراق کے نقاط اور اُن کے باہم کشش کے رموز و اسرار کی تعلیم دی اور اُن کو علمِ عدد و حساب کا عالم بنایا اور اگر اس پیغمبرِ خدا کے ذریعے ان علوم کا انکشاف نہ ہوتا تو انسانی طبائع کی وہاں تک رسائی مشکل تھی۔"

(قصص القرآن جلد اوّل صفحہ ۹۶ سطر ۳ تا ۸ ۔ تذکرہ ادریس علیہ السلام)

اِسی کتاب میں دوسرے مقام پر فاضل مؤلف نے مختلف حوالوں اور روایات سے حضرت ادریس علیہ السلام کا مزید تعارف اس خوبصورت انداز سے کیا ہے۔

"صحیح ابنِ حبّان میں روایت ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے قلم استعمال کیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے رمل کے خطوط کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ علم ایک نبی کو دیا گیا تھا پس اگر کسی شخص کے نقوش اس کے مطابق آجاتے ہیں تو نشانہ صحیح بیٹھ جاتا ہے۔ حافظ عماد الدین ابنِ کثیر اِن روایات کے ساتھ یہ بھی نقل فرماتے ہیں کہ بہت سے علماء تفسیر و احکام کا خیال ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمل کے کلمات ادا کئے اور وہ اُن کو ہرمس الہرامسہ (ماہرینِ علمِ نجوم کا استادِ اوّل) کا لقب دیتے ہیں۔"

(قصص القرآن۔ جلد اوّل صفحہ ۹۰)

یہی لائق صد احترام مؤلف "تاریخ الحکماء" کے حوالہ سے حضرت ادریس علیہ السلام کے حسب و نسب اور دیگر حالات سے متعلق لکھتے ہیں۔

"تاریخ الحکماء کے صفحہ ۳۴۸ پہ ہرمس ثالث کے تذکرہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ علماء کی ایک جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ طوفانِ نوح سے قبل دُنیا میں جس قدر علوم شائع ہوئے ان سب کے معلمِ اوّل یہی ہرمسِ اوّل ہیں جو مصر کے حصۂ اعلیٰ کے باشندے تھے اور عبرانی حضرت اِن

کو خنوخ نبی مانتے ہیں۔ اور جو اپنے نسب میں حضرت آدم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔ یعنی :۔
خنوخ (ادریس علیہ السلام) بن یارد، بن مہلائیل بن قینان، بن انوش، بن شیث، بن آدم (علیہم الصلوٰۃ والسلام)
اِن کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ فلسفہ کی کتابوں میں جن علمی جواہر اور حرکاتِ نجوم کا تذکرہ آتا ہے سب سے پہلے ان کا ذکر اِن ہی کی زبان سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہیکلوں کی تعمیر، علمِ طب کی ایجاد، ارضی و سماوی اشیاء کے متعلق موزوں قصائد کے ذریعہ اظہارِ خیال بھی اِن ہی کی اوّلیات میں سے ہیں اور انہوں نے ہی سب سے پہلے "طوفانِ نوح" کی اطلاع دے کر بندگانِ خدا کو ڈرایا اور بتایا کہ ان کو دکھایا گیا ہے کہ ایک آسمانی آفت ہے جو زمین کو پانی اور آگ میں لپیٹ رہی ہے۔"

(قصص القرآن جلد اول صفحہ ۱۰۰ - ۱۰۱)

اِس طویل اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ علمِ نجوم دُنیا کا قدیم ترین اور الہامی علم ہے جو خالقِ کائنات نے اپنے نبیوں کی وساطت سے نوعِ انسان تک پہنچایا۔ اگلے اوراق میں ہم افضل الکلام کلام اللہ سے چند ایک حوالوں سے یہ ثابت کریں گے کہ خدائے بزرگ و برتر نے نظامِ فلکی کی اِس ایڈجسٹمنٹ (ADJUSTMENT) سے اپنی عظیم ترین قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کا اظہار فرمایا ہے کہ لامحدود انقلابات و حوادث اور بے انت و حساب واقعات و انتظام کو ان سیارگان کی گردش کے اثرات پر مبنی قرار دے دیا۔ بالفاظِ دیگر یہ اجرامِ فلکی، زمین پر بسنے والوں کے لئے احکامِ قضا و قدر کا منبع بنا دیئے گئے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

(سورۂ نحل آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ "تمہارے لئے شب و روز اور آفتاب و ماہتاب کو مسخر کر دیا گیا ہے اور جملہ سیارگان اس کے امر سے مسخر ہیں۔ اِسی میں اہلِ دانش کے لئے نشانیاں ہیں۔"

اِس آیتِ مبارکہ میں خالقِ کُل نے یہ بتایا ہے کہ جملہ اجرامِ فلکی، قضا و قدر کے مطیع و مسخر ہیں اور اپنی ڈیوٹی (گردش) سے سرِ مو انحراف نہیں کر سکتے۔ اس بات میں جہاں صاحبانِ عقل و دانش کے لئے نشانیاں ہیں وہاں ایک عام انسان کے لئے بھی یہ سبق موجود ہے کہ خالقِ کائنات ہی صرف لائق عبادت ہے۔ وہی ذاتِ بلند و بالا ہی حمد و ثنا کے لائق ہے اور اس کی کوئی تخلیق، خواہ وہ چاند و سورج ہی کیوں نہ ہوں، کسی بھی حالت میں انہیں

معبود کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے کہ خواہ وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں اور وہ انسانوں کے لئے کتنا ہی افادیت بخش ہوں بہرصورت ایک تخلیق ہونے اور اپنے خالق کے مطیع و مسخر ہونے کے سبب اپنے اپنے محور پر گردش کرنے کے پابند ہیں اور کسی قسم کی بغاوت اِن سے سرزد ہونا ممکن نہیں ہے۔ فرمایا۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ (القرآن)

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

(سورۂ یٰسین ۳۸ تا ۴۱)

ترجمہ :- اور آفتاب اپنے مستقر پر رواں دواں ہے یہی تقدیر خدائے عزیز و علیم کی ہے اور ماہتاب کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کھجور کی خشک ٹہنی کی شکل (ہلال) میں لوٹ جاتا ہے۔ آفتاب بغاوت کر کے ماہتاب سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور رات، دن سے پہلے نہیں آسکتی۔ یہ تمام (اجرامِ فلکی) فلک پر محوِ گردش ہیں :-

مقامِ غور و فکر ہے کہ اللہ جل شانہٗ آفتاب کے اپنے مستقر پر رواں دواں (گردش) کو ہی "تقدیر" فرما رہے ہیں اور بار بار اپنی صفتِ خالقیت کو دہرا کر یہ باور کراتے ہیں کہ ان تخلیقاتِ سماوی کو بالخاصہ اپنے خالق کی ادنیٰ سے ادنیٰ نافرمانی و سرتابی سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہ اپنے خالق و صانع کی مرضی کے بغیر یک سرِ مُو اپنے محور سے ہٹ نہیں سکتی ہیں اور صرف معصرف اس ساری کائنات کا خالق ہی سزاوار ہے کہ اس کی تمجید کی جائے اور اس کے آگے سر جھکایا جائے۔

مذہب کے بعض نام نہاد ٹھیکیداروں سے ہم ہی شاکی نہیں؟ اس سلسلے میں بعض دوسرے مذاہب کے اہلِ دانش بھی نالاں دیکھے گئے ہیں۔

مشہور و معروف دست شناس اور علومِ فلکیات پر اتھارٹی "کیرو" کو بھی اپنے اہلِ کلیسا سے شکایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

"میں یہ بات دعوٰی سے کہہ سکتا ہوں اور تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے کہ جب کبھی طاقتور مذہب پھیلا تو دوسرے علوم کی راہ میں رکاوٹ بن گیا۔ وہ صرف اپنے علوم کو ترقی دیتا رہا۔ دست شناسی کو اہلِ کلیسا نے امتحان کا موقع ہی فراہم نہ کیا۔ پادریوں نے اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اِسے جنّوں اور بھوتوں کا علم قرار دے کر اس کی تذلیل کی گئی یا اِسے مانڈریوں اور ٹونکہ بازوں کا علم کہا گیا

کہ تمام دست شناسوں کا باپ شیطان ہے۔ یعنی وہ شیطان کی اولاد ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ شیطان کی اولاد کہلانے سے ڈر گئے۔ انہوں نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور یہ علم خانہ بدوشوں اور حیلہ سازوں کے حصہ میں آگیا۔" (کیرو کی پامسٹری)

شرقِ اوسط، مشرقِ بعید اور ہندوستان تو ہزاروں برسوں سے علمِ فلکیات کا مرکز رہے ہیں۔ ہندوستان میں بسنے والے اہلِ ہنود کے ہاں تو یہ علم "مذہب کا ایک حصہ" سمجھا جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ علمِ فلکیات ویدوں کے ذریعے ان کے اوتاروں کو بخشا گیا ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب وید کا ایک مستقل باب علم الفلکیات سے تعلق رکھتا ہے اور "جیوتش ودھیا" کہلاتا ہے۔ ہندو قوم جیوتش یا نجوم کی اس حد تک اسیر ہے کہ بچے کی پیدائش کے وقت اس کا نام بھی وقتِ پیدائش کے مطابق سیاروں کی گردش دیکھ کر رکھا جاتا ہے۔ نام رکھنے کی باقاعدہ رسم منائی جاتی ہے جو بالعموم "مونڈ" کی رسم کے ہمراہ پیدائش سے چھٹے یا ساتویں روز منعقد کی جاتی ہے اور "جیوتشی مہاراج" اس موقع پر خصوصیت سے مدعو ہوتے ہیں وہ تاریخ و وقتِ پیدائش کا حساب لگاتے، نومولود کا پیدائشی زائچہ کشید کرتے اور سیاروں کی گردش کے مطابق بچے کا نام رکھتے ہیں۔ پھر زائچہ پیدائش سے نومولود کے لئے آئندہ زندگی میں پیش آنے والے حوادث و واقعات کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں جو اکثر و بیشتر نومولود کے اعزہ و اقرباء کے لئے مستقبل کی منصوبہ بندیوں میں رہنما ثابت ہوتی ہیں۔

آج کے اس جدید ترقی یافتہ دور میں اس علم نے اپنی عظمت کا لوہا منوا لیا ہے۔ دیگر اقوامِ عالم کی طرح آج یورپ کے کروڑوں باشندے اس علم کے ذریعے اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جدید یورپ کی خوشگوار زندگی کا راز اس علم پر یقین ہے اس کے چاہنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے یہاں تک کہ برِاعظم افریقہ اور آسٹریلیا کے لاکھوں افراد بھی اس علم سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ علمِ نجوم کا علمِ غیب سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ غیب کا علم تو صرف اور صرف خدائے بزرگ و برتر کو ہے۔ علمِ نجوم یا علمِ فلکیات تو علم الحساب کی ایک شاخ ہے۔ یہ ایک ظنی و تخمینی بلکہ وجدانی علم ہے جو گردشِ سیارگان سے پیدا ہونے والے واقعات و حوادث کے تخمینوں سے تعلق رکھتا ہے اور اس علم کے ماہرین صدیوں سے زمین پر پڑنے والی سیاروں کی شعاعوں (Rays) کے اثرات مرتب کرتے چلے آرہے ہیں اور یہ تخمینہ صدیوں پر محیط ہیں۔

یہ علم، نوعِ بشر کے لئے اتنا مفید و لازم ہے جتنا انسانی صحت و زندگانی کے لئے بدنی علم (طب)۔

مسلمانوں نے اس کی ترقی و ترویج میں غیر اقوام کے دوش بدوش بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ آج جہاں تاریخ کے زریں اوراق غیر اقوام کے بیسیوں ماہرینِ فلکیات کے قابلِ فخر کارناموں سے پُر ملتے ہیں وہیں مسلمان دانشوروں کے افکارِ جمیل سے درخشاں و تاباں نظر آتے ہیں۔ خواجہ نصیر الدین طوسی، یحییٰ بن منصور، شیخ الرئیس بوعلی سینا البخاری، ابوریحان البیرونی، ابوالفضل محمد بن الحسین اور اسی قبیل کے دوسرے اَن گنت مسلمان ماہرینِ علم نجوم تاریخ کے اوراق پر اپنے اَن مٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا البخاری کی ماضیٔ قریب میں ایران میں بڑے تزک و احتشام سے ہزار سالہ برسی منائی گئی تھی۔ یہ فرزندِ اسلام اپنے دَور کا اتنا بڑا دانشور، طبیب، منجم اور فلاسفر گزرا ہے کہ تاقربِ قیامت ہم اس کی ذات پر فخر محسوس کرتے رہیں گے۔ پندرہویں صدی عیسوی تک اس عظیم و جلیل مسلم سکالر کی تصنیف "القانون" یورپ کی درسگاہوں میں داخلِ نصاب رہی ہے۔ یہ علمِ فلکیات کے بارے میں کہتے ہیں۔

"میں نے جب تک علمِ نجوم نہیں سیکھا میرا علمِ طب ادھورا تھا" (شیخ الرئیس بوعلی سینا)

علمِ نجوم یا علمِ فلکیات کے قدیم محققین نے زمین کی طرح فلک البروج کو تین سو ساٹھ درجات یا ڈگریوں میں تقسیم کیا اور ہر تیس درجہ کے مجموعہ کو ایک بُرج کا نام دیا۔ پھر اس طرح ان بارہ بُروج میں گردش کرنے والے سیارگان کے زمین پر پڑنے والی شعاعوں کے اثرات کا جو نظریہ پیش کیا ہے۔ آج کے جدید سائنسی دَور نے اس پر اپنی مُہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔ جدید سائنس نے نہ صرف قدیم علمِ فلکیات کے نظریات کو تسلیم کر لیا ہے بلکہ اس کی جداگانہ انفرادی حیثیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات کی اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے جس کا ظاہری نتیجہ یہ ہے کہ آج کا انسان بروج اور سیارگان کے زمین پر بسنے والوں پر اثرات جاننے کا انتہائی خواہش مند ہے۔ نئی تحقیقات نے تین مزید سیاروں اور ان کے اثرات کو معلوم کر لیا ہے۔ دھاتوں اور پتھروں کی ان بُروج سیارگان سے وابستگی اور تعلق پر بھی تحقیقات ہو چکی ہیں۔

لیکن وہ لوگ جنہیں اس علم سے خدا واسطہ کا بیر ہے یا جو آج بھی اس کی پیشگوئیوں کو شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ انہیں کسی صورت بھی مطمئن کرنا ممکن نہیں ہے۔

آخر میں ہم تسہیلِ فہم کے لئے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ علمِ فلکیات درحقیقت "خودشناسی" کا علم ہے۔ اس علم کی رُو سے انسان اپنی اچھائیوں اور برائیوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ اس میں یہ بھی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسروں کے چہروں کے مصنوعی خول اتار سکتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ

خودشناسی سے اپنی اصلاح کی جا سکتی ہے اور مردم شناسی کی بدولت ہم دوستوں اور دشمنوں میں تمیز کر کے ایک کامیاب و کامران اور محتاط زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس قولِ خداوندی کے مصداق کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا گویا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ ہم اس علم کی وساطت سے اپنے رب کی ربوبیت اور عظمت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

اب ہم اس علم کی حقیقت کی مزید وضاحت کے لئے چند زندہ مثالیں پیش کریں گے تاکہ اس کی انسانی زندگی میں اہمیت و افادیت معلوم ہو سکے۔ پچھلے اوراق میں بڑی تفصیل سے عرض کیا جا چکا ہے کہ گردش سیارگان کے زمین اور اس پر بسنے والی مخلوقات خاص کر انسان پر واضح اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو آیئے ہم اس بات کو ثابت کرنے کے لئے سبع سیارگان میں سے دو بڑے سیاروں سورج اور چاند کو لیتے ہیں اس لئے کہ یہ دونوں سیارے ہمیں نظر آتے ہیں اور ان کے ظاہری اثرات سے ہم کسی صورت بھی صَرفِ نظر نہیں کر سکتے۔

سورج، نیرِ اکبر یا آفتاب عالمتاب، جسے علمِ فلکیات میں شہنشاہِ فلک الافلاک کا درجہ حاصل ہے اس کے زمین پر اثراتِ ظاہری سے کوئی آنکھ سے اندھا ہی منکر ہو گا۔ یہ کرۂ خاکی کی حیات و نمود کا باعث ہے۔ دن رات، غروب و طلوع اور شام و سحر کے ساتھ ہی ساتھ گرما، سرما اور بہار و خزاں کی آمد و رفت کا سارا نظام ہی تو "نظامِ شمسی" کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آفتاب عالمتاب کی شعاعیں (Rays) زمین اور اہلِ زمین کے لئے "حیات" کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس سے انکار "دیدۂ بینا" کے لئے ناممکن ہے۔

اب نیرِ اصغر، شہزادۂ فلک یا ماہتاب کی جانب آیئے۔ ان کی شعاعیں تو زمین اور اس پر بسنے والی مخلوق، بالخصوص انسان پر جو اثرات مرتب کرتی ہیں وہ اہلِ دانش کے لئے حیران کن ہیں۔

سمندر کا مدو جزر اور سکون ماہتاب کی شعاعوں سے تعلق رکھتا ہے۔ چاند کی ابتدائی تاریخوں میں جبکہ وہ بڑھ رہا ہوتا ہے سمندر کے کنارے جائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ سمندر میں تلاطم آیا ہوا ہے جیسے جیسے چاند بڑا ہوتا جاتا ہے۔ سمندر کی لہروں میں تندی و تیزی بڑھتی جاتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ انتہائی گہرائی جہاں چاند کی شعاعیں براہ راست نہیں پڑتی ہیں (اور زیادہ سے زیادہ سمندر کی گہرائی جو ناپی جا چکی ہے وہ چھ میل تک ہے۔) چاند کی ابتدائی تاریخوں میں اس گہرائی سے تیز و تند لہریں پانچ پانچ سو من وزنی چٹانیں اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہیں اور پھر چودھویں تاریخ کے بعد جیسے جیسے چاند گھٹنا شروع ہوتا ہے سمندر کے تلاطم میں بھی بتدریج کمی آنے لگتی ہے۔

چاند کی ابتدائی تاریخوں میں ذہنی مریضوں کے کسی ہسپتال میں جا کر مشاہدہ کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ چاند کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ دماغی مریضوں کے جنون میں اضافہ ہو رہا ہے اور چودھویں تاریخ تک ان کی جنونی کیفیات

نقطۂ عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔ پھر چاند کے گھٹنے کی تاریخوں میں بتدریج ان کے جنون میں کمی آنے لگتی ہے۔

مستورات کے ایام کا تعلق چاند کی مخصوص تاریخوں سے ہوتا ہے۔ ایک دیہات کی ناخواندہ خاتون بھی اس امر سے پوری طرح آگاہ ہوتی ہے کہ چاند کی کن تاریخوں میں اس کے ایام شروع یا ختم ہوتے ہیں؟

ایک انسانی بچے کا پورے نو چاند شکمِ مادر میں استقرار بھی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ زمین پر بسنے والا انسان فلک پر محوِ گردش سیارگان کے کتنا زیرِ اثر ہے؟

سورج اور چاند کی مثالیں اس لئے دی گئی ہیں کہ ان کے ظاہری اثرات سے کم و بیش ہر شخص آگاہ ہے بعینہٖ ایسے ہی دوسرے سیارگان بھی ہماری زمین پر اپنے اثرات ظاہر کرتے رہتے ہیں۔

قدیم دَور سے آج تک دنیا کے مختلف حصوں میں بسنے والے اپنی زندگی کے الجھے ہوئے مسائل کے حل کے لئے ماہرینِ فلکیات سے مشورے طلب کرتے آئے ہیں۔ ان میں ایک عام انسان سے لے کر بعض سربراہانِ ممالک بھی شامل ہیں جن کے درباروں میں وزیروں، امیروں، مشیروں کے ہمراہ ماہرینِ فلکیات بھی اعلیٰ مناصب کے حامل ہوا کرتے ہیں۔ آج بھی رزم و بزم میں، سفر و حضر میں اور زندگی کے اہم فیصلوں کے وقت ایک اچھے "ستارہ شناس" سے مشورہ طلب کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

علمِ نجوم یا فلکیات کا علم ہمیں یہی تو بتاتا ہے کہ فلاں وقت کس کام کے لئے موزوں ہے اور فلاں وقت کا مخصوص لمحہ کن حادثات و خطرات کی نشاندہی کر رہا ہے۔ ہم قبل از وقت حالات سے آگہی کی بدولت ہر قسم کی پیش بندی کر سکتے ہیں، اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا ازالہ کر لیتے ہیں۔ اس طرح پیش آمدہ ممکنہ پریشانیوں سے بچ جاتے ہیں۔

ستارے کب اپنے سعد اثرات دیتے ہیں اور کب نحس اثرات کا ظہور ہوتا ہے؟ ایسے ہی سوالوں کے جواب "علمِ نجوم اور اس کی فلاسفی" میں دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کتاب عام فہم ہو اور مشکل سے مشکل مضمون کو بھی عام قاری سمجھ سکے۔

یہ کتاب ایک مبتدی کے لئے بھی ہے اور منتہی کے لئے بھی۔ میں نے جملہ مسائل کو نہایت اختصار اور سادہ اندازِ بیان میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ چند باتیں جو زیادہ صفحات کی متقاضی تھیں انہیں آئندہ کے لئے اٹھا رکھا ہے لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں ہیں کہ میں نے کسی مضمون کو تشنہ چھوڑ دیا ہے۔ یہ کتاب اپنے علم کی ایک مکمل کتاب ہے اور اس میں میں نے جملہ معلومات سمو دی ہیں۔

میں کس حد تک اپنی سعی میں کامیاب رہا اس کا فیصلہ تو قاری نے کرنا ہے۔ میری تمنا ہے کہ خدا کرے میری اس کتاب سے شائقینِ علمِ فلکیات اپنی علمی تشنگی بجھا سکیں اور یہ کتاب مفید خلائق ثابت ہو۔ (آمین ثم آمین)

آغا ایف۔ آر چشتی

۱۳۷، گرین لین روڈ
لیسٹر

لیسٹر
ایسٹ مڈلینڈ (یو کے)

پہلا باب

علمِ ہیئت

(ASTRONOMY)

****

فیثاغورث کا نظامِ ہیئت، اور بطلیموس کا نظامِ ہیئت

مختصر مختصر

نوٹ:۔ علمِ نجوم کی اساس حکیم بطلیموس اور اس کے ہمنواؤں کے نظامِ ہیئت پر رکھی گئی ہے۔

پہلا باب

ابتدائیہ

علمِ ہیئت

علمِ نجوم[1] Astrology اور علمِ ہیئت Astronomy ایک ہی موضوع سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ ہے۔ "کواکب و بروج کی تاثیرات[2] سے بحث۔"

لوٹ :۔ اس کتاب میں علمِ ہیئت کا اسی قدر بیان ہو گا جس قدر اس کا تعلق علمِ نجوم سے ہے۔ جن چیزوں کا اس علم سے تعلق نہیں ہے ان کا بیان نہیں ہو گا۔

علمِ نجوم کی غرض و غایت یہ ہے کہ :۔

"انسان مستقبل سے آگاہ ہو کر حادثات وغیرہ سے بچنے کی تدابیر اختیار کر سکے۔"

مرکزِ عالم :۔ اجرامِ فلکی کے ماہرین کا "مرکزِ عالم" کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مرکزِ عالم زمین ہے اور بعض مرکزِ عالم آفتاب کو قرار دیتے ہیں۔

---

[1] نجوم، نجم کی جمع ہے اور انجم جمع الجمع۔

[2] تاثیراتِ کواکب و بروج سے اس سائنسی اور ترقی یافتہ دور میں ہر صاحبِ علم و دانش آگاہ ہو چکا ہے۔ شب و روز کے مشاہدات اس کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ دریاؤں اور سمندروں کا مد و جزر، موسموں کا تغیر و تبدل، دن رات کا گھٹنا اور بڑھنا، پھولوں کا اپنے معینہ وقت پر کھلنا یہ سب تاثیراتِ کواکب ہی کا ظہور ہے۔ اکثر بیماریاں سراسر سیارگان سے وابستہ ہیں۔ عام بیماریوں میں سے دردِ شقیقہ جو طلوعِ آفتاب سے شروع ہوتا اور نصف النہار تک عروج پر پہنچ جاتا ہے اور غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ کسی پاگل خانہ میں چاند کی ابتدائی تاریخوں میں اور پھر آخری تاریخوں میں جا کر پاگلوں کی دماغی کیفیات کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ان کے دماغوں کو قمر نے مختلف اوقات میں کیسے متاثر کیا ہے۔ "بحران" جو علمِ طب کا مسئلہ ہے میرے خیال میں (باقی اگلے صفحہ کے حاشیہ پر)

مفکرین کا ایک گروہ جس میں فیثاغورث اور اس کے معتقدین شامل ہیں۔ آفتاب کو مرکزِ عالم مانتے اور زمین کو آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہوئی تسلیم کرتے ہیں۔ زمین کی یہ گردش جو خطِ بیضاوی پر آفتاب کے گرد کرتی ہے ایک مکمل دورہ ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے، ۴۸ منٹ اور ۵۲ سیکنڈ میں پورا کرتی ہے۔ اس دورے میں زمین کو ۸۱،۳۸،۴۰،۰۰ میل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اس دورہ سے ایک شمسی سال بنتا ہے۔

عیسوی سن کی بنیاد شمسی سال کے مطابق رکھی گئی ہے اور سال ۳۶۵ دنوں کا قرار دیا گیا ہے۔ باقی تقریباً چھ گھنٹوں کی زیادتی کو درست کرنے کے لئے چوتھے سال کو لیپ[1] کا سال قرار دے کر اس میں ایک پورا دن بڑھا دیا گیا ہے یعنی لیپ کا سال ۳۶۶ دنوں کا قرار پایا۔

نظامِ ہیئت فیثاغورثی کے مطابق زمین کی دو گردشیں ہیں۔

۱۔ روزانہ گردش اور سالانہ گردش

روزانہ گردش

اس گردش میں زمین اپنے محور[2] پر مغرب سے مشرق کو حرکت کرتی ہے جس سے لیل و نہار کا ظہور ہوتا ہے۔ اس گردش میں کرۂ ارض کا نصف حصہ ہمیشہ سورج کے سامنے اور نصف ہمیشہ تاریکی میں رہتا ہے۔ زمین اپنا یہ چکر تقریباً ۲۴ گھنٹوں میں پورا کرتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) خالصتاً علمِ نجوم سے تعلق رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم اطبا علمِ نجوم میں بھی کامل ہوا کرتے تھے۔ بو علی ابن سینا جو طب میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں ان کا اپنے بارے میں ایک قول ہے کہ "میں نے جب تک علمِ نجوم نہیں حاصل کیا میرا علمِ طب ناقص تھا۔"

اس کائنات میں جو نیک و بد واقعات کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ گردشِ کواکب کے نیک و بد اثرات سے ہوتا ہے۔ منجم، زائچہ میں گردشِ کواکب کی انہی تاثیرات کو دیکھ کر مستقبل کی پیشگوئی کرتا ہے۔

[1] لیپ کا سال وہ ہوتا ہے جس کی صدی کو چار پر تقسیم کریں تو باقی کچھ نہ بچے مثلاً ۱۹۸۰ء کو چار پر تقسیم کریں تو باقی کچھ نہیں بچتا لہٰذا ۱۹۸۰ء لیپ کا سال ہے۔ یہ فالتو دن فروری میں بڑھا دیا جاتا ہے۔

[2] مدارِ ارضی کی سطح کے ساتھ ۲۳½ درجے کے زاویہ سے۔

سالانہ گردش

اس گردش میں زمین آفتاب کے گرد گھومتی ہے۔ اس گردش سے وہ دائرہ جو وہ سورج کے گرد بناتی ہے، "مدارِ ارضی" کہلاتا ہے۔ زمین کی سالانہ گردش سے موسموں کا ظہور ہوتا ہے۔

زمین کی سالانہ گردش

اس خاکے سے زمین کی سالانہ گردش آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔

زمین اپنے مدارِ ارضی پر جب سورج کے اطراف گھومتی ہے تو مختلف اوقات و ایام میں اس کے مختلف مقامات پر سورج کی شعاعیں درج ذیل زاویوں سے پڑتی ہیں۔

زمین کا قطر ۷۹۱۳ میل اور محیط ۲۵۰۰۰ میل ہے اس کے چاروں طرف پانی ہے

- جون میں سورج کی شعاعیں زمین پر ۲۳½° شمال میں خطِ سرطان پر عموداً پڑتی ہیں اور
- دسمبر میں ۲۳½° خطِ جدی پر سورج کی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں۔
- ستمبر اور مارچ میں سورج کی شعاعیں خطِ سرطان اور ——— خطِ جدی پر ترچھی پڑتی ہیں۔

اسی وجہ سے شمالی نصف کُرّہ میں ۲۱ جون کو سب سے بڑا دن اور ۲۲ دسمبر کو سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔ اور جنوبی نصف کُرّہ میں اس کے برعکس لیکن ۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو جنوبی اور شمالی دونوں کُرّوں میں دن رات برابر ہوتے ہیں۔

زمین کی روزانہ گردش
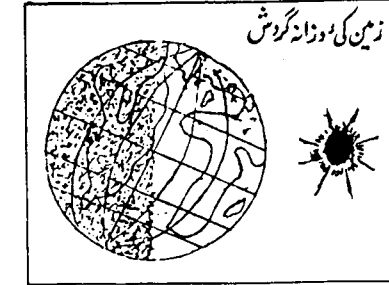
گرمیوں کا موسم جون سے اور سردیوں کا دسمبر سے شروع ہوتا ہے۔ ستمبر سے خزاں اور مارچ سے بہار کا آغاز ہوتا ہے۔ گرمیوں میں دن بڑے اور سردیوں میں راتیں بڑی ہوتی ہیں۔

طول البلد[1] و عرض البلد :۔ کسی مقام کا صحیح محلِ وقوع

[1] ۔ علم نجوم میں طول البلد اور عرض البلد جاننے سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ زائچہ کشید کرتے وقت ہمیں مقامِ مطلوبہ کا صحیح طلوعِ آفتاب کا وقت معلوم ہو جاتا ہے۔

معلوم کرنے کے لئے کہ وہ کسی دوسرے مقام سے شمال، جنوب، مشرق یا مغرب کے کتنے فاصلے پر واقع ہے۔ زمین پر دو قسم کے فرضی خطوط تصوّر کئے گئے ہیں۔ یہ خطوط عرض البلد اور طول البلد کہلاتے ہیں۔

زمین کی سالانہ گردش

لیل و نہار میں کمی بیشی اور موسموں میں تغیر و تبدل
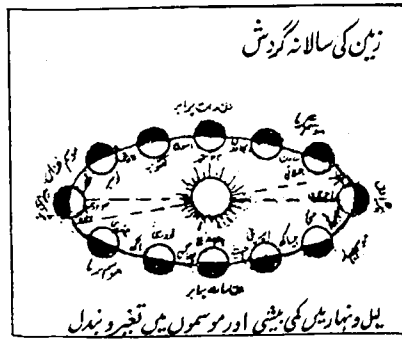
خطوطِ عرض البلد :۔ وہ فرضی خطوط ہیں جو سطحِ زمین پر شرقاً غرباً خطِ استوا[1] کے متوازی کھینچے گئے ہیں۔ انہیں Lines of Latitude بھی کہا جاتا ہے۔

خطِ استوا کے شمال میں ۲۳½° عرض البلد پر خطِ سرطان اور ۲۳½° جنوب میں خطِ جدی واقع ہے۔ دائرہ قطبِ شمالی ۶۶½° پر خطِ استوا کے شمال میں اور دائرۂ قطبِ جنوبی ۶۶½° جنوب میں واقع ہے۔

لوٹ :۔ سات آسمانوں کی ذاتی گردش وہی ہے جو ان سے منسوب سیّارگان کی ہے۔ سیارگان کی ذاتی گردش کی توضیح آگے آرہی ہے

خطوط طول البلد :۔ وہ فرضی خطوط ہیں جو قطبِ شمالی کو قطبِ جنوبی سے ملاتے ہیں اور خطِ استوا کو عموداً کاٹتے ہیں انہیں Lines of Latitude بھی کہا جاتا ہے۔

وہ طول البلد جو لندن کے قریب گرین وچ (Greenwich) کے مقام سے گزرتا ہے اسے نصف النہار اعظم Prime Meridian کہتے ہیں اور اسے صفر درجہ ۰ طول البلد شمار کیا جاتا ہے۔ باقی خطوط طول البلد کا شمار اسی طول البلد سے کیا جاتا ہے۔ اس خط کو نصف النہار کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی ایسا طول البلد آفتاب کے بالمقابل آجاتا ہے تو اس وقت اس مقام پہ دوپہر یعنی نصف النہار کا وقت ہوتا ہے۔

. طول البلد کی کل تعداد ۳۶۰ ہے اور چوبیس گھنٹوں یعنی ایک دن رات میں یہ تمام سورج کے سامنے سے گزر

[1] خطِ استوا ؛ وہ فرضی خط ہے جو زمین کو دو برابر کُرّوں میں تقسیم کرتا ہے (نصف کرۂ شمالی و نصف کرۂ جنوبی) یہ خط صفر درجہ° عرض البلد پر ہے اس کے شمال و جنوب دونوں جانب ۹۰° عرض البلد ہیں۔

جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایک درجہ اُ کو سورج کے سامنے سے گزرنے میں ۴ منٹ کا عرصہ لگتا ہے۔

خطوط طول البلد و عرض البلد
النصف النہار ـ خطِ استواء
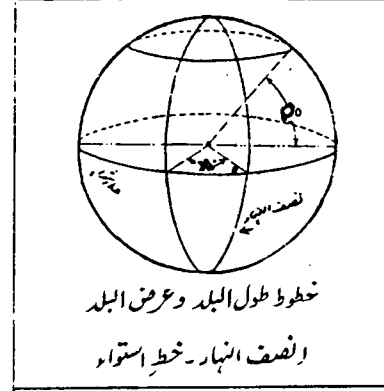
نوٹ :۔ اس سے ہمیں ایک سے دوسرے طول البلد کا مقامی وقت معلوم ہو سکتا ہے۔ ایک طول البلد کا وقت معلوم ہو تو دوسرے طول البلد کا وقت معلوم ہو سکتا ہے بشرطیکہ معلومہ طول البلد سے مطلوبہ طول البلد کے بارے میں یہ علم ہو کہ وہ معلومہ طول البلد کے جانبِ مشرق ہے یا جانبِ غرب۔

چونکہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اس لئے جانبِ شرق طول البلد پر اس کی شعاعیں پہلے پڑیں گی اور جانبِ غرب بعد میں۔ پس اگر مطلوبہ طول البلد مشرقی جانب ہوگا تو ۴ منٹ فی درجہ کے حساب سے جمع کریں گے اور اگر مطلوبہ مقام جانبِ غرب ہے تو ۴ منٹ فی درجہ کے حساب سے وقت منفی کریں گے۔

بین الاقوامی خطِ تاریخ :۔ جیسا کہ مذکور ہوا ایک درجہ طول البلد گزرنے پر ۴ منٹ کا فرق پڑتا ہے اور ۳۶۰ درجات طے کرنے پر ۲۴ گھنٹے یعنی ایک دن رات کا فرق پڑ جاتا ہے اسی وجہ سے ہیئت دانوں نے ۱۸۰° درجہ کے خط کو بین الاقوامی خطِ تاریخ Date Line قرار دیا ہے۔ مشرق سے مغرب کی جانب سفر کرنے والے جہاز راں اس خط کو عبور کرتے وقت ایک دن گھٹا لیتے ہیں اور مغرب سے مشرق کی طرف سفر کرنے والوں کو ایک دن بڑھانا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ وہی مندرجہ بالا ہے کہ سورج مشرق میں مغرب کی بہ نسبت پہلے طلوع ہوتا ہے۔ تسہیل فہم کے لئے محولہ بالا خاکہ کو عملی طور پر حل کرتے ہیں۔
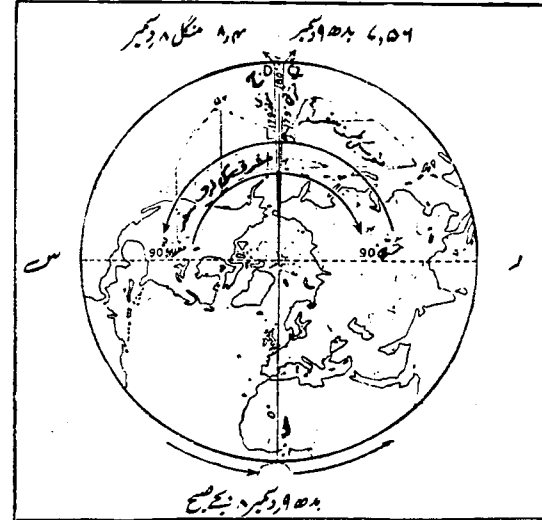
مثال :۔ خاکہ کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ گرین وچ کے مقام "اُ" پر ۹ دسمبر بدھ کا دن اور صبح ۸ کا وقت ہے تو جانب مشرق "ب" (۹۰°) مشرقی) اسی وقت وہی دن یعنی ۹ دسمبر صبح کے ۵۶، ۷ ہوں گے لیکن غربی جانب "ج" اسی وقت ۸ دسمبر منگل کا روز، رات ۴ ،۸ کا وقت ہوگا اور اگر ہم مشرقی جانب اُ کے چار منٹ اور جمع کریں (مقام "ب" سے) اور مغربی جانب کے چار منٹ منفی کریں (مقام "ج" سے) تو دونوں اطراف کا ایک ہی وقت یعنی ۸ بجے رات ہوگا۔

جو خطوط مرکز سے محیط کو کھینچے جاتے ہیں وہ مرکز پر چاروں قائموں سے ۳۶۰° درجات بناتے ہیں۔ اس حساب سے ہر درجہ زمین کا ۶۹۴۴½ میل کا ہوتا ہے اور ایک درجہ چار منٹ میں روشنی میں آتا ہے اس اثنا میں اس کے مقابل کا حصہ تاریکی میں رہتا ہے۔

فیثاغورث کا نظام ہیئت

لیکن حکیم بطلیموس اور اس کے ہمنوا خصوصاً اہلِ عرب زمین کو مرکزِ عالم تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نظریہ کے مطابق دیگر سیارگان، زمین کے گرد، گردش کرتے ہیں ان مفکرین کے نزدیک کرۂ خاک ثقیل ہونے کے سبب سب سے نیچے ہے۔ اس کے گرد کرۂ آب، اس پر کرہ ہوا اس کے گرد کرۂ آتش، اس کے گرد اگرد سات آسمان ہیں جن پر سات سیارگان گردش کرتے ہیں۔ ان کے اوپر فلک البروج ہے جسے اصطلاح شریعت میں کرسی" کہا جاتا ہے اور ان سب پر فلک الافلاک یا فلک اطلس نے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس نویں آسمان پر جسے فلکِ اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ خطِ استواء اور خطِ مستقیم کا مدار ہے۔

فلک الافلاک کی دو قسم کی گردشیں ہیں۔

- روزانہ گردش اور
- سالانہ گردش

- روزانہ گردش :۔ گردشِ محوری" ہے جس میں وہ اپنے اندرونی آٹھوں آسمانوں اور ستاروں کو لے کر

گھومتا ہے۔ اس سے لیل و نہار پیدا ہوتے ہیں۔

۲ سالانہ گردش :- اس میں فلک الافلاک مع آٹھوں آسمانوں اور ستاروں وغیرہ کے سال بھر گردش کرتا ہوا اپنے نقطۂ اوّل پر واپس آجاتا ہے۔ اس گردش سے لیل و نہار میں کمی بیشی اور فصلوں و موسموں وغیرہ میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

بطلیموس کا نظامِ ہیئت

زمین، سورج کے گرد گھومتی، فرض کی جائے یا آفتاب کو زمین کے گرد، گردش کرتا ہوا تسلیم کیا جائے۔ دنیا کے مختلف مقامات کا طلوعِ آفتاب کا وقت ایک نہیں ہو سکتا۔ علم نجوم میں استخراجِ طالع کا تمام تر انحصار طلوعِ آفتاب کے حساب پر ہے۔

طلوعِ آفتاب کے اس اختلاف کا ہر مولود پر ساری زندگی اثر رہتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کرۂ ارض پر پیدا ہونے والا ہر مولود شکل و صورت اور حالاتِ زندگی کے لحاظ سے دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور حالاتِ زندگی میں اختلاف اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے جب پیدائش کے اوقات اور طلوعِ آفتاب میں زیادہ اختلاف ہو۔ ہم نے دیکھا ہے کہ صرف وہی بچے جو توام صورت (جڑواں) ہیں بیک وقت شکمِ مادر سے جنم لیتے ہیں انہیں کے حالاتِ زندگی ملتے جلتے پائے گئے ہیں بلکہ اکثر و بیشتر ان کی موت بھی بیک وقت واقع ہوئی ہے۔ اس کے برعکس جڑواں بھائی جن کی پیدائش کا چند لمحوں کا فرق بھی واقع ہوا ہے۔ حالاتِ زندگی میں اختلاف پایا گیا ہے۔

دوسرا باب

ہفت افلاک اجرامِ فلکی

اور

انسانی زندگی پر اُن کے اثرات

★

رات دن گردش میں ہیں سات آسمان
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا!

اجرامِ فلکی

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ۶، ۷۵تا۷۹)

---

* * *

محولہ بالا آیاتِ قرآنیہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب خلیل اللہ علیہ السلام پر "ملکوت السمٰوات والارض" کے راز آشکارا کیے گئے انہیں کواکب سماوی اور اُن کی استقامت، سعادتیں اور عروج و شرف، عزت و توقیر اور شان و شکوہ کا مشاہدہ کرایا گیا تو بے ساختہ انہوں نے فرمایا کہ "یہ تو ربوبیت کا مظہر ہے۔" پھر اسی کواکب کو بحالتِ رجعت دیکھا اس کے زوال و ہبوط کے اثرات دیکھے۔ پھر شہنشاہِ فلک الافلاک، شمس اور شہزادہ فلک، قمر کو بحالتِ نحس دیکھا تو فرمایا کہ "میں تو اس ذات اقدس کی جانب متوجہ ہوتا ہوں جس نے یہ عظیم نظام تخلیق فرمایا۔"

شاعرِ مشرق علامہ اقبال ؒ نے اس شعر میں اسی مقدس واقعہ کو سمویا ہے۔

ستارہ کیا میری تقدیر کی خبر دے گا
کہ خود فراخیِ افلاک میں ہے زبون و خوار

زندگی کے سات ادوار

اور

ہفت افلاک

ماہرینِ علمِ فلکیات نے انسانی زندگی کو پیدائش سے وفات تک سات ادوار میں تقسیم کیا ہے اور انسان فطری طور پر مجبور ہے کہ یہ سات ادوار، ہفت افلاک اور اُن میں گردش کرنے والے سبعہ سیارگان کے زیرِ اثر گزارے۔

ہفت افلاک کے زیرِ اثر زندگی گزارنے کا یہ عمل ایسا ہے جس کو ہم فطری (Natural) کہتے ہیں۔ بچہ پیدائش کے وقت حسین ہوتا ہے۔ وہ دلوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔ پھر اُس میں چلبلاپن، ہر دل عزیزی پیدا ہوتی ہے۔ پھر وہ اور آگے بڑھتا اور بتدریج شعور کی جانب سفر کرتا ہے۔ وہ سیکھنا چاہتا ہے اس کو علم سے پیار ہوتا ہے پھر اور بڑا ہوتا ہے تو کچھ اور خواہشیں جاگتی ہیں اور بڑا ہوتا ہے تو شباب کی دہلیز پر قدم رکھتا پھر اس میں مزید پختگی اور Maturaty آجاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ایک مکمل انسان سمجھنے لگتا ہے۔ زندگی کے سفر میں وہ رواں دواں رہتا ہے۔ ادھیڑ عمری اور بڑھاپا۔ اُسے آخری منزل "فنا" کی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ فطری ہے اور اس سے فرار نہیں۔

ناحق ہم مجبوروں پہ یہ تہمت خود مختاری کی
جو چاہے سو آپ کرے، ہم کو عبث بدنام کیا

لیکن زندگی کا وہ دوسرا رُخ جس کے تحت اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوا اور تھوڑی دیر بعد مر گیا، یا اس کی پیدائش اس کی ماں یا گھر کے کسی دوسرے فرد کی موت کا باعث بن گئی۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ

نومولود کی تشریف آوری سے گھر جنّت کا نمونہ بن گیا یا آتے ہی آنجناب نے گھر کو جہنم زار بنا دیا۔ بڑا ہوا تو قاتل، ڈاکو، جواری بن کر باقی زندگی جیلوں میں بسر کر رہا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ باپ مِل کا چوکیدار تھا اور بیٹا کئی مِلوں کا مالک ہے۔ درجنوں کوٹھیاں کرائے پر چڑھی ہیں اور اپنے علاقے میں ایک بڑے سماجی کارکن کی حیثیت رکھتا ہے۔ زندگی کے اِس رُخ کو دیکھ کر اہلِ دانش پکار اٹھتے ہیں۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

لیکن ایسے ہی درخشاں رُخ کو دیکھ کر بعض چیخ اٹھے تھے۔

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ (القصص ۷۹)

یہ انہونیاں بظاہر فطرت کے خلاف نظر آتی ہیں لیکن یہ بھی پیدائش کے وقت خاص سیّارے Birth Star یا دوسرے سیّاروں کی سعد و نحس نظرات کے سبب زندگی میں وقوع پذیر ہونے والی حقیقتیں ہیں۔

آیئے اب ہم انسانی زندگی کے اِن سات ادوار اور اُن کی ہفت افلاک سے وابستگی اور فطری جکڑبندیوں اور ان افلاک میں گردش کرنے والے سات سیّاروں کا تفصیلی ذکر کرتے ہیں۔

پچھلے اوراق میں بتایا جا چکا ہے کہ؛

”کُرّہ خاک ثقیل ہونے کے سبب تمام افلاک سے نیچے ہے اس کے گرد کرّہ آب، اس پر کرّہ ہوا اس کے گرد کرّہ آتش اور اُس کے گِرد سات آسمان ہیں جن پر سات سیّارگان گردش کرتے ہیں۔ اِن کے اوپر فلک البروج ہے جسے اصطلاحِ شریعت میں ”کرسی“ کہتے ہیں۔ اس پر فلک الافلاک یا فلکِ اطلس نے احاطہ کر رکھا ہے اس نویں آسمان پر جسے فلکِ اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ خطِ استوا اور خطِ مستقیم کا مدار ہے۔“

فلکِ اوّل

یہ بچّہ چندا ماموں کے حصول کے لئے نہیں ہمک رہا بلکہ خود چندا ماموں اس معصوم کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے ہیں۔ ایک بچّے کی چلبلاہٹ، پیاری پیاری دل کو موہ لینے والی شرارتیں اور پاکیزگی و

بے پرواہی اِس امر کی غماز ہے کہ قمر نے اس پر پورا قبضہ جمایا ہوا ہے۔ پیدائش کے بعد بچّے میں جو نرماہٹ، چلبلاپن، بے فکری اور ہر دلعزیزی کے ساتھ پاکیزگی پائی جاتی ہے یہ فلکِ اوّل پر متمکّن قمر کی خصوصیات کا ظہور ہی ہے۔

فلکِ دوم

فلکِ اوّل کے بعد انسان فلکِ دوم کے زیرِ اثر آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ عطارد کے زیرِ اثر آجاتا ہے۔ یہ وہ دَور ہوتا ہے جب بچّہ ذہنی طور پر ترقی کرتا ہے۔ علم کے حصول کی طرف راغب ہوتا ہے اور ذہانت، چالاکی و ہوشیاری کی تمام حِسّیں بیدار ہو جاتی ہیں یہ تمام علامات عطارد کی نشانیاں ہیں جو فلکِ دوم پر متمکّن اپنی شعاعیں بکھیر رہا ہوتا ہے۔ بچّہ جب اس کے زیرِ اثر ہوتا ہے تو یہ آگے بڑھنے کی امنگیں بیدار کرتا ہے۔

فلکِ سوم

جب انسان فلکِ سوم کے زیرِ اثر آتا ہے تو یہ بلوغت کے آغاز کی عمر ہوتی ہے۔ یہ دور گھریلو محبّت اور خوشیوں کے حصول کا دور ہوتا ہے۔ یہ دور رومانی تجربات، دوستی، شائستگی اور انس و محبّت کا دَور ہوتا ہے۔ یہ تمام نشانیاں سیّارہ زہرہ کی ہیں جو فلکِ سوم پر متمکّن ہے اور جوانی کی لذّت سے مولود کو آشنا کرنے اور عشق و محبت کا درس دینے کا کام شروع کرتا ہے۔ اپنے آپ کو بنا سنوار کر اور راگ و رنگ کی محفلوں کو آراستہ کرنے پر اُبھارتا ہے۔

فلکِ چہارم

انسان پر جب فلکِ چہارم کے دور کا آغاز ہوتا ہے تو یہ عالمِ شباب کا دور ہوتا ہے اور چوتھے فلک پر مقیم شہنشاہِ فلک الافلاک کی براہِ راست شعاعوں کے زیرِ اثر آجاتا ہے۔ اِس پوری کائنات میں زندگی کا مظہر ہے۔ شمس کے دور میں انسان کی تمام امنگیں اور خواہشیں بیدار ہوتی ہیں۔ یہ عقل و دانش بخشتا، تخلیقی قوتیں عطا کرتا اور فراخدلی و شرافت دیتا ہے۔

فلکِ پنجم

فلکِ پنجم کا دور جب انسان پر شروع ہوتا ہے تو اس فلک پر مریخ کا قیام ہونے کے سبب مولود اس سیارے کے زیرِ اثر آجاتا ہے جو عزم و ہمت، جارحیت اور دلیرانہ اقدامات کا سیارہ کہلاتا ہے۔ اسے جلادِ فلک بھی کہتے ہیں اس لئے اس دَور میں انسان پر جنگ و جدل، مقابلہ، طبیعت میں سختی، منتقم المزاجی بے رحمی اور غرور کا غلبہ رہتا ہے۔

فلکِ ششم

مریخ کے دَور کے اختتام پر فلکِ ششم کا دَور آتا ہے اور انسان پر جب یہ دَور شروع ہوتا ہے تو عمر کی وہ منزل ہوتی ہے جسے بڑھاپے کا آغاز کہا جا سکتا ہے۔ فلکِ ششم پر چونکہ سیارہ مشتری مقیم ہے اور مشتری خوش بختی، وسیع القلبی نیکی و پارسائی کا سیارہ ہے۔ اس دَور میں انسان پرہیزگاری اور دین کی جانب رغبت، نرم دلی اور کشادہ ذہنی اختیار کرتا ہے۔ وہ معزز ہوتا ہے یا بننے کی سعی کرتا ہے۔ مقاماتِ مقدسہ کی زیارات اور حج کی تمنا کرتا ہے اس لئے کہ دور دراز سفر کا تعلق بھی سیارہ مشتری سے ہے۔

فلکِ ہفتم

"وہ تمنا کرتے ہیں کہ کاش ان کی عمریں ہزار برس کی ہو جائیں۔ لیکن ایسا ہونے کے باوصف وہ عذاب سے بچ نہیں سکتے۔" انسان جب اپنی آخری منزل یا ساتویں دَور میں داخل ہوتا ہے تو سمجھ لیں کہ دوسرے افلاک سے بہت بلندی اور دُوری پر پہنچ جاتا ہے۔ جس طرح اس کے اعضاء و جوارح پر اضمحلال، ضعف و انحطاط طاری ہوتا ہے اور وہ زندگی کی دوڑ میں انتہائی سُست رفتار ہو جاتا ہے۔ بعینہٖ فلکِ ہفتم پر متمکن سیارہ زحل نہایت سست رفتار ہوتا ہے جس کے اثرات متانت، صبر اور سنجیدگی لاتے ہیں۔ ساتھ ہی سوسائٹی سے جدائی اور علیحدگی پیدا کرتے ہیں۔

زحل تباہی کا مظہر سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے "نحسِ اکبر" کہا جاتا ہے۔ زحل حوادث، بیماریاں، چڑچڑاپن اور آدم بیزاری پیدا کرتا اور بالآخر انسان کو اس دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کی جانب دھکیل دیتا ہے۔

اجرامِ فلکی

پچھلے اوراق میں ہفت افلاک کا مختصر بیان ہوا۔ اب ہم ان سیارگان کا ذکر اسی ترتیب سے کریں گے جس ترتیب سے وہ ہفت افلاک میں قیام پذیر ہیں اور اپنی شعاعیں اس کائناتِ ارضی میں بکھیر رہے ہیں۔ ان اثرات کو نہ صرف ہم اس کائنات میں کارفرما دیکھتے ہیں بلکہ اپنے روح و بدن میں شب و روز محسوس کرتے ہیں۔

ماہرینِ فلکیات کے نزدیک ہر فلک کا اپنا ایک مخصوص رنگ ہے۔

- سیارہ قمر۔ فلکِ اوّل پر متمکن ہے۔ اس آسمان کا رنگ سبز ہے۔
- سیارہ عطارد۔ فلکِ دوم پر قیام پذیر ہے۔ اس آسمان کا رنگ فیروزی ہے۔
- سیارہ زہرہ۔ فلکِ سوم پر مقیم ہے۔ اس آسمان کا رنگ سفید ہے۔
- سیارہ شمس۔ فلکِ چہارم پر قابض ہے۔ اس آسمان کا رنگ سنہری زردی مائل ہے۔
- سیارہ مریخ۔ فلکِ پنجم پر نشست جمائے ہے۔ اس آسمان کا رنگ سُرخ ہے۔
- سیارہ مشتری۔ فلکِ ششم پر قیام پذیر ہے۔ اس آسمان کا رنگ صندلی ہے۔
- سیارہ زحل۔ فلکِ ہفتم پر مقیم ہے۔ اس آسمان کا رنگ سیاہ ہے۔

سیّارہ قمر ——— زمین کا چاند (شہزادہ فلک)

فلکِ اوّل پر متمکّن، زمین سے قریب ترین سیارہ قمر، زمین اور اس پر بسنے والے انسانوں پر بہت بڑا اثر رکھتا ہے۔ ایک معصوم بچے میں جو چلبلاپن، بے فکری اور ہر دل عزیزی کے ساتھ پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت قمری خصوصیات کا ظہور ہوتا ہے۔

پیدائش کے لحاظ سے جن کا سیارہ قمر ہوتا ہے (۲۲ جون تا ۲۳ جولائی کے درمیان پیدا ہونے والے) اُن میں مذکورہ بالا خصوصیات کے ساتھ ساتھ حسنِ صورت و سیرت، پاکیزگی و دیانت کے ہمراہ اپنی اہمیت منوانے کی صلاحیت بدرجہ اتم ہوتی ہے۔ پیدائش کے وقت سعد ہو تو زندگی میں سمندری سفر اور عام کاروبار سے دولت دیتا ہے۔ عوام میں ہر دلعزیزی اور شہرت و ناموری بخشتا ہے۔

ناقصِ قمر، دربدر اور بے وقعت کر دیتا ہے۔ پریشانی و زبوں کا شکار بنا دیتا ہے۔ انسان، بیمار، کاہل اور فضول خرچ ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں ذلیل ہو جاتا ہے۔

قمر کے مختلف زبانوں میں نام

عربی :- قمر - نیّرِ اصغر

فارسی :- مہ

اردو :- چاند

ہندی :- چندرماں

انگریزی :- MOON

مقام :- فلکِ اوّل

حکمران :- برجِ سرطان

زمین سے فاصلہ :- دو لاکھ انتالیس ہزار نو سو میل ہے۔ (۲۳۹۹۰۰)

قطر :- ۲۱۶۰ میل

جسامت :- زمین کا $\frac{1}{3}$ حصہ ہے۔

قمر کو اہلِ تنجیم "شہزادۂ فلک" کہتے ہیں اور آسمانی دنیا میں یہی اس کا مقام و مرتبہ ہے۔ قمر کی

خصوصیات میں سے تقدس، حیا، ممتا اور مہربانی کے ساتھ ساتھ معمولی باتوں سے مطمئن و مسرور ہو جانا اور ادنیٰ سی بات پر بگڑ جانا۔ دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھنا اور اپنی برتری کا اظہار اور اسی قسم کی دوسری عادات ہیں۔

قمر انتہائی سریع السیر سیارہ ہے۔ یہ زمین کے گرد ۲۷ دنوں ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ اور ۵ سیکنڈ دن میں دَورہ مکمل کرتا ہے۔ اوسطاً ایک گھنٹہ میں دو ہزار دو سو اسّی میل کا دورہ فلکی طے کرتا ہے۔ اس حساب سے اوسطاً ۱۳ درجے کی اس کی روزانہ رفتار ہے یعنی پوری ایک منزلِ قمری روزانہ طے کرتا ہے۔ قمری سال ۳۵۵ دن اور بیس گھنٹے کا ہوتا ہے

آفتاب سے روشنی لے کر زمین پر منعکس کرتا ہے اسے برجِ ثور کے ۳° درجہ پر شرف اور برجِ عقرب کے ۳° درجہ پر ہبوط ہے۔

محولا بالا نشان جو ہلال (پہلے روز کا چاند) کو ظاہر کرتا ہے۔ ماہرینِ فلکیات نے اُسے چاند کا سمبل قرار دیا ہے۔ یہ نشان شخصیت یا روح کا اظہار کرتا ہے۔ انسانی ذہن کے گوشے تحت الشعور سے تعلق رکھتا ہے۔ زندگی اور ساخت میں دخیل ہے۔ منفی، مؤنث اور ذریعہ ہے۔ رات پر حکمران اور آفتاب کے بعد اہم سیارہ ہے۔ شہزادہ فلک، ولی عہد۔ سعدِ اکبر۔ سرد تر۔ رنگ، سفید زردی مائل سوموار (پیر)

علمِ نجوم

سے متعلق چند بہترین کتابیں

○

بُرج اور شخصیت	27.00
بُرجوں کا طلسم کدہ	21.00
ابرجوں کی مکمل کتاب	21.00
آپ کب پیدا ہوئے تھے؟	24.00
زائچہ بنانا سیکھئے	27.00
چینی علمِ نجوم	22.50

سیّارہ عطارد ——— دبیرِ فلک

فلکِ دوم پر قیام پذیر سیّارہ عطارد، علم و دانش، مذہب، ہوشیاری و چالاکی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ سورج کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

سیّارہ عطارد کے دَور میں پیدا ہونے والے ذہین، اعلیٰ مشاہدہ والے اور اچھی سوچ کے مالک ہوتے ہیں۔ بہترین تقریر کر سکتے ہیں لیکن اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہونے کے باوجود پارہ صفت ہوتے ہیں یعنی ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

پیدائش کے وقت اس کی موافق نظرات و حالت زندگی میں ذہنی معاملات کو ترقی دیتی، کاروبار میں کامیابی عطا کرتی، خاص کر دوسروں سے شراکت میں کاروبار کرنے سے عظیم کامیابی و ترقی دیتی ہے۔

اس سیّارہ کی سعد نظرات ہوائی سفر کراتی اور اس سے مفاد دیتی ہے۔ اس کی غیر مکمل شعاعیں فکر و الم، پریشاں حالی، مذہب سے بیزاری، دوسروں کے حق میں طعن آمیز رویّہ خیالات میں پراگندگی اور اعصابی نظام میں خرابی و انتشار ایسی کیفیات پیدا کرتی ہیں۔

عطارد کے مختلف زبانوں میں نام

عربی :- عطارد

فارسی :- دبیرِ فلک، تیر

اردو :- بدھ - عطارد

ہندی :- بدھ وگن سوم

انگریزی :- MERCURY

مقام :- فلکِ دوم

حکمران :- بُرجِ جوزا - بُرج سنبلہ

قطر :- ۳۰۵۰ میل

محیط :- ۱۰۱۲۴ میل

آفتاب سے بہت قریب ۳۵۹۶۰۰۰۰ میل کی دوری پر۔ ذوجسدین - میر منشی، ہیجڑا - سعد کے ساتھ سعد نحس کے ساتھ نحس - معتدل، سبز مائل بہ سیاہی - دِن بدھ -

بُرج سنبلہ ۱۵° پر شرف، بُرج حوت ۱۵° پر ہبوط

زحل یا مریخ کی نحس نظرات کے زیر اثر آ جائے تو نافرمان، شرابی، جواری، چور، جھوٹا، ہم جنس پرست اور دوسری بری عادات کا شکار ہو کر سوسائٹی میں ذلت اٹھائے۔ خیالی پلاؤ پکانے والا ناپاک رہنے والا اور مذہب سے بے گانہ ہو جائے۔

سیارہ عطارد زیادہ تر آفتاب کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اپنے محور پر ۲۵ گھنٹوں اور ۱/۲ ۵ منٹوں میں گھوم جاتا ہے اور ۸۷ دنوں اور ۲۳ گھنٹوں میں سورج کے گرد اپنا دورہ مکمل کر لیتا ہے۔ رفتار ایک گھنٹے میں اوسطاً ایک لاکھ نو ہزار میل (۳۰ میل فی سیکنڈ) ہے۔ فلک البروج کا دورہ ۳۶۰ دنوں میں مکمل کرتا ہے

یہ نشان، جو عطارد کے نشان کا سمبل ہے ☿ درحقیقت تین علامات کا مرکب ہے۔ اوپر ہلال (روح) درمیان دائرہ (الوہیت) اور نیچے صلیب یا کراس جو مادہ کا مظہر ہے۔ چونکہ عطارد کا تعلق ہمارے مذہبی اور ذہنی احساسات سے ہے اس لئے ہم اسے شعوری قوتوں سے وابستہ روح و ادراک کا ایک وسیلہ سمجھتے ہیں۔

یہ خمسہ متحرہ میں سے ایک سیارہ ہے جو الٹی اور سیدھی چال چلتے ہیں۔ آفتاب سے ۲۷ درجے آگے یا ۲۷° درجے پیچھے ہوتا ہے۔ تو رجعت کرتا اور مستقیم ہو کر آگے نکل جاتا ہے۔ ہر سال میں تین بار رجعت کرتا ہے۔ جس عنصر کے برج میں رجعت کرتا ہے اسی عنصر کے برج میں مستقیم ہوتا ہے۔

سیّارہ زہرہ ——— رقاصۂ فلک

سیارہ زہرہ کو حسن و عشق کی دیوی (وینس) سے تشبیہ دی جاتی ہے اور یہ صحیح ہے اس لئے کہ زہرہ کے دور میں پیدا ہونے والے خود بھی حسین ہوتے ہیں اور انہیں حسن و دلکشی سے پیار ہوتا ہے۔ وہ موسیقی، رقص و سرور کے دلدادہ اور عشق و محبت کے خوگر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ذہنی طور پر بھی نہایت نفیس ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر متناسب حسین اور شخصیت کے لحاظ سے باوقار اور دلفریب ہوتے ہیں اگرچہ ان میں بعض مغرور متکبر اور بدکردار بھی پائے جاتے ہیں اکثر بے لوث اور وسعت قلبی کے مالک بھی ہوتے ہیں۔ فلک سوم پر متمکن سیارہ زہرہ کی سعد نظرات اور حالت گھریلو مسرتیں اور خوشیاں بخشتی ہے۔ ابتدائی عمر میں ہی اچھی گھریلو زندگی شادی کی خوشیاں اور رومانی تجربات شائستگی، ہمدردی اور محبت کے جذبات دیتی ہے۔

نحس یا ناموافق حالت میں ہو تو بدکردار، عیاش، فضول خرچ، شہوت پرست بناتا ہے۔ محبت و انس کی جگہ خود آرائی اور بازاری پن آ جاتا ہے۔ گندے پیشے اختیار کر کے سوسائٹی میں بدنامی اور ذلت ملتی ہے

زہرہ کے مختلف زبانوں میں نام

عربی :-	زہرہ
فارسی :-	ناہید
اردو :-	زہرہ
انگریزی :-	VINUS
مقام :-	فلکِ سوم
حکمران :-	برج ثور۔ برج میزان
قطر :-	۱۲۱۰۳ کیلومیٹر
جسامت :-	کرۂ زمین کے تقریباً برابر۔

ہر سال ایک روز زمین کے قریب آ جاتا ہے اس وقت بڑا نظر آتا ہے۔ زمین سے قریب بھی فاصلہ دو کروڑ اڑتالیس لاکھ میل دوری کا فاصلہ ہوتا ہے۔

سعد اصغر۔ مونث۔ آبی۔ منفی شہوانی کشش کا مالک، عاشقانہ مزاج رقص و موسیقی سے انس و تعلق۔

رقاصہ فلک، مطرب، سرد و تر، سفید گندمی قد حسین۔ جمعہ

سوا تیس دنوں میں اپنے محور پر گھوم جاتا ہے
اور ۲۲۵ دنوں میں آفتاب کے گرد دورہ مکمل کرتا ہے
۳۶۵ دنوں اور چند گھنٹوں میں بارہ بروج کو طے کرتا ہے
اس لحاظ سے آفتاب و زہرہ کا دَورۂ فلکی برابر
ہے۔ یہ الٹی اور سیدھی دونوں چالیں چلتا ہے۔
یہ جب سیدھی چال (مستقیم) چلتا ہے تو تیز رفتار
ہو جاتا ہے لیکن آفتاب سے ۴۵° درجے سے زیادہ
آگے نہیں جاتا اور ۴۵° درجے پیچھے رہتا ہے
آفتاب سے ۴۰° قریب آنے پر رجعت اختیار کر لیتا ہے۔

یہ دائرہ اور صلیب یا
کراس کا نشان زہرہ
کا سمبل ہے۔ بعض ♀
کے نزدیک یہ زنانہ اعضائے جنسیہ کا نشان ہے
کشش اتصال کی قوت و صلاحیت کا مالک ہے۔
آرٹ۔ موسیقی اور راگ و رنگ سے متعلق ہے۔
شرف برج حوت ۲۷° ہبوط برج سنبلہ ۲۷°

سیّارہ شمس ـــــــــ شہنشاہِ فلک الافلاک

کسی ہرے بھرے پھولدار پودے کے گملے کو
دھوپ سے ہٹا کر ایسی جگہ رکھ دیں جہاں سورج کی شعاعیں
اور روشنی نہ پہنچتی ہو تو آپ دیکھیں گے کہ جلد ہی پودا
مرجھا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پورے کرۂ
ارضی پر حیات و نمو کا منبع آفتاب ہی ہے۔ اس کی روشنی
دن کی نوید اور اس کی حرارت زندگی بخش ہے فصلیں
اور پھل اس کی حرارت سے پکتے اور شیرینی پاتے ہیں۔
کائنات میں روح کا مظہر، تخلیق، تحفظ کے
ساتھ ساتھ تباہی بھی لاتا ہے۔ اپنی ذاتی روشنی سے
روشن ہے اور دوسرے اجرام فلکی اس کی روشنی سے
تابان و منور ہیں۔

فلک چہارم پر متمکن ہے۔ خالق کائنات نے
اسے شہنشاہ فلک الافلاک کا مقام عطا فرمایا ہے۔
سعد حالات یا نظرات میں وقار، قوت تحریک اور
عقل و دانش بخشتا ہے۔ تخلیقی صلاحیتیں، فراخدلی اور
شرافت دیتا ہے۔ اس کا دور جوانی اور امنگوں کا
دَور ہے۔ تمنائیں بیدار ہوتی ہیں اور سعد حالت

شمس کے مختلف زبانوں میں نام

عربی :۔ شمس
فارسی :۔ آفتاب، نیرِ اکبر
اردو :۔ سورج
ہندی :۔ اربھ
انگریزی :۔ SUN
مقام :۔ فلکِ چہارم
حکمران :۔ برج اسد

فاصلے کے لحاظ سے زمین سے نو کروڑ انتیس لاکھ
ستاون ہزار میل پیمائش کے لحاظ سے زمین سے تیرہ
لاکھ اسی ہزار گنا بڑا ہے۔ وزن کے لحاظ سے تین
لاکھ پچپن ہزار گنا بھاری ہے۔ نظام شمسی کا سب
سے بڑا سیارہ ہے۔
محیط :۔ دو کروڑ سینتیس لاکھ ہزار دو سو بچاسی
میل ہے۔ قطر :۔ زمین سے ایک سو ساڑھے گیارہ
گنا بڑا ہے۔

ہو تو زندگی کی ہر طرح سے خوشیاں سمیٹنے کے لئے ہر قسم کے اقدامات کرنے سے گریز نہیں کرتا۔
نحس نظرات یا حالت میں ہو تو جابر و مطلق العنان اور تحکم پسند، مغرور و متکبر بنا تا ہے۔ زوال کی صورت میں جلا وطنی اور گمنامی دیتا ہے۔

نشانی دائرہ، بیچ میں نقطہ ۔ حیات و نمو کا سمبل اور روح کا مظہر
سلطان الکواکب، مذکر، سعد اکبر، گرم خشک
سُرخ رنگ مائل بہ زردی۔ ثابت ۔ اتوار
شرف بُرج حمل ۱۹° ہبوط بُرج میزان ۱۹°

رفتار فلک البروج کا اوسطاً ایک درجہ، ایک ماہ میں ایک بُرج طے کرتا ہے پورا دورۂ فلکی ۳۶۵ دن ۱۵ گھنٹے ۳۱ منٹ اور ۵۸ سیکنڈ میں پورا کرتا ہے چونکہ ایک دن میں چند گھنٹوں اور منٹوں کی کمی ہے لہٰذا ہر چوتھے برس میں فروری کے مہینے میں ایک دن بڑھا کر ۳۶۶ دن پورے کر لئے جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ کیلنڈر کی درستگی کے لئے ہر چوتھی صدی کے اختتام پہ فروری میں ایک اضافہ نہیں کیا جاتا۔

سیّارہ مریخ ـــــــــ جلّادِ فلک

فلکِ پنجم پر براجمان، سیّارہ مریخ قوت، جارحیت اور عزم و استقلال کا نشان ہے۔ یہ جارح ہوتا ہے اور ہر ذریعہ سے اپنی مطلوبہ شئے کا حصول جائز سمجھتا ہے۔ وہ عزت و آبرو اور دولت کے لئے ہر قسم کی مسابقت کے لئے آمادہ رہتا ہے۔

اس میں یہ صفت بھی ہوتی ہے کہ ادائیگی فرائض میں استقلال کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ قوت کے مالک ہونے کے باوجود بعض اوقات اس کا غلط استعمال کر بیٹھتے ہیں۔ بے خوف و نڈر اتنے کہ بعض اوقات جنگلی پن کی حدوں کو چھو لیتے ہیں۔ حاسد، رقیب اور منتقم مزاج ہوتے ہیں۔ یہ چیلنج کرنے اور چیلنج قبول کرنے میں ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ توانائی اور قوتوں سے بھر پور ہونے کی وجہ سے اپنے مقصود کے حصول میں اکثر و بیشتر کامیاب رہتے ہیں۔ سیارہ کی سعد نظرات و حالت میں جرأت خود اعتمادی، مستقل مزاجی اعلیٰ عہدہ اور با اختیار حیثیت کو برقرار رکھنے کی مکمل صلاحیتوں سے بھر پور ہر قسم کے امور میں عزم و استقلال کا مظاہرہ کرنے والے

مریخ کے مختلف زبانوں میں نام

عربی :۔	مریخ
فارسی :۔	بہرام، ترک، جلّادِ فلک
اردو :۔	مریخ
ہندی :۔	منگل ۔ بھوم
انگریزی :۔	MARS
قطر :۔	۴۱۷۹ میل
محیط :۔	۱۳۱۶۵ میل
مقام :۔	فلک پنجم
حکمران :۔	بُرج حمل ۔ بُرج عقرب

اس کے دو چاند ہیں جو دوربین سے اس کے گرد نظر آتے ہیں۔ آفتاب سے ۲۲۷،۹۴۱،۹۶۳ کلومیٹر کی دوری پر ہے اپنے محور پر ساڑھے چوبیس گھنٹوں میں گھوم جاتا ہے اور آفتاب کے گرد چھ سو ستاسی دنوں میں دورہ مکمل کرتا ہے۔ رفتار اوسطاً ترپن ہزار میل فی گھنٹہ یا ہر سکینڈ میں ۱۰ میل ہے۔

اور کامیاب مہم جو ہوتے ہیں۔

زائچے میں نحس نظرات وحالات کی صورت میں ظالم، بے رحم، خود پسند، جذباتی اور بے صبرا ہو جاتا ہے اکثر و بیشتر اپنے ہاتھوں اپنے لئے تباہی و پریشانی کے اسباب مہیا کرتا ہے۔ بزدلی، فضول خرچی اور بے اعتمادی کی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ظالمانہ اور جنگلی پنے کی حدوں کو چھونے لگتا ہے۔

مریخ کا نشان دراصل زہرہ کے نشان کا مثبت ہے حکماء کے نزدیک یہ مردانہ جنسی اعضاء کا سمبل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریخ کو مرد کی قوت قرار دیا گیا ہے۔ مثبت، مذکر، آتشی، متحرک، گرم خشک، سپہ سالار، نحسِ اصغر، رنگ سرخ مثل خون۔

منگل۔ منقلب۔ شرف جدی ۲۸°

ہبوط سرطان ۲۸°

سیارہ مریخ، فلک البروج کا دورہ رجعت و استقامت میں ڈیڑھ سال میں طے کرتا ہے۔ جس برج میں رجعت کرتا ہے اسے ۱۲۷ دنوں میں اور جس برج میں مستقیم ہوتا ہے اُسے ۴۵ دنوں میں طے کرتا ہے۔ یہ آفتاب سے تقریباً ساڑھے چار برج دُور ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے۔ اس وقت اس کی رفتار سست ہوتی ہے اوسطاً ۶۵ دنوں میں ۱۲ درجے طے کرتا ہے اور جب آفتاب سے قریب ہوتا ہے تو تیز رفتار ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ تین دنوں میں دو درجے تک ہو جاتی ہے جس عنصر کے برج میں پہلے رجعت کرتا ہے تو جب دوبارہ اسی عنصر کے برج میں پہنچتا ہے تو پھر رجعت کرتا ہے۔ مثلاً اگر برجِ قوس میں رجعت کی تھی تو جب برجِ حمل یا برجِ اسد میں پہنچے گا تو پھر رجعت کرے گا۔ (اس لئے کہ یہ تینوں برج ایک ہی عنصر (آتشی) کے برج ہیں۔

سیّارہ مشتری ——— قاضیِ فلک

فلکِ ششم پر مقیم سیارہ مشتری خوش بختی کا سیارہ ہے۔ اس کا تعلق دولت اور خوشحالی سے ہے۔ اس کے زیرِ اثر لوگ مقتدر، شریف، مخلص، وسیع النظر، پُرجوش اور وسیع القلب ہوتے ہیں۔ ان میں مذہبی رجحانات کے ساتھ ساتھ دنیا میں مقامات مقدسہ کی سیر اور فرائض حج و زیارات کی ادائیگی کے جذبات شدت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر مالی لحاظ سے آسودہ ہوتے ہیں اور اپنی ذاتی سعی و جہد سے مزید دولت، عزت و وقار حاصل کرتے ہیں۔

دولت کی فراوانی اور عزت و وقار بعض لوگوں کو اپنی پٹڑی سے اتار بھی دیتا ہے جس کی وجہ سے ان کا رویہ دوسروں کے ساتھ تحقیر آمیز ہو جانے کے سبب اور اپنے آپ کو بڑا اور محترم سمجھنے کے سبب اکثر جدید پود اُن سے دُور رہتی ہے۔ اس کے باوصف اس سیارہ کے لوگ اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک باشعور اور کامیاب وکامران زندگی کے مالک ہوتے ہیں اگر زائچہ میں ناقص حالت میں ہو۔ غرور و تکبر، خوش فہمیاں،

مشتری کے مختلف زبانوں میں نام

عربی :۔ مشتری

فارسی :۔ برجیس

اردو :۔ مشتری

ہندی :۔ برہسپت ۔ گرادر

انگریزی :۔ JUPITER

مقام :۔ فلکِ ششم، قطر :۔ ۹۰۰۰۰ ہزار میل

حکمران :۔ برجِ قوس ۔ برجِ حوت

محیط :۔ زمین سے بارہ سو گنا بڑا ہے۔ فاصلہ آفتاب سے ۴۸ کروڑ ۶۰ لاکھ میل دوری پہ ہے اور زمین سے ۲۸ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ مشتری کے چار چاند ہیں جن کا دوربین سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے یہ بھی خمسہ متحیرہ میں سے ہے۔ یعنی الٹا اور سیدھا چلتا ہے۔ فلک البروج کا دورہ تقریباً تیرہ سالوں میں مکمل کرتا ہے ایک برج تیرہ ماہ میں طے کرتا ہے۔

فضول خرچیاں دیتا ہے۔ نحس حالت یا نظرات کی صورت میں دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ کرنا، بلیک میل کرنا۔ اپنی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا، اسمگلنگ، رشوت اور بلیک مارکیٹنگ سے روپیہ کمانے پر اکساتا ہے۔ نفس پرست اور عیاش بناتا ہے۔

ماہرینِ علم فلکیات کا کہنا ہے کہ مشتری پہلے آفتاب کی طرح گرم تھا لیکن بتدریج ٹھنڈا ہوتا جا رہا ہے۔

> 21
>
> مشتری کا یہ نشان، خوش بختی، فراخی، مذہب اور علم و عقل کا نشان ہے۔
>
> اوپر ہلال نیچے صلیب یا کراس۔ سعدِ اکبر، وزیر، امین قاضیِ فلک، گرم تر، مذکر رنگ زرد سفید مائل بہ سبزی، جمعرات، ثابت، شرف برجِ سرطان ۵° ہبوط جدی ۵°

اس کے علاوہ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مشتری بذاتِ خود بھی ایک روشن سیارہ ہے۔ دوسرے سیاروں کی طرح محض آفتاب کی روشنی کو منعکس نہیں کرتا۔

یہ آفتاب سے ۱۳۰° درجہ پیچھے ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے اور جب ۱۴۰° درجہ آگے ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا ہے۔ جب پورے چار ماہ رجعت میں رہے تو ۱۲° درجے لیٹ آتا ہے۔ آٹھ ماہ مستقیم چلتا ہے۔ آفتاب سے ۹۰° درجہ آگے ہو تو رفتار ۱۰ دقیقہ روزانہ ہو جاتی ہے اور جیسے جیسے آفتاب سے قریب ہوتا جاتا ہے ایک ایک دقیقہ رفتار بڑھاتا جاتا ہے۔ آفتاب سے ۹۰° درجہ پیچھے ہو تو پانچ دقیقہ بلکہ اس سے بھی کم روزانہ رفتار ہو جاتی ہے۔

سیّارہ زُحل

میرِ عمارت

زمین سے بہت دُور ساتویں فلک پر براجمان، سیارہ زحل انسان کو گزرے ادوار اور آنے والے دورِ فنا کی یاد دلانے والا سیارہ ہے۔ یہ افتراق، انتشار اور جدائی کا سیارہ ہے۔

ع سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا
جب لاد چلے گا بنجارہ

کے مصداق منزلِ فنا کی یاد دلا کر ان کے راستوں میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اپنی عزم و ہمت سے ان حالات کا مقابلہ کریں اور زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھیں

سیّارہ زُحل کے زیرِ اثر لوگ سنجیدہ و صابر ہوتے ہیں۔ عملی میدان میں نہایت بے عملی و سُستی کا شکار رہتے ہیں۔ چڑچڑے، علیحدگی پسند اور زندہ دلی سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ معاشرہ انہیں محترم و معزز جانے۔ یہ کسی کی ماتحتی نہیں برداشت نہیں کر سکتے۔

ان میں چند اچھائیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ فضول خرچ نہیں ہوتے اور پیسہ پس انداز کرنا اور مستقبل کا احساس

> **زحل کے مختلف زبانوں میں نام**
>
> عربی :۔ زُحل
> فارسی :۔ کیوان
> اردو :۔ زُحل
> ہندی :۔ سینچر
> انگریزی :۔ SATRUN
> مقام :۔ فلک ہفتم
> حکمران :۔ بُرج جدی۔ بُرج دلو
> قطر :۔ ۱۲۰۶۶۰ کیلومیٹر
>
> یہ سیارہ مشتری سے تھوڑا ہی چھوٹا ہے۔
> فاصلہ :۔ آفتاب سے جتنا دور مشتری ہے اتنا ہی فاصلہ مشتری سے زُحل کا ہے۔ نہایت سُست رفتار ہے فلک البروج کا دورہ تقریباً تیس سالوں میں مکمل کرتا ہے ایک بُرج کو تقریباً اڑھائی برسوں میں طے کرتا ہے۔ اس کے آٹھ چاند ہیں جن کا دوربین سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی رجعت و استقامت سیارہ مشتری کی مانند ہے۔

کرنا اُن کی خاص عادت میں شمار ہوتا ہے۔ سعد حالات یا نظرات کی صورت میں محنتی، ہوشیار اور اچھے کردار کا مالک بناتا ہے۔

ناقص یا کمزور ہو تو بزدلی، غمگینی اور حسد پیدا کرتا ہے۔ نحس حالت میں، انتشار، جدائی، طلاق اور دوسری نحوستوں کا شکار بناتا ہے۔ دوسروں کے راز معلوم کرکے اُن کو ذلیل کرنے کی سعی اور اپنی برتری قائم کرنے کی کوشش کرنا اور نتیجے میں خود ذلیل ہونا۔

> زُحل کا نشان جس میں اوپر صلیب اور نیچے ہلال کا نشان ہے۔ عزم، متانت اور صبر کا سمبل ہے۔ اسے نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے۔ مذکر، منفی، غیر متحرک، سرد خشک، سیاہ رنگ، ہفتہ، منقلب، میر عمارت۔ شرف برج میزان ۲۰° ہبوط برج حمل ۲۰°

جب آفتاب کے قریب ہوتا ہے تو تیز رفتار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آفتاب کے تحت الشعاع ہو کر مزید تیز رفتار ہو جاتا ہے اور ایک دن میں ۸ دقیقہ رفتار ہو جاتی ہے۔ پھر جب آفتاب سے ۹۰° درجہ دور ہو جاتا ہے تو پھر بطی السیر ہو جاتا ہے اور تین چار دقیقہ یومیہ تک رفتار ہو جاتی ہے اور اس سے بھی دُور ۱۲۰° درجہ تک ہٹنے کے بعد رفتار ایک دقیقہ یومیہ چلنے لگتا ہے۔ ۱۲۰° درجہ آفتاب سے دور ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے۔ ۱۲۰° درجہ آفتاب سے پیچھے ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا ہے۔ ایک سال میں چار ماہ رجعت اور آٹھ ماہ استقامت کرتا ہے۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝

تیسرا باب

بُرُوج کی جادونگری

بُروج ـــــــــ اُن کی تقسیم

اور

تعلّقات

واضح، واضح، مُفصّل اور

بالتصویر

تیسرا باب

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝

فلک البروج اور بُروج

طریق الشمس، آفتاب کی وہ گزرگاہ ہے Sun,s Annual Path جو خطِ استواء سے ۲۳½ درجہ شمال اور ۲۳½ درجہ جنوب کی طرف واقع ہے۔

اس کے پیچھے فلک پر ستاروں (ثوابت) کی نشست کچھ ایسی واقع ہوتی ہے کہ اگر انہیں لکیروں سے ملایا جائے تو کوئی نہ کوئی صورت (مثلاً بچھو، بیل، ترازو وغیرہ) بن جاتی ہے۔ ستاروں کے یہ مجامع بروج کہلاتے ہیں۔ اِن کی انہی صورتوں کے مطابق اِن کے نام رکھے گئے ہیں۔ یہ نام ہزاروں برس قبل ماہرینِ فلکیات نے رکھے تھے اور آج تک اپنے انہی ناموں سے دنیا میں مروّج ہیں۔ یہ تعداد میں بارہ ہیں۔

زمین کی طرح فلک البروج کو بھی منجمین نے ۳۶۰ درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس طرح بارہ برجوں میں ہر بُرج ۳۰ درجہ کا ہوا۔ آفتاب روزانہ دائرۃ البُروج کا ایک درجہ طے کرتا ہے اور پورے سال میں بارہ بُرجوں کا دورہ مکمل کر لیتا ہے۔

ان برجوں کے مختلف زبانوں میں نام اور آفتاب کی ان میں قیام کی مدّت کا چارٹ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ طالبِ فن کے لئے لازم ہے کہ وہ اِسی ترتیب سے انہیں ذہن نشین کرلے۔

نمبر شمار	نام بروج	ہندی نام	یونانی (انگلش) نام	مدّتِ قیام آفتاب	فصلی ماہ سے مطابقت	ایرانی ماہ سے مطابقت
۱	حمل	میکھ	ARIES ——— RAM	۲۱ر مارچ تا ۲۱ر اپریل	بیساکھ	فروردین
۲	ثور	برکھ	TAURUS — BULL	۲۲ر اپریل تا ۲۰ر مئی	جیٹھ	اردی بہشت
۳	جوزا	متھن	GEMINI —— TWINIS	۲۱ر مئی تا ۲۱ر جون	اساڑھ	خرداد
۴	سرطان	کرک	CANCER — CRAB	۲۲ر جون تا ۲۳ر جولائی	ساون	تیر
۵	اسد	سنگھ	LEO ——— LION	۲۴ر جولائی تا ۲۳ر اگست	بھادوں	مرداد
۶	سنبلا	کنیا	VIRGO ——— VIRGIN	۲۴ر اگست تا ۲۳ر ستمبر	اسوج	شہریور
۷	میزان	تُلا	LIBRA ——— BALANCE	۲۴ر ستمبر تا ۲۳ر اکتوبر	کاتک	مہر
۸	عقرب	برچھک	SCORPIO —— SCORPION	۲۴ر اکتوبر تا ۲۲ر نومبر	مگھر	آبان
۹	قوس	دھن	SAGITTARIUS -ARCHERS	۲۳ر نومبر تا ۲۲ر دسمبر	پوہ	آذر
۱۰	جدی	مکر	CAPRICORN - GOAT	۲۳ر دسمبر تا ۲۰ر جنوری	ماہ	دی
۱۱	دلو	کنبھ	AQUARIUS — WATERMAN	۲۱ر جنوری تا ۱۹ر فروری	پھاگن	بہمن
۱۲	حوت	مین	PISCES ——— TWO FISHES	۲۰ر فروری تا ۲۰ر مارچ	چیت	اسفندار

آفتاب جب ایک بُرج سے دوسرے بُرج میں داخل ہوتا ہے تو یہ اس بُرج کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔

آفتاب جب بارہ برجوں کا دورہ مکمل کر کے نقطۂ اعتدال کے عین مشرق میں بُرجِ حمل کے پہلے درجہ میں داخل ہوتا ہے تو اہلِ تنجیم کے کیلنڈر نئے سال کا آغاز کرتے ہیں۔ کئی ایک ممالک میں جہاں شمسی سال مروّج ہے۔ مثلاً ایران و افغانستان وغیرہ۔ وہاں نوروز (New year Day) آفتاب کی بُرجِ حمل میں تحویل[1] کی تاریخ کے عین مطابق ہے۔ انگریزی سال بھی اگرچہ شمسی سال ہے لیکن یکم حمل انگریزی ماہ مارچ کی ۲۱ر تاریخ کو پڑتی ہے۔ یکم حمل، درحقیقت تخلیقِ کائناتِ ارضی کا پہلا دن ہے۔ یہ موسمِ بہار کا بھی یومِ آغاز ہے۔ اِسے طویل بُرج

[1] آفتاب جب ایک بُرج سے دوسرے بُرج میں داخل ہوتا ہے تو اُسے اصطلاحِ نجوم میں "تحویلِ آفتاب" کہا جاتا ہے۔

بھی کہا جاتا ہے۔ اِس لیے کہ انہی ایام میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

بُروج اور اُن کی تقسیم

علم فلکیات کے ماہرین نے بروج کو ان کی ذاتی خصوصیات کے لحاظ سے مندرجہ ذیل چار اقسام میں منقسم کیا ہے۔

بلحاظ عنصر ——— Element

بلحاظ ماہیت ——— Constitution

بلحاظ جنس ——— Sex

بلحاظ اعضاءِ بدنِ انسانی ——— Human Body

(۱) تقسیم بلحاظ عنصر:

انسان کی تخلیق میں چار عنصر آگ، پانی، مٹی اور ہوا شامل ہیں۔ شاعر نے اس حقیقتِ امری کو اپنے شعر میں بڑے لطیف پیرایہ میں سمویا ہے۔

زندگی نام ہے عناصر کا ظہورِ ترتیب
اور موت نام ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

یہ عناصر اربعہ انسانی بدن میں وجود، روح، ادراک اور ضمیر کی علامت کے طور پر کام کرتے ہیں۔ بروج کو بھی انہی عناصر کے لحاظ سے اہلِ فن نے تقسیم کیا ہے۔

آتشی بروج △	و بُرجِ حمل و بُرجِ اسد اور و بُرجِ قوس ہیں	دلیری، سرگرمی، ہمت اور خدا ترسی، ادراک و بصیرت ——— یہ قوت کے ساتھ حرکت و عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں روحانی بروج کہا جاتا ہے۔

خاکی بُروج +	و بُرجِ ثور و بُرجِ سنبلہ اور و بُرجِ جدی ہیں	استقلال و پائیداری، نفاست و پاکدامنی، عاقبت اندیشی انہیں مادی بُروج کہا جاتا ہے اس لئے کہ ان کا تعلق جسمانی، طبعی اور مادی امور سے ہے۔
بادی بُروج =	و بُرجِ جوزا و بُرجِ میزان اور و بُرجِ دلو ہیں	علم و دانش، انصاف پسندی وعدہ گستری، شراکت پسندی، رکاوٹ بننا ——— ان کا تعلق دماغی اور ذہنی امور سے ہے۔
آبی بُروج ▽	و بُرجِ سرطان و بُرجِ عقرب اور و بُرجِ حوت ہیں	سادگی، استقلال، جدت، تخلیق، حرکت، پیار، امن۔ چونکہ ان کا تعلق جذبات و احساسات سے ہے اس لئے انہیں مذہب و صحت کے امور سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ تقسیم بلحاظ ماہیت:-

منقلب بروج	و برجِ سرطان و بُرجِ حمل و بُرجِ میزان اور و بُرجِ جدی ہیں۔	یہ باقوت، متحرک اور تخلیقی قوتوں کے مالک ہوتے ہیں۔
ثابت بُروج	و بُرجِ ثور و بُرجِ اسد و بُرجِ عقرب اور و بُرجِ دلو ہیں۔	غیر متحرک، محتاط اور ثابت قدم رہنے والے ہوتے ہیں۔

ذوجسدین	• بُرج جوزا • بُرج سنبلہ • بُرج قوس اور • بُرج حوت ہیں	باتدبیر، ہرفن مولا، متحرک بھی اور جم کر بیٹھ جانے والے بھی پُرسیاست۔ چالاک۔

۳۔ تقسیم بلحاظ جنس

بُروج بلحاظ جنس	مذکّر بروج	تمام طاق[۵۵] بُروج مذکّر بروج شمار ہوتے ہیں۔ ، بُرج حمل ، بُرج جوزا ، بُرج اسد ، برج میزان ، بُرج قوس ، بُرج دلو ۔
	مونث بُروج	تمام جفت[۵۵] بروج مونث بُروج شمار ہوتے ہیں۔ ، بُرج ثور ، بُرج سرطان ، بُرج سنبلہ ، بُرج عقرب ، بُرج جدی ، بُرج حوت ۔

بانجھ بُروج :۔ بُرج حمل ، بُرج اسد ، بُرج جدی ۔

ثمردار بُروج :۔ بُرج ثور، بُرج سرطان ، بُرج عقرب ، بُرج حوت

دراز بُروج :۔ بُرج جوزا ، بُرج اسد ، بُرج قوس ، دلو

کوتاہ بروج :۔ بُرج ثور، بُرج سرطان ، بُرج جدی ، بُرج حوت

میانہ بُروج :۔ بُرج حمل ، بُرج سنبلہ ، برج میزان ، بُرج عقرب

۴۔ تقسیم بلحاظ اعضاءِ بدنِ انسانی

بُرج حمل انسانی بدن میں سراور چہرے سے تعلق رکھتا ہے Head and Face

۵۵ جو اعداد ۲ پر پورے تقسیم ہو جائیں وہ اعداد جفت کہلاتے ہیں اور جو ۲ پر پورے تقسیم نہ ہوں وہ طاق کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ ۴، ۶، ۸ وغیرہ اعداد ہیں جو ۲ پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ جفت اعداد ہیں۔ اور ۳ - ۵ - ۷ وغیرہ ۲ پر پورے تقسیم نہیں ہو سکتے اس لئے یہ اعداد طاق کہلائیں گے۔ طاق بُروج مذکر ہیں اور جفت مونث۔

بُرج ثور انسانی بدن میں	گردن، گلے اور بدن سے تعلق رکھتا ہے	Neck, Throte and Ear
بُرج جوزا 〃 〃 〃	بازوؤں اور کندھوں 〃 〃 〃	Arms and Shoulders
بُرج سرطان 〃 〃 〃	سینے اور معدے 〃 〃	Breast and Stomach
بُرج اسد 〃 〃 〃	پُشت اور دل 〃 〃	Back and Heart
بُرج سنبلہ 〃 〃 〃	پیڑو اور رحم 〃 〃	Belly and Uterus
بُرج میزان 〃 〃 〃	گردے اور کمر 〃 〃	Kidneys and Loins
بُرج عقرب 〃 〃 〃	اعضاء تناسل اور مقعد 〃 〃	Sex Orgens and Anus
بُرج قوس 〃 〃 〃	رانیں اور کولھے 〃 〃	Thighs and Hips
بُرج جدی 〃 〃 〃	گھٹنے 〃 〃	Knees
بُرج دلو 〃 〃 〃	پنڈلیاں اور ٹخنے	Calves and Ankles
بُرج حوت 〃 〃 〃	پاؤں 〃 〃	Feet

بروج اور اعضاء بدنِ انسانی

بُروج اور اُن کے تعلقات

ا۔ سیّارگان سے تعلقات

اب ہم مختصراً بُروج کے سیارگان سے تعلقات کا ذکر کریں گے۔ اس لئے کہ بُروج وکواکب کے ان باہمی تعلقات سے واقفیت علمِ فلکیات کے ہر طالب علم کے لئے نہایت لازمی ہے۔ ہر بُرج کا حاکم ایک سیّارہ ہوتا ہے اور جب وہ سیّارہ اپنے بُرج میں طلوع کرتا ہے تو اپنی تمام ذاتی خاصیتوں کو نہایت قوت سے ظاہر کرتا ہے اور یہی سیّارہ جب اپنے مقابل کے بُرج (۱۸۰) میں طلوع کرتا ہے تو اس کی قوتیں زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ مقابل کا بُرج ''دشمن کا گھر'' سمجھا جاتا ہے اور دشمن کے گھر میں قوتوں کا انحطاط لازمی امر ہے۔

بُروج اور اُن کے حاکم سیّارگان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے تاکہ زائچہ پڑھنے میں آسانیاں ہوں۔

بُروج کے حاکم سیارے

بُرجِ حمل اور عقرب کا حاکم سیّارہ مریخ ہے۔
بُرجِ ثور اور میزان " " " زہرہ ہے۔
بُرج جوزا اور سنبلہ " " " عطارد ہے۔
بُرج سرطان " " " قمر ہے۔
بُرجِ اسد " " " شمس ہے۔
بُرجِ قوس اور بُرج حوت کا حاکم سیّارہ مشتری ہے۔
بُرجِ جدی اور بُرجِ دلو " " " زحل ہے۔

بُروج وسیّارگان کے باہمی تعلقات کا یہ نقشہ قدیم ماہرینِ فن کا ترتیب دیا ہوا ہے متاخرین اور جدید اہلِ علم نئے سیّارگان یورنیس پلوٹو اور نیپچون کی دریافت سے اس ترتیب میں فرق کرتے ہیں۔ بہرنوع قدیم نقشہ کے مطابق بُروج وسیّارگان کے تعلقات کا ڈایاگرام اس طرح بنتا ہے۔
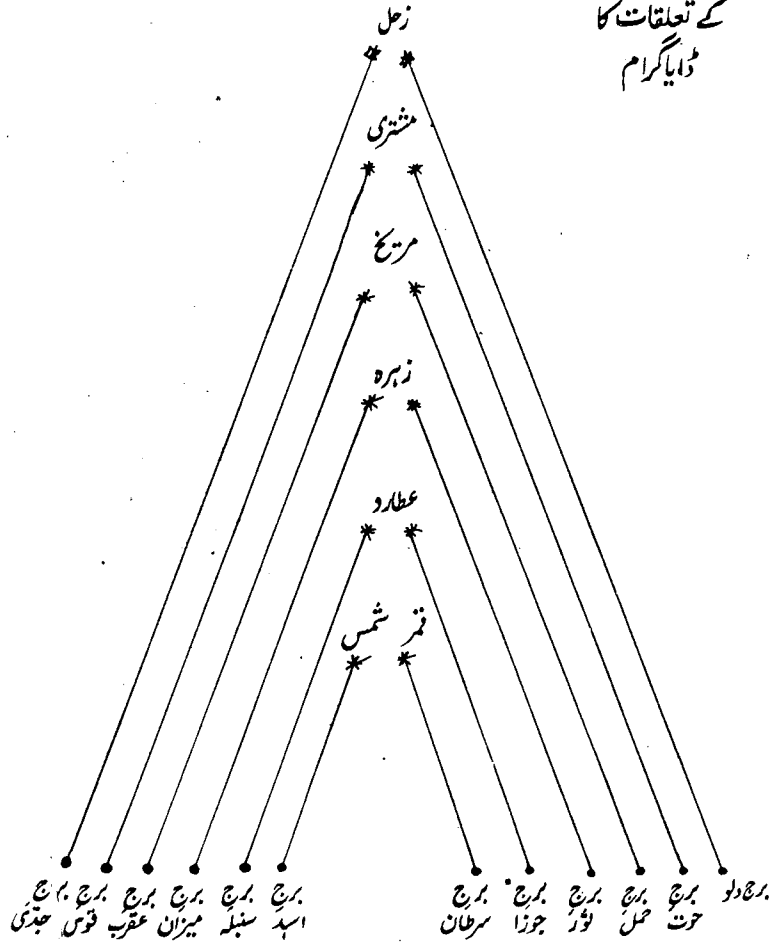
۲۔ جہت (سمت) سے تعلق۔

ا:۔ برجِ حمل، برجِ اسد اور برجِ قوس کا تعلق مشرق سے ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ تینوں بروج "شرقی" ہیں۔

ب:۔ برجِ ثور، برجِ سنبلہ اور برجِ جدی سمت جنوب سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے انہیں "جنوبی بروج" کہا جاتا ہے۔

ج:۔ برجِ جوزا، برجِ میزان اور برجِ دلو کا تعلق سمت مغرب سے ہے لہٰذا یہ تینوں "غربی بروج" کہلاتے ہیں۔

د:۔ برجِ سرطان، برجِ عقرب اور برجِ حوت شمال کی سمت سے تعلق رکھنے کی بنا پر "شمالی بروج" کہلاتے ہیں۔

۳۔ فصلوں سے تعلق

ا:۔ برجِ حمل، برجِ ثور اور برجِ جوزا کا "فصلِ بہار" سے تعلق ہے۔

ب:۔ برجِ سرطان، برجِ اسد اور برجِ سنبلہ کا فصلِ صیف سے تعلق ہے۔

ج:۔ برجِ میزان، برجِ عقرب اور برجِ قوس کا تعلق فصلِ خزاں سے ہے۔

د:۔ برجِ جدی، برجِ دلو اور برجِ حوت کا تعلق فصلِ شتا سے ہے۔

۴:۔ ستاروں (ثوابت) سے تعلق

(ہر برج میں کتنے ستارے ہیں؟)

۱۔ برجِ حمل میں ۱۳ بڑے ستارے (ثوابت) ہیں۔

۲۔ برجِ ثور میں ۳۰ " " " "

۳۔ برجِ جوزا " ۱۸ " " " "

۴۔ برجِ سرطان " ۹ " " " "

۵۔ برجِ اسد " ۲۷ " " " "

۶۔ برجِ سنبلہ میں ۲۶ بڑے ستارے (ثوابت) ہیں۔

۷۔ برجِ میزان " ۸ " " " "

۸۔ برجِ عقرب " ۲۱ " " " "

۹۔ برجِ قوس " ۳۱ " " " "

۱۰۔ برجِ جدی " ۲۸ " " " "

۱۱۔ برجِ دلو " ۴۲ " " " "

۱۲۔ برجِ حوت " ۳۴ " " " "

بروج بلحاظ قد و دیگر خصوصیات

ا:۔ قدآور و طویل بروج حسبِ ذیل ہیں۔

• برجِ جوزا • برجِ اسد • برجِ قوس اور • برجِ دلو

ب:۔ کوتاہ قد و کسیر بروج یہ ہیں۔

• برجِ ثور، • برجِ سرطان • برجِ جدی اور برجِ حوت

ج:۔ متوسط قد کے بروج یہ ہیں۔

• برجِ حمل • برجِ سنبلہ • برجِ میزان اور • برجِ عقرب

ثمردار بروج حسبِ ذیل ہیں۔

• برجِ ثور • برجِ سرطان • برجِ عقرب اور برجِ حوت

بے ثمر (بانجھ) بروج یہ ہیں۔

• برجِ حمل • برجِ اسد اور برجِ جدی

چاروں سمتوں (اطراف) کے حاکم بروج۔

ا۔ مشرق کا حاکم برجِ حمل ہے۔

ب :- شمال کا حاکم برجِ سرطان ہے۔

ج :- مغرب کا حاکم برجِ میزان ہے۔

د :- جنوب کا حاکم برجِ جدی ہے۔

دائرۃ البروج :- آپ کی سہولت کے لئے متعلقاتِ بروج کو ایک جگہ بصورتِ دائرہ دیا جا رہا ہے۔ اس سے تمام باتوں کا اعادہ ہو جائے گا۔ جس سے آپ کو ازبر کرنے میں آسانی ہو گی۔

دائرۃ البروج

وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ

چوتھا باب

نظامِ شمسی

کواکب اور اُن کی تاثیرات

* دورۂ سیّارگان در بروج
* شرف و ہبوطِ سیّارگان
* طلوع و غروبِ سیّارگان
* نظرات
* نقطۂ اتصال، حدِ اتصال
* دوستی و دشمنی سیّارگان

خصائلِ انسانی پر سیّاروں کے اثرات

- راس اور
- ذنب
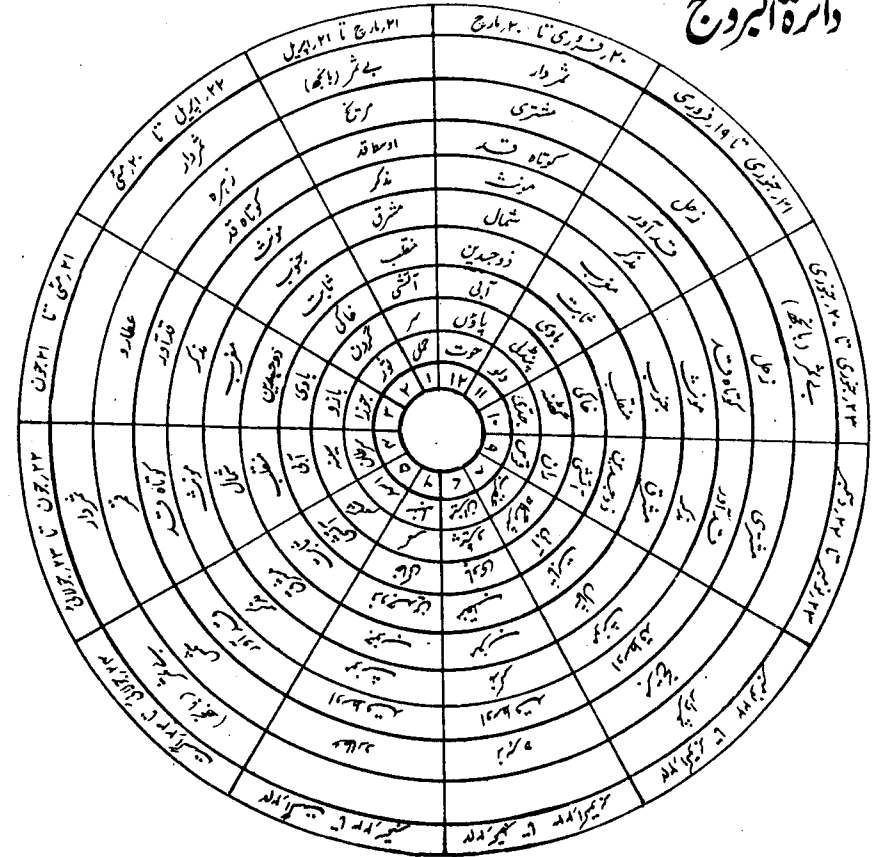
نظامِ شمسی
کواکب اور اُن کی تاثیرات

کواکب:۔ کواکب سے مراد وہ سیارے ہیں جو نظامِ شمسی (Solar System) کے رکن ہیں۔ یہ ہمیں متحرک نظر آتے ہیں۔ اِن کی تعداد سات ہے۔

• شمس • قمر • مریخ • عطارد • مشتری • زہرہ اور • زحل

ثوابت:۔ ثوابت وہ ستارے ہیں جو فلک البُروج سے دُور رات کے وقت آسمان پر چمکتے نظر آتے ہیں یہ غیر متحرک ہوتے ہیں۔ نوٹ:۔ جدید دور کے ماہرینِ فلکیات نے تین اور سیّارے دریافت کئے ہیں جنہیں ۱۔ یورینس Uranus ۲۔ پلوٹو Pluto ۳۔ نیپچون Neptune کہا جاتا ہے۔

کواکب کی طبعی خاصیّتیں اور عہدے

• شمس:۔ شہنشاہِ فلک الافلاک، سلطان الکواکب، سعدِ اکبر، مذکر، گرم خشک، رنگ سرخ مائل بہ زردی، اتوار، ثابت۔
• قمر:۔ شہزادۂ فلک، ولی عہد، مؤنث، سعدِ کبیر، سرد تر، رنگ سفید مائل بہ زردی، سوموار، ثابت۔
• مریخ:۔ جلادِ فلک، سپہ سالار، مذکر، نحسِ اصغر، گرم خشک، رنگ سرخ مثل خون، منگل، منقلب۔
• عطارد:۔ دبیرِ فلک، میر منشی، ہیجڑہ، سعد کے ساتھ سعد، نحس کے ساتھ نحس، معتدل، رنگ سبز مائل بہ سیاہی۔ بدھ، ذوجسدین۔

• مشتری:۔ قاضئ فلک، وزیرِ امن، مذکر، سعدِ کبیر، گرم تر، رنگ زرد مائل بہ سبزی، جمعرات، ثابت۔
• زہرہ:۔ رقّاصۂ فلک، مطرب، مؤنث۔ سعدِ صغیر، سرد تر، رنگ سفید گندمی، جمعہ، ذوجسدین۔
• زحل:۔ شہنشاہِ فلکِ ہفتم، میرِ عمارت، مذکر، نحسِ اکبر، سرد خشک، ہفتہ، منقلب۔

افلاک و سبعہ سیّارگان

ذیل میں ہم سبعہ سیّارگان اور اُن کے افلاک سے تعلق اور ہندی و انگریزی زبانوں میں اُن کے مترادفات کا ایک مختصر سا چارٹ دیتے ہیں۔ اِسے ازبر کر لینے سے زائچہ بنانے میں آسانیاں رہیں گی۔ اِس کے علاوہ سیاروں کی خصوصیات و فضائل سے آگہی پیشگوئیاں کرنے میں ممد و معاون ہوا کرتی ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی سیارہ کی فطری و طبعی خاصیت جان لینے کے یہ معنی ہیں کہ اس سیّارہ کے زیرِ اثر پیدا ہونے والی ہستی ان خصوصیّات کی حامل ہو سکتی ہے اگرچہ ان خصائل کا دار و مدار بوقتِ پیدائش اس سیّارہ کی قوی یا ضعیف حیثیت سے ہوتا ہے۔ مزید تفصیلات آگے اپنے اپنے مقام پر آ رہی ہیں۔

چارٹ سبعہ سیّارگان و افلاک

	فلک	جو سیارہ اس سے تعلق رکھتا ہے	سیّارہ کا ہندی نام	سیّارہ کا انگریزی نام
۱	فلکِ اوّل	قمر	چندرمان	MOON
۲	فلکِ دوم	عطارد	بُدھ	MERCURY
۳	فلکِ سوم	زہرہ	شُکر	VENUS
۴	فلکِ چہارم	شمس	سُوریہ (سورج)	SUN
۵	فلکِ پنجم	مریخ	منگل	MARS
۶	فلکِ ششم	مشتری	برہسپت	JUPITER
۷	فلکِ ہفتم	زحل	سنیچر (شنی)	SATURN

دَورہ سیّارگان در بُروج

قبل ازیں لکھا جاچکا ہے کہ آفتاب اپنا دورہ بارہ بُروج میں ۳۶۵ دنوں ۵ گھنٹوں ۴۲ منٹوں اور ۵۲ سیکنڈوں میں پورا کرتا ہے۔ اور ایک بُرج کو تقریباً ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔

ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ ایک بُرج کے تیس درجے ہوتے ہیں اور آفتاب تقریباً چوبیس گھنٹوں میں بُرج کا ایک درجہ طے کرتا ہے۔ بعینہٖ دوسرے سیّارے بھی اپنی طبعی رفتار کے مطابق اپنی اپنی مدّت میں بارہ بُروج کا دَورہ مکمل کرتے ہیں۔ شمس و قمر کی طرح عطارد و مُشتری بھی سریع السیر ہیں لیکن مشتری و زحل بطی السیر (سست رفتار) ہیں۔

ذیل میں ان سبعہ* سیّارگان کی رفتار کی تفصیلات دی جاتی ہیں انہیں بھی یاد کرلینا ضروری ہے۔

- شمس : تقریباً ایک ماہ میں ایک بُرج کو طے کرتا ہے۔
- قمر : " ۲½ دنوں میں " " " " "
- مریخ : " ۴۵ " " " " " " " "
- عطارد* " ۱۷،۱۸ " " " " " " " "
- مشتری " ۱۳ مہینوں " " " " " " "
- زہرہ* " ۲۴ دنوں " " " " " " "
- زحل " ۲½ برسوں " " " " " " "

شرف و ہبوط سیّارگان

جب کوئی سیّارہ اپنے ذاتی بُرج میں گردش کر رہا ہوتا ہے تو اُسے پوری قوت حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنی ذاتی خاصیتوں اور اثرات کو کامل طور پر ظاہر کرتا ہے بلا تخصیص کہ وہ نحس ہے یا سعد۔

---

* یاد رہے کہ شمس و قمر ہمیشہ سیدھی رفتار (مستقیم) سے گردش کرتے ہیں لیکن باقی پانچ سیّارے رجعت و مستقیم (سیدھی و الٹی) رفتار سے چلتے ہیں اور جب یہ رجعت (الٹی چال) کی حالت میں ہوتے ہیں تو اُن کی رفتار بہت کم ہو جاتی ہے۔

اِس سیّارہ کے لئے بعض بُروج اوج یا شرف کے بُروج ہوتے ہیں۔ جب وہ اِن بُروج میں جاتا ہے تو اس کی قوّت و سعادت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بعض بُروج اِس سیّارہ کے لئے زوال و ہبوط کا باعث بنتے ہیں۔ اِن بُروج میں اِس کی قوتوں کو زوال حاصل ہوتا ہے ایسی صورت میں ایک سعد سیّارہ بھی نحوست ظاہر کرنے لگتا ہے۔

یہ شرف و ہبوط بعض بُروج کے بعض درجات میں کواکب کو حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً آفتاب کو بُرجِ حمل کے ۱۸ ویں درجہ پر شرف حاصل ہوتا ہے اور جب یہ بُرجِ میزان میں ۱۸ ویں درجہ پر پہنچتا ہے تو اُسے ہبوط ہوتا ہے۔ بالفاظِ دیگر آفتاب کو حمل کے ۱۸ ویں درجہ پر کمالِ شرف حاصل ہوتا ہے اور میزان کے ۱۸ ویں درجہ پر اس کی قوّتوں کو زوال و ہبوط حاصل ہوتا ہے اور اس کی قوتوں میں کمزوری آجاتی ہے۔

شرف کے معنی عروج کے ہیں اور ہبوط کے معنی ہیں زوال یا نیچے اترنے کے۔ یاد رہے کہ شرف ہر حال میں سعد ہوتا ہے اور ہبوط ہر حال میں نحس۔

ذیل کی جدول میں سبع سیّارگان کے بُرجِ شرف اور بُرجِ ہبوط کی مکمّل تفصیل دے دی گئی ہے ساتھ ہی درجات کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے اِسے یاد کرلینا نہایت ضروری ہے۔

نام سیّارہ	برج شرف	درجہ کمال شرف	بُرج ہبوط	درجہ کمال ہبوط
شمس	برج حمل	۱۸°	برج میزان	۱۸°
قمر	" ثور	۳°	" عقرب	۳°
مریخ	" جدّی	۲۸°	" سرطان	۲۸°
عطارد	" سنبلہ	۱۵°	" حوت	۱۵°
مشتری	" سرطان	۵°	" جدّی	۵°
زہرہ	" حوت	۲۷°	" سنبلہ	۲۷°
زحل	" میزان	۲۰°	" حمل	۲۰°

اِس کے علاوہ بعض بُروج سیّارے کے لئے بلندی و اوج اور بعض بُروج اُن کے لئے پستی، نکبت و ادبار

کا مقام ہوتے ہیں۔ جب کوئی سیارہ اوج کے مقام پر گردش کر رہا ہو تو اس سے کسی بھی حالت میں تعلق رکھنے والے انسان کے لئے سرفرازی و بلندی دیتا ہے اور جب کوئی سیارہ وبال میں ہوتا ہے تو متعلق انسان تفکرات وغم کا شکار ہو جاتا ہے۔ ذیل کی جدول میں ہم مزید تفصیل سے سیاروں کے مقاماتِ عروج و زوال کا تذکرہ کریں گے۔

- اوج : بلندی و سرفرازی
- حفیض : ذلّت و پستی
- فرح : عیش و عشرت
- طرح : دُکھ و بیماری
- ترفّع : ترقی و عزت
- وبال : مصیبت میں گھِر جانا۔

نوٹ :- بُرج کا ساتواں گھر مقابلہ و دشمنی کا گھر ہے جب بھی سیارہ اپنے گھر سے مقابلہ کے گھر میں جائے گا تو نحوست کا شکار ہوگا۔

نام سیارہ	اوج	حفیض	فرح	طرح	ترفّع	وبال	شرف	ہبوط
شمس	برج سرطان	بُرج جدی	بُرج قوس	بُرج جوزا	بُرج اسد	بُرج دلو	حمل ۱۸	میزان
قمر	〃 سنبلہ	〃 حوت	〃 جوزا	〃 قوس	〃 ثور	〃 عقرب	ثور ۳	عقرب
مریخ	〃 اسد	〃 دلو	〃 سنبلہ	〃 حوت	〃 حمل	〃 میزان	جدی ۲۸	سرطان
عطارد	〃 عقرب	〃 ثور	〃 حمل	〃 میزان	〃 سنبلہ	〃 حوت	سنبلہ ۱۵	حوت
مشتری	〃 میزان	〃 حمل	〃 دلو	〃 اسد	〃 قوس	〃 جوزا	سرطان ۵	جدی
زہرہ	〃 جوزا	〃 قوس	〃 اسد	〃 دلو	〃 میزان	〃 حمل	حوت ۲۷	سنبلہ
زحل	〃 قوس	〃 جوزا	〃 حوت	〃 سنبلہ	〃 دلو	〃 اسد	میزان ۲۰	حمل
راس							جوزا ۳	قوس
ذنب							قوس ۲۰	جوزا

طلوع و غروب سیارگان

سبع سیارگان میں سے آفتاب ہی ہے جو روشن و منور ہے باقی تمام سیارے اسی روشنی سے روشن و تابندہ ہیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ سیارگان ہمیشہ حرکت و گردش میں رہتے ہیں۔ بعض بطی السیر اور بعض سریع السیر ہیں۔ جب کوئی سیارہ گردش کرتے ہوئے آفتاب کے قریب، بہت قریب چلا جاتا ہے تو براہِ راست آفتاب کی روشنی کی زد میں آجانے اور خود بے نور ہونے کے باعث ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اس پر آفتاب کی روشنی اور شعاعیں اتنی زیادہ غالب آجاتی ہیں کہ وہ اپنی خاصیتیں اور اثرات کھو دیتا ہے۔ جب تک اس سیارے پر یہ کیفیت طاری رہتی ہے وہ "تحت الشعاع" کہلاتا ہے۔ اس کیفیت کو محترق بھی کہا جاتا ہے۔

نوٹ :- غروب، تحت الشعاع یا محترق، کچھ بھی کہہ لیں اس کیفیت میں سیارہ اپنی سعادت کھو دیتا ہے۔

خمسہ متحیّرہ کا طلوع و غروب

- مریخ : یہ سیارہ زمین سے بہت دُور ہے لیکن ہر پندرہ سال بعد یہ زمین کے زیادہ قریب آجاتا ہے تقریباً ۱۸ ماہ میں فلک البروج کو طے کرتا ہے۔ آفتاب سے ۱۸ درجہ آگے یا پیچھے ہوتا ہے تو غروب ہو جاتا ہے۔
- عطارد :- یہ آفتاب کے قریب رہتا ہے لیکن ۱۳ درجہ آفتاب سے پیچھے یا آگے ہوتا ہے تو غروب ہو جاتا ہے۔
- مشتری : نظامِ شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے تقریباً ۱۳ سالوں میں بارہ بُروج کا دورہ مکمل کرتا ہے۔ جب آفتاب سے ۱۵ درجے آگے یا پیچھے ہوتا ہے تو غروب ہو جاتا ہے۔
- زہرہ :- یہ سیارہ آسمان پر چمکتے دیکھا جاسکتا ہے نہایت حسین نظر آتا ہے۔ آفتاب سے ۱۲ درجے آگے یا پیچھے غروب ہو جاتا ہے۔
- زحل :- نظامِ شمسی کا دوسرا بڑا سیارہ ہے بطی السیر ہے۔ بارہ بُروج کا دَورہ تقریباً تیس برسوں میں مکمل کرتا ہے۔ آفتاب سے ۱۵ درجے آگے یا پیچھے غروب ہو جاتا ہے۔
- قمر :- اندھیرے حصے میں "غروب" اور روشن حصے میں "طلوع" کہلاتا ہے۔

رجعت و استقامت سیارگان

سبعہ سیارگان میں سے آفتاب اور قمر دو ایسے سیارے ہیں جو ہمیشہ سیدھی رفتار سے چلتے ہیں۔ دوسرے پانچ سیارے کبھی سیدھی اور کبھی الٹی رفتار سے چلتے ہیں۔

ہمیں علم ہے کہ بعض کواکب سریع السیر ہیں اور بعض سست رفتار۔ فلک البروج میں گردش کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کبھی آگے نکل جاتے ہیں اور کبھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک سست رفتار سیارہ ایک تیز رفتار سیارہ سے دو چار برج آگے ہے لیکن وہ تیز رفتار تھوڑے ہی عرصہ میں اسے پکڑ لے گا اور دونوں ایک ہی برج میں قران کی صورت میں اکٹھے ہو جائیں گے۔ مثلاً مشتری و عطارد ہیں۔ مشتری برجِ سنبلہ میں ہے اور عطارد برجِ سرطان میں لیکن بہت جلد عطارد اپنی تیز رفتاری کے باعث برجِ سنبلہ میں پہنچ جائے گا اور دونوں ایک درجہ میں آکر قران کی صورت اختیار کر لیں گے۔ اسے مشتری و عطارد کا قران کہیں گے۔ پھر عطارد اس سے آگے بڑھ جائے گا اور وہ وہیں گردش کرتا رہے گا۔ بعض قران نہایت مفید و مؤثر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ برج حوت میں مشتری و زہرہ کا قران۔

سعد و نحس نظرات میں تبدیلی

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کون سی نظرات سعد ہیں اور کون سی نحس مثلاً ہمیں علم ہے کہ نظر تسدیس اور نظرِ تثلیث دوستی کی نظرات ہیں اور نظرِ مقابلہ، تربیع تثمین اور نظرِ تخمیس دشمنی کی نظرات ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ صورت بدل جاتی ہے اور نظرات کے اثرات میں تبدیلی آجاتی ہے۔ ان صورتوں کو بھی از بر کر لینا نہایت ضروری ہے۔

- مشتری اور قمر میں نظرِ مقابلہ ہو تو ساتویں گھر کے منسوبات سعد شمار ہوں گے۔ ایسی صورت میں پیشگوئی کی جا سکتی ہے کہ صاحبِ زائچہ کو ایک حسین و جمیل بیوی ملنے کا امکان ہے یا اگر وہ شادی شدہ ہے تو اپنی بیوی سے متعلق خوشیاں اور مسرتیں حاصل ہوں گی۔
- نظرِ تربیع کو "نحس" شمار کیا جاتا ہے لیکن جب مریخ چوتھے یا آٹھویں گھر کا حاکم ہو اور چوتھے گھر میں مریخ کا کوئی دوست سیارہ قابض ہو ایسی حالت میں وہ ناظر کی قوتوں اور گھر کے منسوبات میں خوب اضافہ کرتا ہے۔ یہی اصول آٹھویں گھر پر بھی صادر آتا ہے۔
- پانچویں اور نویں گھر میں مشتری کی نظر کو نظرِ تثلیث شمار کرتے ہیں یعنی سعد نظر۔

نوٹ :۔ مشتری کی کسی بھی سیارہ کے ساتھ سعد نظرات ہمیشہ نہایت مفید رہتی ہیں اس لئے کہ یہ سیارہ اپنے مزاج و طبع کے لحاظ سے سعدِ کبیر ہے یہ جب کسی سیارہ

کے ساتھ نحس نظر رکھتا ہے تو اسے عارضی طور پر کمزور و متاثر کرتا ہے۔

۲۔ زحل کی نظرات کو بھی نحس گنا جاتا ہے اس لئے کہ طبعاً و مزاجاً نحسِ اکبر ہے لیکن جب یہ سعد گھروں پر قابض ہوتا ہے یا قوی ہوتا ہے تو اس کی نظراتِ نحس سعادت میں بدل جاتی ہیں۔ اس کی نظرِ مقابلہ ایسی قوی ہوتی ہے جیسی قران کی لیکن یہ ضرور دیکھنا پڑتا ہے کہ ناظر کس فطرت و مزاج کا مالک ہے۔

- نظرِ تثلیث کے حاکم ہمیشہ سعد اثرات ظاہر کرتے ہیں۔
- نظرِ تربیع میں جب سعد سیارے ہوں تو عارضی طور پر نحس اثرات ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن نظرِ تربیع میں نحس سیارے ہوں تو عارضی طور پر سعد اثرات ظاہر کرتے ہیں۔
- بارہویں گھر کے حاکم کا جب اپنے دوست و موافق سیارے سے قران ہو تو وہ سعد اثرات ظاہر کرتا ہے۔
- آٹھویں گھر کا حاکم اگر طالع میں ہو تو اس کا قران سعد سیارے سے ہو تو سعد اثرات ظاہر کرتا ہے۔
- مشتری و زہرہ کی نظرِ تربیع سخت نحس اثرات ظاہر کرتی ہے لیکن عطارد تربیع میں ہو تو معمولی (بدخواہی کی حد تک) نحس اثرات ظاہر کرتا ہے جبکہ قمر تربیع کی حالت میں عطارد سے بھی کم نحس اثرات ظاہر کرتا ہے۔
- مریخ پانچویں گھر میں سعد اور دسویں گھر میں نحس اثرات ظاہر کرتا ہے
- اوتاد کے حاکموں کا جب تثلیث کے حاکموں سے قران ہو اور دوسرے گھروں کے حاکموں میں سے کوئی ساتھ نہ ہو تو ان کی سعادت بہت باقوت شمار کی جاتی ہے۔

نقطۂ اتّصال، حدِ اتّصال

نظراتِ کواکب میں جو فاصلہ نظراتِ کواکب میں دونوں اطراف میں ہوتا ہے اسے حدِ اتّصال کہا جاتا ہے۔ حدِ اتّصال کے درجات میں ماہرینِ فلکیات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ فاصلہ ۵° درجہ کا ہے یعنی دونوں اطراف میں ۲½، ۲½ درجے۔ بعض کے نزدیک ۱۰° درجات کا فاصلہ یعنی دونوں اطراف میں ۵°، ۵° درجے اور بعض یہ فاصلہ دونوں جانب

سے ۹°، ۱۰° درجات تسلیم کرتے ہیں۔ اکثر علمائے فلکیات مختلف نظرات کے لئے مختلف فاصلے مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک:

- قران ومقابلہ، نیمے تسدیس اور نیمے تربیع کے لئے ہر دو اطراف زیادہ سے زیادہ ۵° کا فاصلہ ہے یعنی نحس وقتِ نظر سے پہلے اور بعد کا فاصلہ۔ نظرات کا وقت نقطۂ اتّصال ہوتا ہے اِس نقطۂ اتّصال سے ۵° درجہ پہلے اور ۵° درجہ بعد نظر قائم رہتی ہے۔

نظرات میں جو سیّارے حدِ اتّصال کے اندر ہوں انہیں ناظر کہا جاتا ہے۔

ضُعف وقوّتِ سیارگان

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے سیّارہ اپنی گردش کے دوران مختلف گھروں سے گزرتا اور گوناگوں حالات کا شکار ہوتا ہے۔ کبھی اُسے بلندی نصیب ہوتی ہے اور کبھی وہ تنزل وپستی میں جا گرتا ہے۔ ان مختلف حالات کا انسانی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ سیّارے کی ہر صورت اپنے منسوب پر ایسے ہی اثرات مرتّب کرتی ہے۔

- سیّارہ جب خانۂ شرف میں ہو تو ہمیشہ سعد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ہر لحاظ سے عزت و توقیر میں اضافہ نسل میں افزائش اور دولت میں زیادتی ہوتی ہے۔
- سیّارہ جب اپنے گھر میں ہو تو خوشی و مسرت، شہرت و ناموری اور حیثیت میں بلندی و مضبوطی دیتا ہے۔ زمین کا مالک بناتا اور چین و راحت دیتا ہے۔
- سیّارہ جب اپنے دوست کے گھر میں ہو تب بھی مسرتیں اور شادمانیاں دیتا ہے ان خوشیوں کا تعلق زیادہ تر گھریلو زندگی سے ہوتا ہے مثلاً بیوی کی جانب سے خوشی ملنا یا اچھی شریکِ حیات ملنا۔
- سیّارہ سعد گھر میں تو آرام و راحت، ہمّت و استعداد میں اضافہ اور خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔
- سیّارہ مستقیم ہو تو ارادوں میں پختگی، عزم میں بلندی اور عزت و توقیر میں اضافہ دیتا ہے۔ دولت کے حصول میں آسانیاں فراہم کرتا ہے۔ لیکن۔
- سیّارہ جب بُرج کے آخری رُبع میں ہو تو خواہ وہ سعد گھر میں ہی کیوں نہ ہو فطرت میں کجی، طبیعت میں جرم کی طرف رغبت اور قید و بند کی صعوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔
- سیّارہ جب دشمن کے گھر میں ہو تو خواہ وہ گھر سعد ہی کیوں نہ ہو ذہنی الجھاوے، پریشانیاں،

بیماریاں اور مالی نقصانات دیتا ہے۔

- سیّارہ احتراق (تحتِ الشعاع) کی حالت میں بے قدری، بچّوں کی بیماریاں، اموات اور دوسری پریشانیاں لاتا ہے۔
- سیّارہ ہبوط میں ہو تو ہر معاملہ میں ناخوشگواری، ہر معاملہ میں مشکلات پیدا کرتا۔ کمزور اولاد دیتا ہے اور اسی قسم کی دوسری پریشانیاں ملتی ہیں۔

سیّارے کب باقوّت ہوتے ہیں؟

- گھروں کے لحاظ سے

مشتری وعطارد ۔ طالع میں
شمس ۔ دسویں گھر میں
قمر و زہرہ ۔ چوتھے گھر میں
زحل ۔ ساتویں گھر میں
قوی ہوتے ہیں۔

- گردش کے لحاظ سے

شمس وقمر
حمل، جوزا، جدی، دلو اور حوت میں
مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ اور زحل
جب قمر کے ساتھ اس صورت میں ان کا قران
ہو جب وہ بدرِ کامل ہو یا جب یہ رجعت میں ہوں۔

- وقت کے لحاظ سے

- شمس، مشتری اور زہرہ ۔ دن کے وقت باقوّت ہوتے ہیں۔
- قمر، مریخ اور زحل ۔ رات کے وقت باقوّت ہوتے ہیں۔
- عطارد ۔ ہمہ وقت باقوّت رہتا ہے۔
- سعد سیّارے ۔ قمر کے روشن حصّہ میں باقوّت ہوتے ہیں اور
- نحس سیارے ۔ قمر کے تاریک حصّہ میں باقوّت ہوتے ہیں۔

- سیارہ ، شرف کی حالت میں ہو تو اس کی سعادت بڑھ جاتی ہے اور اُسے بزرگی و عروج حاصل ہوتا ہے۔
- شمس کو بُرجِ حمل میں شرف ہے لیکن اِس شرف کا نقطۂ عروج ۱۸° درجہ ہے۔
- جب شمس خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:۔ جاہ و جلال، شائستگی، دولت، بلند مرتبہ اور تعلیم دیتا ہے۔
- جب قمر خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:۔

  زندگی کی خوشیاں، آسودگی، دولت اور دانش دیتا ہے۔
- جب مریخ خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:۔

  طبیعت میں جولانی، جرأت، بے باکی، دولت اور ناموری دیتا ہے۔
- جب عطارد خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:۔

  زندہ دلی، شیریں گفتاری، بلند بختی، تعلیم اور ہنرمندی دیتا ہے۔
- جب مشتری خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:

  دانشمند، مخیّر، با اختیار، باقوّت لیکن گرم مزاج بناتا ہے۔
- جب زہرہ خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:

  عیش و عشرت، شان و شکوہ اور بلند مرتبہ دیتا ہے۔
- جب زحل خانۂ شرف میں ہوتا ہے تو:

  دانشوری، عزت و مرتبہ، ہُنر، استقامت اور لمبی عمر دیتا ہے۔
- راس و ذنب، شرف کی حالت میں حکمرانی یا مال و دولت کی فراوانی دیتے ہیں۔
- کوئی سیارہ جب ہبوط کی حالت میں ہوتا ہے تو:

اُس کی حالت، شرف کی حالت کے بالکل برعکس ہو جاتی ہے۔ اس کی تمام قوتیں زوال آشنا ہو جاتی ہیں۔ ہبوط، شرف کے بالمقابل گھر میں سیارے کو ہوتا ہے۔ مثلاً شمس کو بُرجِ حمل میں شرف ہے تو اس کے بالمقابل ۱۸۰° پر بُرجِ میزان ہے تو شمس جب بُرج میزان میں پہنچے گا تو اُسے ہبوط ہو گا اور ۱۸° درجہ حمل اگر شمس کے لئے شرف کا نقطۂ عروج ہے تو ۱۸° درجہ میزان شمس کے لئے ہبوط کا نقطۂ ہبوط و زوال ہے

دوستی و دشمنی سیارگان

سیارگان کی دوستی و دشمنی کے تعلقات کو خاص طور پر ذہن نشین کرنا چاہئے اس لئے کہ زائچہ میں احکام لگاتے

وقت یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اس گھر کا دشمن سیارہ اُسے خراب تو نہیں کر رہا ہے؟ اِس کے علاوہ جب کوئی سیارہ دشمن کے گھر میں جاتا ہے تو اس کی حیثیت اس گھر میں ایک قیدی کے مانند ہوتی ہے اور وہ اپنی آزادی و خودمختاری کھو دیتا ہے اُسے دشمن کا پابند ہونا پڑتا ہے۔ اپنے گھر میں ہر سیارہ مکمل طور پر خودمختار و آزاد

ہوتا ہے اور نیک ثمرہ دیتا ہے لیکن دشمن کے گھر میں اس کی حیثیت بدل جاتی ہے۔

سیارگان کی باہمی دوستی یا دشمنی کے تعلقات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ مستقل دوستی یا دشمنی اور عارضی دوستی یا دشمنی وضاحت کے لئے مثال پیش کرتا ہوں۔

مثلاً جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں سیارہ، فلاں سیارے کا دوست یا دشمن ہے تو اس سے ہماری مراد عام طور پر یہ ہوتی ہے کہ اس سیارے کی دوسرے سیارے پر جو شعاعیں پڑ رہی ہیں وہ مخاصمانہ ہیں یا موافقانہ ــــ اگر یہ شعاعیں مخاصمانہ ہیں تو یہ باہم دشمن کہلائیں گے اور اگر یہ شعاعیں موافقانہ ہیں تو دوست سیارے سمجھے جائیں گے۔

سیارگان کی عارضی دوستی یا دشمنی

زائچے کے دوسرے، تیسرے، چوتھے، دسویں، گیارہویں یا بارہویں گھر میں عارضی دوست اور پہلے، پانچویں، چھٹے، ساتویں، آٹھویں یا نویں گھر میں عارضی دشمن کہلاتے ہیں۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ جب کوئی مستقل دشمن سیارہ، عارضی دشمن بھی ہو تو وہ اعلیٰ دشمن متصوّر ہو گا۔

سیارگان کے دوستی، دشمنی کے تعلّقات کے علم سے ہم کسی بھی گھر کے منسوبات کو جو تقویت یا خرابی مل رہی ہے اس کی حقیقی وجہ جان لیتے ہیں۔

کیونکہ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ اپنے یا دوست کے گھر میں سیارہ قوّی ہوتا ہے۔ اور دشمن کے گھر میں کمزور۔ مساوی گھروں میں نحس و سعد سیاروں کو دیکھ کر احکام لگائے جاتے ہیں۔

ذیل میں سیارگان کی دوستی و دشمنی کی، ایک مختصر سی جدول دی جا رہی ہے۔ طالبِ فن کے لئے اِسے یاد کرنا ضروری ہے۔

جدول دوستی و دشمنی سیارگان

سیارگان	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	رأس وذنب
دوست	مریخ، قمر مشتری	شمس عطارد	شمس، قمر مشتری	شمس زہرہ	شمس قمر	عطارد زحل	عطارد زہرہ	عطارد زہرہ زحل
مساوی	عطارد	مریخ، مشتری زہرہ	زحل زہرہ	مشتری زحل	زحل	مشتری مریخ	مشتری	مشتری
دشمن	زحل زہرہ	کوئی نہیں	عطارد	مریخ	مریخ	شمس قمر	شمس قمر مریخ	شمس قمر مریخ

خصائلِ انسانی پر سیارگان کے اثرات

شمس : نظامِ شمسی کا حاکم اعلیٰ خدائی عظمتوں اور رُوح کا مظہر ہے۔ سعد حالات میں عالی ظرفی، بلند ہمتی، وُسعتِ قلبی، بزرگی اور بہادری دیتا ہے۔ اس کی سعادت سے انسان میں خودداری پیدا ہوتی ہے اور اسی سعادت سے انسان بلند مرتبہ حاصل کرتا اور اعلیٰ حیثیت پاتا ہے۔ اس کی سعد شعاعوں کی بدولت اس کا منسوب عزو وقار اور خوش بختی کا مالک بنتا ہے۔ یہ اُسے راست روی اور دوسروں کے حق میں خیر خواہی کا درس دیتی ہیں اور یہی اس سیارہ کی ذاتی خصوصیات ہیں۔ شمس کا مالک خوددار اور متکبر ہوتا ہے اور اُسے کمینہ پن اور رذالت سے انتہائی نفرت ہوتی ہے۔ اس کی نحس و کمزور شعاعیں اپنے منسوب کو ظالم و جابر اور مطلق العنان بھی بناتی ہیں۔ حالت تنزّل و حفیض میں اس کے منسوب پر مال و منال میں نقصان اور زوال و خرابی آجاتی ہے وہ دربدر ہو جاتا اور جلاوطنی سے دوچار ہو جاتا ہے۔

شمس کا تعلق بدنِ انسانی میں قوّت اور زندگی سے ہے۔

- قمر :- نظامِ شمسی میں اس کا مقام ایک شہزادہ کی مانند ہے۔ شائستگی وضعداری اور تقدّس سے اس کا تعلق ہے۔

سعد حالت میں اگر منسوب کا تعلق تجارت سے ہے تو کاروبار میں کامیابیاں اور عظمتیں دیتا ہے خاص کر

سمندری دریائی سفر سے تعلق رکھنے والے کاروبار میں خوب بلندیاں بخشتا ہے۔ لازمت ہو تو منسوب کو عقلمندی دیتا ہے۔ بہترین مشیر اور قابلِ اعتماد نائب بناتا ہے۔ ہمّت و جرأت بخشتا ہے۔ قمر کی بخشی ہوئی سعادت سے انسان اپنے معاشرے میں باعزت و باحشمت زندگی گزارتا ہے۔ یہ اپنی سعد شعاعوں سے صاف گوئی، وضعداری، پاکیزگی، شفقت دیتا ہے۔ محبت و رومان میں کامیابی دیتا ہے۔ قمر کی نحس حالت کاہلی، فضول خرچی، مفلسی، ذلّت و رسوائی دیتی ہے۔ حالتِ تنزل کم عقلی اور شیخ چلی کی مانند خیالی پلاؤ بنانے والا احمق بناتی ہے۔ منسوب بے قرار اور غیر مطمئن رہنے لگتا ہے۔ بدنی نظام میں یہ غُدد سے تعلق رکھتا ہے۔

- مریخ : یہ قوّت پر حکمران ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا مالک جنگجو، دلیر، اولوالعزم اور مدبر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سخت مزاج اور جارح ہوتا ہے۔ قوّت بازو سے اپنا حق حاصل کرنا اس کی خصوصیّت ہوتی ہے۔ یہ کسی کے زیرِ اثر نہیں رہ سکتا۔

مریخ، سعد حالت میں بلند مرتبہ۔ اعلیٰ عہدہ حاصل کرنے کے لئے اُکساتا اور منسوب کو عزم و جرأت بخشتا ہے۔ اس کی سعادت استقلال، ذاتی صلاحیتوں اور دوسرے ذرائع سے کامیابی دیتی ہے۔ ناقص یا نحس حالت میں ظالم، بے صبرا، خودپسند جذباتی اور غیر مستقل مزاج بناتا ہے۔ لاف زنی اور غلط بیانی سے نقصان پہنچاتا ہے۔ بدنِ انسانی میں اس کا تعلق اعصاب سے ہے۔

- عطارد :- اِس ستارے کا تعلق علم و دانش سے ہے اور یہ فطری پیغامات اور انسان کے درمیان ایک وسیلہ اور واسطہ کا مقام رکھتا ہے۔ اس کے مالک افراد ذہن و فطین، زود فہم اور علم و ہُنر کے ہر شعبہ سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اکثر دانشور، اہلِ قلم، شاعر، انجنیئر، ریاضی داں اسی سیارہ کے مالک دیکھے گئے ہیں۔ عطارد جب سعد حالت میں ہو تو اپنے منسوب کو علم و دانش کے حصول اور مذہب کی جانب رغبت دلاتا ہے، ذہین اور عالم بناتا ہے۔ کاروبار کی جانب بھی مائل کرتا اور کامیابیاں دلاتا ہے۔ ناقص و نحس حالت میں ناقص العقل، بدکلام اور بے توقیر بناتا ہے اس کی نحوست ذہن و دل میں پراگندگی، پریشاں حال، مذہب سے دُوری اور نکمّا بنا دیتی ہے۔ تنزّل کی حالت میں دیوانگی اور یاوہ گوئی دیتا ہے۔

نوٹ :- عطارد کی سعادت اس وقت بھی نحوست میں بدل جاتی ہے جب کسی سیّارہ کی نحس نظر اس پر ہو اس لئے کہ یہ منفی و مثبت دونوں خاصیتوں کا مالک ہے۔ نحس کے ساتھ نحس اور سعد کے

ساتھ سعد۔ یہ ذوجسدین ہے۔

بدنِ انسانی میں اس کا تعلق دماغ اور حسیات سے ہے۔

- مشتری :۔ یہ سیارہ خوش نصیبی اور عزت وحشمت کا مالک ہے۔ اس کا مالک شریف النفس، مدبر، وسیع القلب، نرم دل ہوتا ہے اور مذہبی و پاکیزہ خیالات وجذبات رکھتا ہے۔ مشتری جب سعد ہو تو دولت، عزت، شان وشکوہ اور علم وفضیلت بخشتا ہے۔ دوسروں کی مدد کرنے اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ مشتری کی سعادت سے غیر متوقع دولت ملتی ہے یہ وراثت بھی دلاتا ہے۔ لمبی عمر اور شہرت وناموری دیتا ہے۔

نحس حالت میں سمگلنگ، استحصال بالجبر، گراں فروشی، ذخیرہ اندوزی ایسے ناجائز وغیر قانونی کاموں کے ذریعے مال پیدا کرنے پر اپنے منسوب کو اکساتا ہے اور عزت وحشمت کی بربادی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ فضول خرچی اور مذہب سے روگردانی اور ملحدانہ تحریکات پیدا کرتا ہے۔ تنزل کی حالت میں غربت وافلاس میں مبتلا کرتا اور بدباطن بناتا ہے۔ بدنِ انسانی میں دورانِ خون سے اس کا تعلق ہے۔

- زہرہ :۔ یہ سیارہ حُسن وجمال پر حکمران ہے اور مشتری کے بعد انسان پر اپنے عمدہ اثرات ڈالتا ہے شرافت ونجابت، اعلیٰ ولطیف احساسات وجذبات، ہمدردی اور دوستی کی اعلیٰ صفات سلامت روی اور رُومان سے اس کا تعلق ہے۔ زہرہ جب سعد حالت میں ہوتا ہے تو شائستگی، ہمدردی اور محبت و رومان کے جذبات و احساسات بخشتا ہے۔ رقص وسرود کی محفلوں میں شریک ہونے اور خود ان کا انعقاد کرنے پر اکساتا اور لطیف احساسات بیدار کرتا ہے۔

اس کی سعادت ہر کام میں کامیابی دیتی، نیک بختی اور خوشگواری دیتی ہے۔ شادی اور گھریلو مسرتیں بخشتی ہے۔ دوسروں کے کام آنے اور اُن کی مدد کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

اس کی نحوست یا ناقص حالت عیاش، فضول خرچ اور کاروبار میں نقصان وخرابی لاتی ہے۔ مفلس و قلاش کردیتی ہے۔ تنزل کی حالت بدکردار، شہوت پرست، بے وقعت ادنیٰ درجہ کے بازاری رویہ کا مالک اور بدنام کردیتی ہے۔ بدنِ انسانی میں اس کا تعلق وریدوں سے ہے۔

- زحل :۔ نظامِ شمسی کا سب سے سُست رفتار سیارہ ہے۔ فطرت کے لحاظ سے حلیم و بُردبار اور سنجیدہ اس کے مالک محنت کش، ہوشیار، نڈر اور دوسروں پر حاوی رہنے والے ہوتے ہیں۔

یہ سعد حالت میں استحکام بخشتا ہے۔ زمینیں، جائیدادیں دیتا ہے۔ عمارات کی تعمیر اور دوسرے ہُنروں اور دستکاریوں سے رزق کمانے کا رجحان پیدا کرتا ہے۔ یہ زندگی میں بہت سی کامیابیاں دیتا ہے لیکن اپنے منسوب کو ایک خاص حد سے تجاوز نہیں کرنے دیتا اس کی خواہشات اور طلب پر کنٹرول رکھتا ہے۔

زحل کی سعادت سے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے وہ دیرپا ہوتی ہے اور شہرت و اعلیٰ منصب دائمی ہوتا ہے۔ اس کی ناقص حالت رنج وغم پیدا کرتی، تنہائی اور پریشانیاں دیتی ہر ایک پر شک کرنا اور ہر کام میں التوا پیدا کرنا ایسے حالات کا شکار بناتی ہے۔

نحس حالات غلامی اور ناکامی اس کے منسوب کا مقدر بن جاتی ہے۔ اور حالتِ تنزل مفلس وقلاش اور رذیل وکمینہ بنادیتی ہے۔

بدنِ انسانی میں اس کا تعلق ہڈیوں سے ہے۔

راس وذنب

تفصیلی ذکر الگ باب میں ہوگا۔ یہاں مختصر بیان ہوگا۔ راس وذنب حقیقتاً سیارے نہیں بلکہ زمین وچاند کے دو سائے ہیں (Shadows) ہیں جو ہر وقت الٹی چال (رجعت) میں رہتے ہیں اور ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابل ۱۸۰° درجہ پر رہتے ہیں یعنی اگر راس بُرجِ حُوت کے ۱۵° درجہ پر ہے تو ذنب بُرج سنبلہ کے اسی درجہ (۱۵° درجہ) پر ہوگا۔ ماہرینِ فلکیات ان کے اثرات بھی لیتے ہیں بلکہ ہندو جیوتش میں انہیں بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ بعض منجمین کے نزدیک:

- راس کو بُرجِ جوزا کے درجہ ۲۰° پر شرف اور بُرجِ قوس کے درجہ ۲۰° پر ہبوط ہوتا ہے اور ذنب کو بُرجِ قوس کے درجہ ۲۰° پر شرف اور بُرجِ جوزا کے درجہ ۲۰° پر ہبوط ہوتا ہے۔ شرف میں ہوں تو سعادت اور ہبوط میں ہوں تو نحوست دیتے ہیں۔

وَالشَّمسُ تَجرِی لِمُستَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقدِیرُ العَزِیزِ العَلِیمِ

پانچواں باب

آپ کون ہیں؟

آپ کا بُرج اور سیّارہ کونسا ہے؟

ہزاروں سال پہلے ماہرینِ فلکیات نے انسانوں کو عادات وخصائل اور جسمانی ساخت کے اعتبار سے بارہ بڑے گروہوں میں تقسیم کیا تھا اور یہ راز آشکارا کیا تھا کہ ایک ہی طرح کی جسمانی ساخت رکھنے والے اسی طرح کی مخصوص عادات وخصائل کے مالک بھی ہوتے ہیں۔

اگلے اوراق میں

خود کو تلاش کریں۔ اپنے منفی ومُثبت پہلوؤں سے واقفیت اور اپنی خوبیوں اور خامیوں سے آشنا ہونے کی کوشش کریں۔

بُروج وسیّارگان کے باب میں بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن ہنوز یہ موضوع تشنہ ہے اور ضرورت ہے کہ اس کے بعض گوشوں پر مزید روشنی ڈالی جائے تاکہ علمِ فلکیات کا ایک طالب علم اس سے کماحقہ مستفید ومتمتع ہو سکے۔

پچھلے اوراق میں بروج وسیّارگان، ان کے متعلقات ومنسوبات اور سیّارگان کی گردش، ان کے عروج وزوال اور تاثرات پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ اس باب میں ہم سیّارہ شمس اور اس کی گردشِ افلاک سے پیدا ہونے والے اثرات کی وضاحت کریں گے۔

اس باب میں آفتاب کی گردش، بارہ بروج میں اس کی تحویل اور اس سے انسانوں کی بارہ اقسام میں تقسیم کا بیان ہوگا۔ صاف ظاہر ہے کہ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ باب وسعت وطوالت کا متقاضی ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ علمِ فلکیات خود شناسی کا علم ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس علم کی مدد سے انسان اپنے آپ کو جان لیتا ہے اسے اپنے مزاج وکردار سے آگہی ملتی ہے اُسے اپنی خامیوں، کمزوریوں اور صلاحیتوں کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکر؟......

ہزاروں سال پہلے ماہرینِ فلکیات نے انسان کو عادات وخصائل اور جسمانی ساخت کے اعتبار سے بارہ بڑے گروہوں میں تقسیم کیا تھا اور یہ راز آشکارا کیا تھا کہ ایک ہی طرح کی جسمانی ساخت رکھنے والے اسی طرح کی مخصوص عادات وخصائل کے مالک بھی ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو جدید میڈیکل سائنس نے تسلیم کیا ہے اور ماہرینِ نفسیات نے بھی ذہنی امیج کے مطابق انسانوں کی درجہ بندی کی ہے۔

انسانوں کی یہ بارہ گروہوں میں تقسیم، دراصل بارہ بُروجِ آسمانی میں شہنشاہِ فلک الافلاک، آفتاب کی گردش سے زمین پر پڑنے والی شعاعیں اور اِن شعاعوں کے اس دَور میں پیدا ہونے والے انسانی بچوں کی زندگی میں ظاہر ہونے والے اثرات کی تقسیم ہے۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ شمس یا آفتاب ہر بُرج کو ایک ماہ میں (تیس درجات کو) طے کرتا ہے اِس دوران پیدا ہونے والے بچے میں اس برج کی مخصوص عادات و خصائل موجود ہوتی ہیں۔ ان خصائل میں کمی بیشی کا انحصار اُن درجات پر ہوتا ہے جنہیں آفتاب طے کر چکا یا جن کو اب سے طے کرنا ہے۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ آفتاب توانائی و زندگی کا سرچشمہ ہے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ فرد انسانوں کے کِس گروہ سے تعلق رکھتا ہے ہمیں اس کی تاریخ پیدائش کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاریخ پیدائش سے ہماری مراد صرف تاریخ اور مہینہ سے ہوتی ہے۔ مکمل تاریخ پیدائش جس میں تاریخ، مہینہ اور سال بلکہ وقت و مقامِ پیدائش کی بھی ضرورت پڑتی ہے وہ زائچہ کی تشکیل کے لئے ہوتی ہے اس لئے کہ یہ پوری تفصیل جاننے سے ہم تمام سیاروں کی اس روز اور وقت کی گردش معلوم کرکے آئندہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات و حوادث کے متعلق حکم لگاتے ہیں۔ اس کی تشریح اگلے ابواب میں ہوگی۔ اس باب میں صرف سیرِ آفتاب سے اِس دور میں پیدا ہونے والے بچے پر پڑنے والی شعاعوں کے اثرات سے اُس بچے کی عادات و خصائل کا ذکر ہوگا۔ اس ضمن میں نومولود کی خصوصیات کا دوسرے سے مختلف ہونے اس کی شخصیت کے مثبت و منفی پہلوؤں اور عادات و مزاج پر تفصیلی بیان ہوگا۔

آیئے ہم جائزہ لیں کہ زندگی و توانائی کے سرچشمہ آفتاب کے کس بُرج میں گردش کرنے سے نومولود پر کس قسم کے مثبت و منفی اثرات پڑتے ہیں اور کن خصوصیات، خوبیوں یا خامیوں کا مالک اُسے بناتے ہیں۔

⁂

بُرج حمل میں سیرِ آفتاب

اور نومولود پر اُس کے اثرات

۲۱ مارچ سے ۲۱ اپریل تک پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ حمل SIGN: Aries-Ram

عنصر (Element) آتشی Fries

خوش قسمتی کا رنگ، سُرخ

〃 〃 〃 پتھر: مرجان، لعل

〃 〃 〃 پھول: گلاب

〃 〃 〃 دن: "منگل"

〃 〃 〃 نمبر: "۹"

حاکم سیارہ مریخ

مثبت خصوصیات:۔ جرأت مند، توانا، ثابت قدم اور دلچسپ۔

منفی 〃 :۔ ضدّی، سرکش، خود غرض اور متکبّر۔

رسید نیّرِ اعظم بہ بارگاہِ حمل
کند خجستہ و میموں زمانِ مستقبل

شہنشاہِ فلک الافلاک، آفتاب عالمتاب، سیدھی رفتار سے چلتا ہوا جب فلک البروج کا دورہ مکمل کرکے ۲۱ مارچ کو نقطۂ اعتدال کے عین مشرق میں بُرجِ حمل کے پہلے درجہ میں داخل ہوتا ہے تو

اہلِ تنجیم کے کیلنڈر نئے شمسی سال کا آغاز کرتے ہیں۔ یہی نوروز (New Year Day) ہے۔ نظامِ شمسی کے ماہرین کے نزدیک وہ لمحہ انتہائی متبرک و مسعود خیال کیا جاتا ہے جب سورج کی تحویل بُرجِ حمل میں ہوتی ہے۔ بُرجِ حمل میں سورج کی تحویل کے باوجود اس بُرج کے پورے اثرات سات دن تک ظاہر نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ بُرجِ حوت کا نقطۂ اتّصال اس بُرج پر سایہ فگن رہتا ہے۔ ۲۷ مارچ سے بُرجِ حوت کے اثرات مکمل طور پر ظاہر ہوتے ہیں اور ۱۹ اپریل تک پوری قوت سے اثر انداز رہتے ہیں۔ اس کے بعد بُرجِ حمل کی طاقت میں کمی شروع ہو جاتی ہے اس لئے کہ سورج کی بُرجِ ثور میں تحویل شروع ہو جاتی ہے۔

تحویلِ آفتاب :۔ سورج جب ایک بُرج سے دوسرے بُرج میں داخل ہوتا ہے تو اصطلاحِ نجوم میں اسے "تحویلِ آفتاب" کہا جاتا ہے۔

لہ کئی ایک اسلامی ممالک افغانستان، ایران اور عراق وغیرہ میں شمسی سال مروّج ہے جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوتا ہے بلکہ ایران میں تو نئے سال کی خوشی میں بہت جشن منایا جاتا ہے (یہ شہنشاہِ ایران کے دَور کی بات ہے۔ آج کل کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ ان رسومات کی پابندی کی جاتی ہے یا نہیں؟ مصنف ۱۹۶۵ء میں اتفاق سے "جشنِ نوروز" کے دوران ایران میں ہی مقیم تھا۔ اور ذیل کی تفصیلات اسی جشن کی چشم دید کہانی ہے۔

سلطنتِ ایران میں بھی تنجیمی سال کی طرح شمسی باستانی سال مروّج ہے ان کا کیلنڈر بھی اسی حساب سے مرتب ہوتا ہے یعنی ۲۱ مارچ ان کا (New Year Day) ہے۔ فرق یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مہینوں کے نام فارسی میں رکھے ہوتے ہیں — اہلِ ایران نوروز کی خوشیاں پورے تیرہ روز تک مناتے ہیں۔ تحویلِ آفتاب در بُرجِ حمل کی ساعت میں ہر گھر میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن آن کر دیئے جاتے ہیں اور تمام اہلِ خانہ منتظر بیٹھ جاتے ہیں کہ کب تحویل کا اعلان ہوتا ہے۔ اناؤنسر بتا رہا ہوتا ہے کہ.... حالا پانزدہ دقیقہ باقی است.... حالا پنج دقیقہ باقی است.... اور پھر توپوں کی گن گرج میں تحویل کا اعلان ہوتا ہے۔ باقاعدہ اعلاناتِ تبریک نشر ہوتے ہیں اور ملک و ملّت کے لئے خوشیوں اور مسرّتوں کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

(باقی اگلے صفحہ کے حاشیہ پر)

متولّدین بُرجِ حمل، میانہ قد، گول و خوبصورت چہرہ، بلند پیشانی اور شربتی آنکھوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ناک زیادہ خوبصورت نہیں ہوتی اور سامنے کے دانت نمایاں اور بڑے ہوتے ہیں۔ بال خواہ سیاہ ہوں یا سنہری ہلکی رنگت لئے ہوتے ہیں اور اکثر گھنگریالے ہوتے ہیں۔

پیدائش اگر ابتدائی درجات کی ہے تو مولود فربہ اندام اور بارُعب شخصیت کا مالک ہوگا اور آخری درجات میں پیدائش ہو تو نازک اندام۔

متولّدین بُرجِ حمل نہ صرف جسمانی لحاظ سے صحت مند ہوتے ہیں بلکہ ذہنی اور دماغی لحاظ سے مضبوط قوّتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ اعلیٰ پائے کے مدبّر، منتظم، خود مختار اور جنگجو ہوتے ہیں۔ یہ اپنے کاموں میں دوسروں کی مداخلت برداشت نہیں کرتے۔

یہ عام لوگوں کی نگاہوں میں تو باوقار ہوتے ہیں لیکن گھر میں ان کی اتنی عزّت نہیں کی جاتی جتنی وہ باہر اپنے لئے محسوس کرتے ہیں۔ یہ ہمدردی اور محبّت کے متلاشی رہتے ہیں اور اکثر فریب کاروں کے چکّر

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) اہلِ ایران "عید نوروز" کے موقع پر بے شمار رسومات ادا کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک رسم آپ کی دلچسپی کے لئے نذر کرتا ہوں۔ نوروز سے تقریباً دو ہفتہ پہلے لوگ طشتریوں اور دوسرے برتنوں میں گندم، مکئی، چنا خربوزہ اور تربوز وغیرہ کے بیج مٹی و کھاد وغیرہ ڈال کر ان کی آبیاری کرتے اور اُگاتے ہیں چونکہ یہ موسمِ بہار کے دن ہوتے ہیں، معمولی محنت اور دیکھ بھال سے یہ بیج اُگ آتے اور ان برتنوں میں خوب پھلتے اور بڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ پودے اکثر افرادِ خانہ کے نام پر اُگائے جاتے ہیں۔ جس فرد کے نام کا پودا نہ اُگے یا مُرجھا جائے تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سال اس کے لئے نحس ہے یا اس سال میں وہ مر جائے گا۔ نوروز سے تیرھویں روز یعنی سیزدھم کو تمام ایرانی ان پودوں والے برتنوں اور طشتریوں سمیت گھروں سے باہر نکل جاتے ہیں اور گھروں سے دُور لبِ ساحل یا کسی باغ و تفریح گاہ میں چلے جاتے ہیں جہاں وہ دن رات گزارتے ہیں اور علی الصبح گھروں کی طرف لوٹتے ہیں اسی دوران یہ پودے برتن سمیت بہتے پانی ندی یا دریا میں بہا دیئے جاتے ہیں۔ سیزدھم کو گھر میں رہنا نحس سمجھا جاتا ہے۔

نوروز کی ایک اور رسم جس کا تعلق "سیارگان" سے خاص کر ہے۔ وہ ہے "ہفت سین"، اس سے مراد سات ایسی چیزیں جن کے نام کا پہلا حرف "س" ہو۔ ایک بڑے برتن (سینی یا بڑی پلیٹ) میں (باقی اگلے صفحہ کے حاشیہ پر)

میں پھنس جاتے اور خوشامدیوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔

ہر چیز کو اپنے زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خواہ اس کے خلاف کس قدر دلائل دیئے جائیں۔ یہ فیصلہ اپنی طبع کے مطابق دیں گے۔ فطرتاً ہدایت حاصل کرنے کا رجحان رکھتے ہیں لیکن جلد باز ہونے کی وجہ سے اکثر نقصان اٹھاتے ہیں۔ اپنی جلد باز فطرت کی بدولت ہر معاملہ کی انتہاء تک فوراً پہنچنا چاہتے ہیں۔ بے باک اور صاف گو ہوتے ہیں کسی قسم کی بھی لگی لپٹی کے قائل نہیں ہوتے اسی باعث ان کے دشمنوں کی تعداد کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔

عالی حوصلہ ہوتے ہیں۔ عزت وشان کے حصول کی طلب رکھتے ہیں۔ زیادہ حکمت و ہوشیاری سے کام نہیں لیتے۔ بعض واقعات وحوادث ان کے دماغ پر زیادہ اثر ڈالتے ہیں۔

متولدین برج حمل کا تعلق اگر اعلیٰ اور بڑی سوسائٹی سے ہے تو وہ کسی بڑے منصب پر پہنچنے کے باوجود نیک طنیت، مہربان اور اونچے کردار کے مالک رہتے ہیں۔ لیکن نچلے طبقہ سے تعلق رکھنے والے متولدین برج حمل اگر کسی سبب سے اعلیٰ منصب پر پہنچ جائیں یا انہیں سردار وحکمران بننے کے مواقع نصیب ہو جائیں تو ظالم و قاہر بن جاتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) یہ "ہفت سین" رکھ دی جاتی ہیں (سیب، سرکہ اور اسی طرح کی دوسری چیزیں) اور ایک بڑی میز جس پر اشیائے خوردنی مٹھائی، چاکلیٹ وغیرہ سجادی جاتی ہے اور ایک کنارے پر "ہفت سین" کی طشتری بھی رکھ دی جاتی ہے۔ مہمان آتے ہیں مبارک باد دیتے ملتے اور پھر اپنی پسند کے مطابق مٹھائی کے ٹکڑے یا بسکٹ کھاتے اور تھوڑی دیر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ سارا دن یہی شغل آمد و رفت جاری رہتا ہے۔

یہ "ہفت سین"، جو کہ سات سیاروں سے عقیدت کا نشان ہے اس کی موجودگی ہر گھر میں ضروری سمجھی جاتی ہے۔ عام طور پر یہ سات چیزیں "ہفت سین" کی صورت میں ہر گھر میں دیکھی جاتی ہیں۔ سیب[1] سبزی[2] (ساگ کے چند پتے) سرکہ[3] سیر[4] (لہسن) سماق[5] (ایک قسم کے بیج) سرمہ[6] اور سکہ[7] (کرنسی)

'تحویل آفتاب در برج حمل کے لمحے میں عام لوگ ایک کام اور بھی کرتے ہیں اور وہ یہ کہ کسی نہایت مصفّا برتن میں پانی ڈال کر اس میں گلاب کا تازہ پھول ڈال دیا جاتا ہے اور اُسے نظر میں رکھا جاتا ہے۔ جب سورج برج حمل کے درجہ اول میں داخل ہوتا ہے تو پانی میں تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور پھول ایک لمحے کے لئے گردش میں آجاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ عاملین بڑے بڑے عمل و وظائف پڑھتے ہیں۔

ہیں اور اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقے اپنانے سے نہیں چوکتے۔ ماحول کا اثر جلد قبول کر لیتے ہیں۔

متولدین برج حمل خواہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں انہیں اپنا مستقبل بہت عزیز ہوتا ہے انہیں زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر عروج ضرور حاصل ہوتا ہے۔ معاملات محبت میں انہیں اکثر ناکامی ہوتی ہے انہیں زندگی میں ایک آدھ حادثہ ضرور پیش آتا ہے جس سے جسم کے کسی حصہ پر زخم یا خراش لازماً آتی ہے۔ خاص کر سر میں چوٹ لگنے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ انہیں آگ بھی نقصان پہنچا سکتی ہے کسی مشین سے چوٹیں آسکتی ہیں یا زندگی میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ انہیں آپریشن کرانا پڑے۔

صحت کے معاملہ میں مضبوط و توانا ہوتے ہیں آخری عمر میں کثرت کار سے دماغ متاثر ہوتا ہے ورم دماغ، سکتہ یا دردِ سر کی شکایت ہو سکتی ہے۔ بزنس اور کار روزگار کے معاملہ میں بھی یہ لوگ نہایت ذہین ہوتے ہیں انہیں روپیہ کمانے کے فن سے پوری آگاہی ہوتی ہے۔ دین لین کے معاملہ میں نہایت دیانتدار ہوتے ہیں کہ اپنا حق کسی کو کھانے دیتے ہیں اور نہ کسی کا حق کھاتے ہیں۔

جس پیشہ کو اپنائیں اس میں کامیاب رہتے ہیں اگر طب کے شعبہ کو اختیار کریں تو کامیاب معالج اور بہترین سرجن ثابت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے ان کی ایک خصوصیت جو دوسروں سے انہیں الگ کرتی ہے وہ یہ کہ یہ دوسروں کا حکم بہت کم مانتے ہیں۔ زیادہ تر اپنا منوانے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے اگر انہیں کسی پارٹی کے ساتھ کام کرنے کی بجائے تنہا کام کرنے کے مواقع دیئے جائیں جہاں ان کی حیثیت خود مختار کی سی ہو تو بہت عمدگی سے کام کرتے ہیں۔

یہ لوگ سلیقہ مند، رکھ رکھاؤ کے مالک اور نفاست پسند ہوتے ہیں۔ اپنے گھر میں بھی خوشگوار اور پُرسکون فضا قائم رکھتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ گھُل مِل جاتے ہیں اکثر اُن کے ساتھ کھیلتے ہیں تاکہ وہ ان میں زیادہ سے زیادہ اپنائیت محسوس کریں۔

محبت اور دوستی کے معاملہ میں ان کے اپنے ہم برج ان کے بہترین دوست ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ متولدین برج اسد اور متولدین برج قوس سے اچھا نباہ ہو سکتا ہے۔

رنگ:۔ ان کے لئے بہترین رنگ سُرخ، قرمزی یا گلابی ہے لیکن بیماری کی حالت میں نیلا یا بنفشی رنگ زیادہ مفید رہتا ہے۔

حجریات:۔ Amethyst (Lilac Colour) سُرخ دھاریدار عقیق، یاقوتِ احمر یا اسی قسم کا کوئی نگینہ، مریخ کی پہلی ساعت میں منگل کے روز، سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہننا چاہیے۔

حمل بچوں کی شکل وشباہت اور عادات وخصائل

حمل بچے ظاہری شکل وصورت کے لحاظ سے گول چہرے، کسی قدر چپٹی ناک، چمکتی بھُوری یا نیلی آنکھوں، لمبے دانتوں اور مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں۔ لڑکیاں معصومانہ خدوخال اور عادات وخصائل کی مالک ہوتی ہیں جبکہ لڑکے اپنے سائن (مینڈھے) کی سی عادات رکھتے ہیں اکثر کی گردن پر اپنے سائن کا نشان ♈ بھی نظر آتا ہے۔ اچھی قوتِ ارادی کے مالک لیکن طبیعت میں غصہ کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے۔ جلد باز، اچھائی اور بُرائی دونوں قسم کے ماحول کے اثرات کو جلد قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی تربیت میں اس امر کا خیال رکھتے ہوئے انہیں اچھے لڑکوں کی صحبت مہیا کریں۔ ان کی تربیت میں زیادہ تر پیار سے کام لیں۔ اگر وہ کوئی چالاکی یا چکر بازی کریں تو انہیں پیار سے سمجھائیں اور واضح کریں کہ یہ انداز اچھا نہیں ہے۔ انہیں نظم وضبط، خلوص ومحبت اور وفاداری کی تعلیم نہایت احسن انداز سے کریں۔ ان کی قوتِ حافظہ بہت تیز ہوتی ہے۔

ان کی دوستی بُرجِ اسد اور بُرجِ قوس والوں سے اچھی نبھتی ہے۔ تعلیم کے سلسلہ میں انہیں حساب کیمسٹری، بایالوجی اور نیچرل سٹڈی ایسے موضوعات سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کھیلوں کا بھی شوق ہوتا ہے اور آرٹسٹک موضوعات سے بھی دلچسپی ان کا کیریر ان کے سائن کی مانند تیز وتند اور ہنگامہ خیز ہوتا ہے۔ یہ اکثر سیاسیات میں بھی حصہ لیتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں۔

صحت کے لحاظ سے یہ قابلِ قدر صحت کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کے وہ حصے جو زیادہ حساس ہوتے ہیں وہ سر، آنکھیں اور اعصابی نظام ہے۔ انہیں بہت سادہ غذا، تازہ اور کھلی فضا اور ذہنی آزادی دینی چاہیے۔

حمل لڑکیاں بے خوف، محنت کی عادی اور وفادارانہ احساسات وجذبات کی مالک ہوتی ہیں البتہ اپنی ذات پر تنقید پسند نہیں کرتی ہیں۔

ذیل میں چند نامور تاریخی شخصیات کے نام دیئے جاتے ہیں جو پیدائش کے لحاظ سے بُرجِ حمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی سوانح حیات پر غور کریں اور اوپر کے بیان سے موازنہ کریں۔

	شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔	جہاں آرا بیگم	(دختر شاہجہاں)	۲۳ر مارچ
۲۔	حکیم کسائی	(مشہور ایرانی طبیب)	،، ،،
۳۔	رابرٹ بنسن	(کیمسٹ)	۳۱ر مارچ
۴۔	لارڈ لسٹر	(سرجن)	۵ر اپریل
۵۔	شاہ البرٹ	(شاہ بلجیم)	۸ر اپریل
۶۔	تیمور لنگ		۹ر اپریل
۷۔	سلطان مظفر شاہ ثانی		۱۰ر اپریل
۸۔	جان، جیل گڈ	(مشہور فلم ایکٹر)	۱۴ر اپریل
۹۔	سلیمان شکوہ	(دارا شکوہ کا بیٹا)	۱۵ر اپریل
۱۰۔	سر جان فرینکلن	(مشہور منقش)	۱۶ر اپریل
۱۱۔	روسیو	(مشہور فرانسیسی شاعر)	۱۶ر اپریل
۱۲۔	مولانا سمیع اللہؒ	(سر سید کے رفیقِ خاص)	۱۷ر اپریل
۱۳	ورڈزورتھ	(مشہور شاعر)	،، ،،
۱۴	محمد حکیم مرزا	(ہمایوں کا بیٹا)	۱۸ر اپریل
۱۵۔	ایڈولف ہٹلر		۲۰ر اپریل

بُرجِ ثور میں سیرِ آفتاب

اور

نومولود پر اُس کے اثرات

۲۲ اپریل سے ۲۰ مئی تک پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ ثور (SIGN: Taurus-Bull

عنصر Element خاکی Earth

خوش قسمتی کا رنگ : نیلا

" " " " : پتھر Jade سفید دودھیا

Buryl ہلکا نیلا یا سبز

" " " " : پھول Violet جامنی رنگ کا پھول (بنفشہ)

" " " " : دن ۔ جمعہ

" " " نمبر " ۶ "

حاکم سیّارہ : زہرہ

مثبت خصوصیات : قابلِ اعتماد، محتاط (ہر حالت میں) محبت کرنے والا

منفی " : سرکش، مطلب پرست، لالچی، شیخی خورہ

بُرجِ ثور میں آفتاب کی تحویل ۲۲ اپریل سے شروع ہو جاتی ہے لیکن اس سے پہلے بُرج، بُرجِ حمل کے اثرات ابھی باقی ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ بُرجِ حمل کا نقطۂ اتّصال اس پر سایہ فگن ہوتا ہے ۔ ۲۸ اپریل تک اس بُرج میں پوری قوت آجاتی ہے اور وہ اپنے اثرات پوری طرح ظاہر کرنے لگتا ہے اور ۲۰ مئی تک

اپنی پوری قوت سے اثر انداز رہتا ہے پھر آہستہ آہستہ اس کی قوت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ بُرجِ جوزا میں تحویل کا آغاز ہو جاتا ہے۔

بُرجِ ثور کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے میانہ قد مائل بہ فرازی، قوی الاعضا، مضبوط بھاری بھرکم بدن کے مالک ہوتے ہیں۔ بھرا ہوا چہرہ کشادہ و فراخ پیشانی پُرکشش آنکھیں، لمبی اور جھکی ہوئی ناک[1]، چھوٹے لیکن بھرے ہوئے ہاتھ پاؤں۔

بُرجِ ثور کے مالک مستقل مزاج، مقتدر اور بالادست ہوتے ہیں۔ ان کے ارادہ کی پختگی کا اندازہ اس سے کر سکتے ہیں کہ انہیں ضدی سمجھا جاتا ہے۔ قوتِ حافظہ بلا کی رکھتے ہیں۔ تفریحات کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ اپنے رکھ رکھاؤ اور طور و اطوار سے اعلیٰ حیثیت کے مالک ہوتے اور رئیس سمجھے جاتے ہیں اس کے باوصف کہ اتنے دولت مند نہیں ہوتے انہیں میزبانی کا بڑا شوق ہوتا ہے احباب اور ملنے والوں کی بہت ضیافت کرتے اور اس سے یک گونہ راحت محسوس کرتے ہیں۔

ان میں ایک بڑے لیڈر اور راہنما کی خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ عوام میں جذبۂ فدائیت ابھارنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ان میں محبت اور مہر کا جذبہ بہت زیادہ ہوتا ہے اسی قدر لڑائی جھگڑے میں استقلال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے میں یہ اکثر اپنے دشمن کو للکار کر مارتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات مار کھا جاتے ہیں۔

انہیں فریب و دغا بازی سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ بددیانتی یا دوغلی پالیسی کے ازحد مخالف ہوتے ہیں۔ بزنس میں بہت ترقی کرتے ہیں اور اپنی بہترین صلاحیتیں اور توانائیاں اس لائن میں صرف کر دیتے ہیں۔ گرد و پیش کے حالات سے پوری طرح باخبر رہتے ہیں اپنے ماحول کے حالات انہیں متاثر بھی کرتے ہیں حالات نامساعد ہوں تو ان میں تُنک مزاجی اور زود رنجی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

فنونِ لطیفہ اور ادبیاتِ عالیہ سے گہرا شغف رکھتے ہیں خود دلچسپی لیں تو اعلیٰ پایہ کے مصوّر، آرٹسٹ

---

[1] اگر مولود کے سر کے بال کالے اور گھنگریالے ہوں تو ضروری نہیں کہ ناک لمبی ہو۔ ایسی صورت میں ناک اوپر کو اٹھی ہوئی اور بڑی ہوتی ہے۔

اور موسیقار بن جاتے ہیں۔ شعر و ادب سے لگاؤ رکھیں تو اچھے ادیب و شاعر بننے کی راہیں بھی ان کے لئے کھلی ہوتی ہیں۔

یہ بہترین اور وفادار دوست ہوتے ہیں۔ محبت کے معاملہ میں جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں جس کا بعد میں احساس کر کے پچھتاتے ہیں اکثر پہلی محبت میں ناکام رہتے ہیں۔ اُن کی دوسری کمزوری روپیہ پیسہ کو بے تحاشا خرچ کرنا ہے۔

متولدین برجِ ثور میں ایک بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ ان میں غرور و تکبّر کا شائبہ تک نہیں ہوتا اس کے علاوہ وہ عملی ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر دیتے ہیں اور جب کسی معاملے میں اپنا فیصلہ دے دیں تو انہیں یہ فیصلہ بدلنے پر کوئی طاقت مجبور نہیں کر سکتی یعنی اُن کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔

محبت اور دوستی کے معاملہ میں یہ لوگ بہت سنجیدہ ہوتے ہیں اگرچہ ان کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ یہ "دل پھینک" ہوتے ہیں بایں ہمہ جب یہ کسی کو پسند کر لیں تو اُسے حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری قوّت صرف کر دیتے ہیں اور ہر رکاوٹ پھاند جاتے ہیں۔ انہیں اپنی محبت کے اظہار میں کسی قسم کی جھجک نہیں ہوتی اپنے جذبات کا اظہار برملا کر دیتے ہیں۔ ان کا انتخاب ہمیشہ لاجواب ہوتا ہے اور جب کسی کو منتخب کر لیں تو پھر کسی دوسری جانب نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اِن کی ازدواجی زندگی بھی بہت کامیاب رہتی ہے البتہ یہ اپنے شریکِ حیات کے بارے میں بڑے حسّاس ہوتے ہیں کوئی دلی خلش بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

صحت کے معاملہ میں بالعموم و بظاہر توانا اور صحت مند ہوتے ہیں۔ عام طور پر حلق، ناک اور پھیپھڑوں کی تکلیفیں اور بیماریاں ہو سکتی ہیں اِس لئے کہ ان کے جسم میں یہ حصے زیادہ حسّاس و نازک ہوتے ہیں۔ دردِ گلو، گلے کی خراش اور سوزش، خنّاق اور نزلہ زکام اِن کی خاص بیماریاں ہیں۔ انہیں بغیر کسی ظاہری سبب کے دل کے دورے سکتہ اور بے ہوشی کا عارضہ ہو سکتا ہے۔

محبت اور دوستی کے معاملہ میں ان کی دیرپا دوستی برجِ سنبلہ میزان یا دلو والوں سے ہو سکتی ہے یا اپنے ہم برج ان کے بہترین دوست بن سکتے ہیں۔ انہیں شادی کے لئے خود فیصلہ اور چناؤ کرنا چاہیئے ان کے لئے بہترین رفیقِ حیات اپنی ہم برج ہی ہو سکتی ہے اس کے علاوہ برجِ عقرب کے زیرِ اثر پیدا

ہونے والی عورت سے بھی نباہ ہو سکتا ہے۔

رنگ : انہیں نیلا رنگ موزوں رہتا ہے۔ انہیں سُرخ رنگ کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیئے اِس لئے کہ یہ رنگ ان کے لئے جذباتی اشتعال پیدا کرتا ہے۔

جواہرات : ہیں سے اِن کے لئے زمرد یا کوئی نیلگوں پتّھر سود مند رہتا ہے۔ تانبے یا چاندی کی انگوٹھی میں جمعہ کے روز زہرہ کی ساعت میں پہننا چاہیئے۔

ثور بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل۔

ثور بچے بہت حسین ہوتے ہیں خواہ موٹے ہوں خواہ دُبلے پتلے مضبوط کندھوں چھوٹی گردن اور چوڑی پیشانی کے مالک ہوتے ہیں۔ ہونٹ قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ آنکھیں بڑی اور خمار آلود، پاؤں اور ٹانگیں چھوٹی مگر ہاتھ لمبے دانت جڑواں اور خوبصورت۔ بعض بچوں کے چہرے یا گردن پر ایک مسّہ بھی ہوتا ہے جو حُسن کو مزید نکھارتا ہے۔ ثور لڑکی بہت حسین اور خوبصورت ہوتی ہے۔

ثور بچے مخصوص عادات و خصائل کے مالک ہوتے ہیں۔ کم گفتار، صابر، جرأت پسند اور فرمانبردار۔ انہیں غصہ نہیں آتا لیکن اگر آجائے تو بہت شدّت سے آتا ہے۔ کھیل کود اور تفریحات کو پسند کرتے ہیں۔

ان کی تربیت میں اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ یہ ماحول کے اثرات بہت زیادہ جلدی سے قبول کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے ان پر نگرانی بھی رکھی جائے اور انہیں آزاد بھی رکھا جائے۔ انہیں یہ احساس نہ ہونے دیا جائے کہ وہ کسی نگرانی یا جکڑ بندی میں ہیں۔ یہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں ان کی دلچسپی سائنس، بائیولوجی، ڈرائنگ اور ریاضی، عام طور پر آرٹسٹک ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ باغبانی سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ملازمت سے زیادہ کاروبار میں کامیاب رہتے ہیں خاص کر جدی پشتی بزنس میں حصّہ لیں تو اسے بامِ عروج پر پہنچا دیتے ہیں۔

ثور لڑکیاں تعلیم میں بھی دلچسپی لیتی ہیں لیکن ان کا رجحان زیادہ تر امورِ خانہ داری سے ہوتا ہے۔ رقص اور موسیقی سے بھی لگاؤ رکھتی ہیں اور صحافت کے پیشہ میں آئیں تو کامیاب رہتی ہیں۔

اب ہم ذیل میں چند نامور تاریخی شخصیات کے نام دیتے ہیں جو پیدائش کے لحاظ سے برجِ ثور

سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی سوانح حیات پر غور کریں اور اوپر کے بیان سے موازنہ کریں۔

	شخصیت	تاریخ پیدائش
۱۔	ایمانوئیل کینٹ (مشہور فلاسفر)	۲۲ر اپریل
۲۔	اکبر شاہ ثانی	۲۳ر اپریل
۳۔	ولیم شیکسپیر	۲۳ر اپریل
۴۔	جیمس انتھونی فراوڈ	۲۳ر اپریل
۵۔	سر سٹیفورڈ کرپس	۲۴ر اپریل
۶۔	سر تھامس بیچم (مہتمم)	۲۹ر اپریل
۷۔	ہیڈن (مشہور شاعر)	۲۹ر اپریل
۸۔	ڈیوک ولنگٹن	یکم مئی
۹۔	حضرت سید احمد شہیدؒ بریلوی	یکم مئی
۱۰۔	شیواجی مرہٹہ	یکم مئی
۱۱۔	تھامس ہکسلے (مشہور سائنس دان)	یکم مئی
۱۲۔	رابرٹ براؤننگ (مشہور شاعر)	۷ر مئی
۱۳۔	ٹرومین (صدر امریکہ)	۸ر مئی
۱۴۔	سر جیمس بری (مشہور مصنف)	۹ر مئی
۱۵۔	الفانسے ڈوڈے	۱۲ر مئی

بُرجِ جوزا میں سیرِ آفتاب

اور نومولود پر اُس کے اثرات

۲۱ر مئی سے ۲۱ر جون تک پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ جوزا — SIGN: Gemini-Twins

عنصر: بادی — Element Air

خوش قسمتی کا رنگ: پیلا (زرد) Yellow

〃 〃 〃 پھول: سوسن کا سفید پھول (Lily of the valley)

〃 〃 〃 پتھر: پکھراج Topaz کوئی ہلکا سبز زردی مائل Peridot

〃 〃 〃 دن: بدھ (Wednesday)

〃 〃 〃 نمبر: "۵"

حاکم سیارہ: عطارد

مثبت خصوصیات:۔ دلچسپ، فیاض، زندہ دل، بزلہ سنج،

منفی 〃 :۔ چلبلا، متلون مزاج، باتونی، زود فہم، احمق۔

کی قوت عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی قوت میں انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ بُرجِ سرطان میں تحویلِ آفتاب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

متولدینِ بُرجِ جوزا دراز قد، لمبا اور تنگ چہرہ، سیاہ چمکدار آنکھیں اور گندمی رنگت لئے ہوتے ہیں۔

بُرجِ جوزا میں تحویلِ آفتاب ۲۱ مئی سے شروع ہو جاتی ہے لیکن اس سے پہلے بُرج، بُرجِ ثور کا نقطۂ اتصال ابھی اس پر سایہ فگن ہوتا ہے اس لئے اس بُرج کے اثرات پوری طرح ظاہر نہیں ہوتے ۲۷ مئی تک اس بُرج کے اثرات پوری طرح ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ۲۱ر جون تک اس

بال سیدھے ہوتے ہیں۔ گھنگھریالے نہیں ہوتے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں لمبی کندھے کشادہ اور بدن پتلا ہوتا ہے یہ لوگ ذہین وفطین روشن دماغ، شیریں سخن، کم گو اور سلیم الطبع ہوتے ہیں۔ ارادے کے پکے نہیں ہوتے ان کے مزاج میں دُھراپن پایا جاتا ہے۔ فطرت کی اس دورنگی کو بہتر رُخ دینے کے لئے انہیں حکمت عملی (Diplomacy) سے کام لینا پڑتا ہے اور ایک ڈپلومیٹ کو سمجھنا آسان نہیں ہوتا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ایک (Gemini) کے مزاج کو سمجھنا سخت مشکل ہوتا ہے۔

ان کی زندگی پرت در پرت ہوتی ہے۔ اپنی دُھری شخصیت کی بنا پر آپ دیکھیں گے کہ ابھی خوش وخرم ہیں ہشاش بشاش نظر آ رہے ہیں اور ابھی ایسا دکھائی دے رہا ہے کہ کبھی مسرت انہیں چھو کر نہیں گزری بہت ہی سوگوار ہیں۔ ابھی سخت جلالی کیفیت میں ہر ایک پر گرج برس رہے تھے اور ابھی خوشگوار موڈ میں آ کر گھر والوں اور احباب کو حیران وسرگرداں چھوڑ دیا ہے۔

ان کا حاکم سیارہ (Mercury) عطارد ہے جسے عرف عام میں "پارہ" کہتے ہیں۔ جس طرح پارے میں تھرتھراہٹ ہوتی ہے اور اس کو کسی طرح قرار نہیں ہوتا اسی طرح اس سٹار کے مالک عام انسان کی سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔

معاشرتی میدان میں اعلیٰ حیثیت کے حصول میں انہیں اکثر ناکامی حاصل ہوتی ہے اس لئے یہ از خود اپنی ایک حیثیت سے بیزار ہو کر دوسری طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ان کے قول وفعل میں بہت کم مطابقت پائی جاتی ہے۔ تیز فہم، ہوشیار اور نکتہ رس ہونے کے باوصف نہ تو وفادار اور صداقت شعار ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی مستقل مزاج ثابت ہوتے ہیں۔

عملی میدان میں باعمل اور محنتی ہوتے ہیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں حصہ لیتے ہیں اور اکثر کامیاب رہتے اور نہایت عمدگی سے اپنے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

ان میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ جس جوش ولگن سے کسی کام کا آغاز کرتے ہیں اس میں بہت جلد کمی آ جاتی ہے اور یہ اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتے ہیں۔

ان کا تعلق زیادہ تر علم ودانش سے ہوتا ہے تعلیم کے دوران صفِ اوّل کے طالب علم اور ہونہار شاگرد سمجھے جاتے ہیں۔ شگفتہ مزاج، بذلہ سنج ہوتے ہیں۔ حقیقت پسند، پُرعزم اور کشادہ دل ہونے کی وجہ سے تصوراتی ہیولوں کے پیچھے نہیں بھاگتے۔ زندگی کا ایک ٹارگٹ مقرر کر لیتے ہیں۔ پھر اپنی منزل کی جانب جادہ پیما ہو جاتے ہیں۔

علم کی دنیا میں ایک اچھا مقام رکھتے ہیں، نہایت اعلیٰ پائے کے مقرر ہوتے ہیں۔ کسی بھی موضوع پر خواہ اس پر اُن کا مطالعہ کم ہی کیوں نہ ہو، گھنٹوں ایک سلجھے انداز سے بول لیتے ہیں۔ انہیں مجلسی اور ہنگامہ خیز زندگی سے زیادہ پیار ہوتا ہے یہ تنوع پسند ہوتے ہیں۔ (Gemini) عورت کو "کچن" کی فضا پسند نہیں ہوتی گھر کو تو بنا سنوار کر رکھتی اور اُسے آراستہ پیراستہ کرتی رہتی ہیں۔ لیکن چولھا چکّی سے کوئی دلچسپی نہیں لیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اکثر ان کی گھریلو زندگی خوشگوار نہیں ہوتی۔

محبت اور دوستی کے معاملہ میں ان کی تمنا تو ہوتی ہے کہ کوئی ان سے ٹوٹ کر محبت کرے لیکن خود آزادی پسند ہونے کے سبب کسی کو مکمل چاہت نہیں دے سکتے اس لئے ان کے اکثر رومان راستے میں دم توڑ دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات شادی کے بعد انہیں الگ زندگی گزارنے کے واقعات پیش آ جاتے ہیں۔ اگر ان کا جیون ساتھی ان کے مزاج کو سمجھ کر کوآپریشن کر لینے والا ہو تو پھر اچھی نبھ جاتی ہے۔ ان کی دیرپا دوستی یا جوڑ برج دلو یا میزان سے ہو سکتی ہے۔

ان کے لئے موزوں رنگ، جو ان کی شخصیت کو نمایاں کرتا اور نکھارتا ہے۔ وہ پیلا رنگ ہے لیکن عام طور پر جوزا خواتین قدرتی رنگ پسند کرتی دیکھی گئی ہیں۔

حجریات :- ان کے لئے پکھراج یا کوئی ہلکا سبز زردی مائل پتھر موزوں رہتا ہے۔ بدھ کے روز عطارد کی پہلی ساعت میں چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔

جوزا بچوں کی شکل وشباہت اور عادات وخصائل :-

اس سائن کا سمبل" دو جڑواں بچے" ہے جو شخصیت کے دہرا پن کو ظاہر کرتا ہے۔ ظاہری شکل وصورت کے لحاظ سے سادہ نقوش کے مالک لیکن حسین ہوتے ہیں۔ لمبا قد، پتلا بدن اور حسین چہرہ آنکھیں بڑی لیکن مضطرب، ہاتھ پاؤں کی انگلیاں لمبی، پُرگوشت اور خوبصورت ہوتی ہیں۔

یہ ابتدائے عمر سے نچلے نہیں بیٹھتے ہر وقت رونا دھونا اور بے سکونی کا اظہار کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ تھوڑے سیانے ہو جائیں تو پھر بھی ہر قسم کی جکڑ بندیوں سے آزاد لیکن ہر قسم کے اثرات کو قبول کرنے والے، جب یہ زیادہ بے سکونی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور شور شرابا کرتے ہیں تو انہیں خود نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ بے چینی

کے مظاہرے کے نتیجے میں بعض اوقات تشنج کے دورے پڑنے لگتے اور زیادہ شور شرابے کے نتیجے میں بخار ہو جاتا ہے ۔ ان کی تربیت میں بڑی احتیاط اور سمجھ بوجھ سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

وقت کو ضائع کرنا، کسی کی بات نہ ماننا اور دوسروں سے بڑی عادتیں اپنا لینا ان کا شیوہ ہوتا ہے. انہیں اچھی عادات اختیار کرنے کا موقع دیں ۔ سمجھانے بجھانے میں بڑی حکمتِ عملی سے کام لیں ۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی باز پرس انہیں مشتعل کر دے ۔

انہیں بہت زیادہ مطالعہ، بے وقت کھیل کود سے احسن انداز سے منع کریں انہیں اچھا اخلاق، بھائی چارہ اور بُردباری کی تعلیم دیتے رہیں انہیں بالغ ہونے کے بعد بھی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ غلط سوسائٹی اور برے ماحول سے حتی الامکان دور رکھیں ۔ لڑائی جھگڑے سے بچائیں ۔ تعلیم کے میدان میں ان کے لئے بہترین ہسٹری جغرافیہ اور ریاضی مضامین ہیں ۔ ویسے یہ جس بھی شعبہ میں جائیں اپنی ذہانت سے اس میں کامیاب رہتے ہیں ۔

برجِ جوزا سے تعلق رکھنے والا لڑکی ہو یا لڑکا تعلیم کے میدان میں ہمیشہ دوسروں سے سبقت لے جاتے ہیں ۔ لڑکی کو بھول کر بھی امورِ خانہ داری (Domestic Science) کا مضمون لے کر نہ دیں ۔ اسی کی صوابدید پر چھوڑ دیں ۔

جوزا لڑکا ہو یا لڑکی بہترین صحافی، بلند پایہ شاعر یا بڑا مصنّف بننے کی صلاحیتوں سے مالا مال ہوتے ہیں ۔

چند معروف و مشہور ہستیاں جو برجِ جوزا سے تعلق رکھتی تھیں ۔

	شخصیت		تاریخ پیدائش
۱ ۔	سر آرتھر کانن ڈائیل	(مشہور مصنّف)	۲۲ رمئی
۲ ۔	سینٹ لوئیس آف فرانس		۲۳ رمئی
۳ ۔	تھامس ہُڈ	(مشہور شاعر	" "
۴ ۔	ملکہ وکٹوریہ	(انگلستان)	۲۴ رمئی
۵ ۔	ملکہ میری	(")	۲۶ رمئی
۶ ۔	تھامس مُور	(مشہور شاعر)	۲۸ رمئی
۷ ۔	سلطان محمد شاہ تغلق		۳ رجون
۸ ۔	شاہ جارج پنجم		۳ رجون
۹ ۔	جارج سوم		۴ رجون

بُرجِ سرطان میں سیرِ آفتاب

اور نومولود پر اُس کے اثرات

۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی تک، پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ سرطان	SIGN: Cancer - Crab
عنصر : آبی	Element Water
خوش قسمتی کا رنگ : ہلکا نیلا	Ice Blue
" " پتھر : موتی	Pearl
حجر القمر	Moon Stone
یا کوئی سفید رنگ کا پتھر	
خوش قسمتی کا پھول :	Anemone
" " " دن : سوموار	Monday
" " " نمبر : "۷"	
حاکم سیارہ : قمر :	Moon

مثبت خصوصیات : وفادار، قابلِ اعتماد، شفیق، ہمدرد، فراخ دل، شرمیلا، حسّاس ۔
منفی " : متلوّن مزاج، حاسد، قابض (دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ جمانے والا)

بُرجِ سرطان میں آفتاب کی تحویل ۲۲ رجون سے شروع ہو جاتی ہے لیکن سات روز تک بُرجِ جوزا کا نقطۂ اتصال سایہ فگن رہتا ہے ۔ اس لئے اس بُرج میں پوری قوت نہیں آتی ۔ ۲۸ رجون کے بعد بُرجِ سرطان میں پوری قوت آجاتی ہے یہاں تک کہ ۲۳ رجولائی کو یہ قوت نقطۂ عروج پر ہوتی ہے ۔ اس کے بعد چونکہ آفتاب کی تحویل بُرجِ اسد میں ہو جاتی ہے اس لئے برجِ سرطان کی قوت میں زوال شروع

ہوجاتا ہے۔

متولدین برجِ سرطان ظاہری شباہت کے لحاظ سے میانہ قد مائل بہ فرازی پُرگوشت بدن بالائی حصۂ بدن، زیریں حصۂ بدن سے بڑا۔ بدن کا رنگ سفید زردی مائل، ہاتھ پاؤں چھوٹے لیکن بھرے بھرے ہوتے ہیں۔ آنکھیں شربتی، ناک چھوٹی، پیشانی کشادہ اور بال ہلکے بھورے یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔

متولدین برجِ سرطان میں روحانیت اور پاکیزہ لطیف احساسات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ شریف النفس ہوتے ہیں۔ انہیں گھر سے پیار ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی دور دراز ممالک کی سیر و سیاحت کا بھی شوق ہوتا ہے۔ گھر بناتے ہیں لیکن اس کی خبر گیری سے غافل ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کی گھریلو زندگی پریشانیوں سے پُر ہوتی ہے۔ اکثر مالی پریشانیوں کا بھی شکار دیکھے گئے ہیں۔ اوائل عمری میں زندگی کو کسی ڈھب پر لانے کے لئے انہیں بڑی سخت جدوجہد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ محنتِ شاقہ سے اکثر زندگی کو کامیابی کو کامیابی کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔

کاروبار کرتے ہیں۔ اس میں کامیابی بھی حاصل کر لیتے ہیں لیکن اس کامیابی و ترقی کے باوجود اپنی توجہ دوسری جانب مبذول کر لیتے ہیں۔ اگر دولت ہاتھ آجائے تو پھر اُسے جانے نہیں دیتے۔ اس میں اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ عمدہ منصوبہ ساز ہونے کی وجہ سے انہیں ایسی کامیابیاں اور بلند مناصب حاصل ہوتے ہیں کہ دوسروں کے لئے وجہ رشک بن جاتے ہیں۔

یہ دوسروں کے لئے بھی بہترین منصوبے بناتے ہیں اور نہایت عمدہ انداز میں فلاح و بہبودِ عامہ کے کام کرتے رہتے ہیں۔ اس کے باوجود لوگوں کی تنقید اور نکتہ چینیوں کا شکار ہوتے ہیں پھر یہ حالت انہیں دل شکستہ کر دیتی ہے اور ان کے مزاج میں تلخی اور بدمزاجی پیدا ہو جاتی ہے۔

باہر کی دنیا میں شہرت و ناموری حاصل کرنے کے باوجود زیادہ تر انہیں گھر میں پریشان ہی پایا گیا ہے متولدینِ برجِ سرطان میں شاذ و نادر ہی کوئی گھریلو زندگی میں خوش دیکھا گیا ہے۔

نرم مزاج اور فراخدل ہوتے ہیں۔ احباب اور اہلِ خانہ کے لئے ان میں بہت زیادہ اخلاص ہوتا ہے۔ شرمیلے ہوتے ہیں اس لئے جب صنفِ مخالف سے پیار کرتے ہیں تو اس کا برملا اظہار نہیں کر پاتے چپکے چپکے محبت کرتے اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ فریقِ ثانی اظہارِ محبت میں پہل کرے اور جب

اچھا رسپانس نہیں ملتا تو بجھ جاتے ہیں۔ ذہنی لحاظ سے جدت پسندی کے قائل نہیں ہوتے۔ قدامت پرست ہوتے ہیں۔

ان کی قوتِ حافظہ بلا کی تیز ہوتی ہے اتنی کہ انہیں اپنے بچپن کی باتیں بھی یاد ہوتی ہیں گہری سوچ و بچار کے مالک ہوتے ہیں لیکن ہیجانی کیفیت کا بھی شکار رہتے ہیں۔ انہیں روحانیات، سری علوم، موسیقی، مصوری، مذہبیات اور اسی قسم کے دوسرے علوم سے گہرا شغف ہوتا ہے۔

ارادے کے اٹل اور دُھن کے پکے ہوتے ہیں۔ کینہ اور بغض نام کی کوئی چیز ان میں نہیں پائی جاتی۔ انہیں دریاؤں، جھیلوں، سمندری دنیا اور ان کے مناظر سے بڑا پیار ہوتا ہے۔ معاش اور روزگار کے لئے بحری جہازوں اور ساحلوں پر کام کرنے کو دوسرے کاموں پر ترجیح دیتے ہیں۔

مہمان نواز، بچوں سے پیار کرنے والے اور ان کی ضروریاتِ زندگی کا خاص خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جسے بحیثیت محبوب یا رفیقِ زندگی کی حیثیت سے چُن لیں اُسے ٹوٹ کر چاہتے ہیں اور یہ نہیں چاہتے ہیں ~~~~~ کہ ان کا محبوب ان سے بے وفائی کرے، وہ اُسے قطعاً اپنی ذاتی ملکیت سمجھنے لگتے ہیں۔

خاص مابہ الامتیاز ان کی صفت "ممتا" ہے۔ سرطانی مرد ہو یا عورت ممتا کے جذبات اس میں کُوٹ کُوٹ کر بھرے ہوتے ہیں (انہیں اپنے خاندان اور خاندانی روایات سے بہت محبت ہوتی ہے۔ خاص کر سرطانی افراد اپنی ماں سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ مرتے دم تک اُسے فراموش نہیں کر سکتے۔)

یہ کفایت شعار ہوتے ہیں اور فضول خرچی کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ضرورت مندوں اور مجبوروں کے لئے ان کے دروازے ہمیشہ کھُلے رہتے ہیں۔ ان کی مدد کر کے انہیں روحانی لذت اور سکون کی دولت ملتی ہے۔

(انہیں قدرت کی جانب سے ایک ایسی وجدانی قوت حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ احباب اور ملنے والوں کی باطنی کیفیات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ ملاقاتی کس قسم کی فطرت کا مالک ہے اور اس کی اس ملاقات کی غرض و غایت کیا ہے پھر اسی روشنی میں یہ اس سے اپنے آئندہ تعلقات کے قیام یا خاتمے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اگرچہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انہیں کسی غلط آدمی سے بھی تعلقات منقطع کرنے کا شدید دُکھ ہوتا ہے۔)

سرطان خاتون

ایسے مرد کو پسند کرتی ہے جس میں خلوص ہو اور اُسے اپنی چاہت و محبت کا یقین دلا سکے۔ اسے ہرجائی مردوں سے شدید نفرت ہوتی ہے۔ یہ اس لئے کہ ایک سرطانی عورت اپنے مرد کی وفادار ہوتی ہے۔ اس کی محبت ٹھوس ہوتی ہے وہ جہاں خود صحیح معنوں میں اپنے مرد کی خدمت گزار ہوتی ہے۔ وہیں اپنے مرد کے بارے میں ہمیشہ محتاط رہتی ہے۔

رنگ :۔ سرطان برج کے مالک کے لئے بہترین رنگ سفید رنگ ہے۔ اس کے علاوہ ہلکے نیلے رنگ اور ہلکے سبز رنگ بھی موزوں رہتے ہیں۔

حجریات :۔ ہیرا، موتی اور زبرجد اس سائین کے لئے مفید رہتے ہیں۔ پیر، سوموار کے دن چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر ساعت قمر میں پہننی چاہئے۔

سرطان بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

شکل و شباہت کے لحاظ سے سرطانی بچے چھوٹی ناک، جھکی مگر قدرے فراخ پیشانی، چھدرے دانت اور نرم و لچکدار کھال کے مالک ہوتے ہیں۔ ایک اور نمایاں خصوصیت جو نہایت غور سے دیکھنے پر ظاہر ہوتی ہے۔ وہ ان کی ایک آنکھ دوسری سے قدرے بڑی ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ فرق اتنا نمایاں نہیں ہوتا جس سے بدصورتی کا احساس پیدا ہو پھر بھی بنظرِ غائر اس فرق کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

یہ بچے بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں اس لئے ان کی پرورش میں اس امر کو خاص کر ملحوظ رکھا جائے۔ یہ معمولی باتوں کا بھی زیادہ اثر لیتے ہیں۔

دوسری یہ بات کہ یہ بلاوجہ ضد کرتے اور بے مقصد حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان خامیوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کی عزت کرنا اور ان کا وفادار رہنا، بردباری اور باشعور ہونا ان کی خصوصیات بھی ہیں۔

ان کی دوستی برجِ حوت یا پھر برجِ عقرب کے بچوں سے خوب نبھتی ہے لیکن برجِ حمل یا میزان والوں سے انہیں دوستی راس نہیں آتی۔

سرطانی بچے تعلیم میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے تاہم پیار سے انہیں تعلیم کی جانب رغبت دلائی جائے تو یہ پڑھنے کی جانب توجہ دینے لگتے ہیں۔ مضامین میں انہیں فزکس کیمسٹری تاریخ و جغرافیہ سے اور لڑکیوں کو حفظانِ صحت اور امورِ خانہ داری سے دلچسپی ہو سکتی ہے۔

پیشہ کے لحاظ سے سرطانی لڑکوں کو امپورٹ ایکسپورٹ یا نیوی میں ملازمت موزوں رہتی ہے سرطانی لڑکیاں کسی بھی پیشے کو اپنانا پسند نہیں کریں اس کے بجائے انہیں گھر بنانے اور بچوں کو سنبھالنے کی تمنا ہوتی ہے یا پھر اُن کے لئے نرسنگ یا ڈسپنسنگ بہترین پیشے ہو سکتے ہیں۔

صحت کے معاملے میں سرطانی افراد کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کا معدہ مرض کے قبول کرنے کی زیادہ استعداد رکھتا ہے۔ بدہضمی، اسہال کے علاوہ استسقاء اور اندرونی ورم بھی انہیں ہو سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل تاریخی شخصیات کا تعلق برجِ سرطان سے ہے۔ ان کی زندگیوں کے حالات کا مطالعہ کریں اور محولا بالا بیان سے اُن کا موازنہ کریں۔

	شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔	رائیڈر ہیگرڈ	(مشہور مصنف)	۲۲ر جون
	شخصیت		تاریخ پیدائش
۲۔	لارڈ لوئی مونٹ بیٹن		۲۵ر جون
۳۔	جیمس اوّل	(شاہ انگلستان)	۲۸ر جون
۴۔	مظفر شاہ اوّل	(والیٔ گجرات)	۳۰ر جون
۵۔	چارلس لوٹن	(مشہور ایکٹر)	یکم جولائی
۶۔	نیتھنل ہاتھورن	(مشہور مصنف)	۴ر جولائی
۷۔	جان کالون	(مشہور مذہبی مبلغ)	۱۰ر جولائی
۸۔	جان کوئنسی ایڈمس	(صدر امریکہ)	۱۱ر جولائی
۹۔	شاہ اسماعیل صفوی	(شہنشاہ ایران)	۱۷ر جولائی
۱۰۔	خواجہ ناظم الدین	(وزیرِ اعظم پاکستان)	۱۹ر جولائی
۱۱۔	سلطان ترکی محمود ثانی		۲۰ر جولائی

بُرجِ اسد میں سیرِ آفتاب

اور نومود پر اس کے اثرات

۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست تک پیدا ہونے والوں کے لئے

[illegible]

بُرجِ اسد SIGN: Leo - Lion

عنصر Element آتشی Fire

خوش قسمتی کا رنگ: گلنار ۔ قرمزی Scarlet

〃 〃 پتھر: یاقوت/لعل Ruby حجر الشمس Sunstone

〃 〃 پھول: گل سُرخ Rose Peony

〃 〃 دن : اتوار Sunday

〃 〃 نمبر : ایک One

حاکم سیارہ : شمس - Sun

مثبت خصوصیات : خوددار، غیرت مند، جوشیلا، اولوالعزم، مقناطیسی کشش کا مالک۔

منفی 〃 : مغرور و متکبّر، جابر، بے صبرا، جلد آپے سے باہر ہو جانے والا۔

بُرجِ اسد میں تحویلِ آفتاب ۲۴ جولائی سے شروع ہو جاتی ہے لیکن اس سے پہلے بُرج، برجِ سرطان کے اثرات ابھی باقی ہوتے ہیں اس لئے اِس بُرج میں پوری قوّت ۳۱ جولائی سے شروع ہوتی ہے اور پھر اس بُرج کی قوّت میں اضافہ ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ ۲۳ اگست کو اس کی قوت نقطۂ عروج پر ہوتی ہے۔ پھر اس کی قوّت میں زوال آنے لگتا ہے اور اس کے بعد آنے والے بُرج بُرجِ سنبلہ کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں کیونکہ آفتاب کی تحویل اس بُرج میں شروع ہو جاتی ہے۔

بُرجِ اسد یا Leo منطقۃ البروج کا پانچواں اور ایک ایسا بُرج یا Sign ہے جس کا حاکم، آسمانی دنیا کا شہنشاہ آفتاب، عالمتاب ہے۔

متولّدین بُرجِ اسد، دراز قد، خوبصورت، بھرے بھرے نقوش، سُرخی مائل حسین آنکھیں، سنہرے یا سیاہ بال اور باوقار چال کے مالک ہوتے ہیں۔

یہ لوگ حاکمانہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ حکم چلانا جانتے ہیں ماننے کسی کی بھی نہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ ان کے احکامات دوسرے لوگ بلاچون وچرا تسلیم کر لیتے ہیں۔ بالعموم خود مختار ہوتے ہیں کسی کے زیرِ اثر رہنا پسند نہیں کرتے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں پریشانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے تو انسان کامیاب ہوتا ہے۔ زندگی کو صحیح معنوں میں سمجھتے ہیں۔

دور اندیش، بلند حوصلہ، دوسروں کا احترام کرنے والے لیکن اپنے مقام سے گر کر بات کرنا اپنی آن کے خلاف سمجھتے ہیں۔ خواہ اس میں ان کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو جائے یہ اپنے وقار کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ اپنی بات کے دھنی ہوتے ہیں۔

عمدہ قوت بیان کے مالک اور ایک راہنما کی شان رکھنے والے یہ نہ صرف حکم چلانا جانتے ہیں بلکہ حکم منوانے اور اپنی عزت کرانے کے طور طریقوں سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود فراخ دل اور بہت بڑی قوتِ برداشت کے مالک بھی ہوتے ہیں۔

یہ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈالتے لیکن کسی دوسرے کو اپنے حقوق غصب کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ یہ نہ تو خود بددیانت ہوتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کو بددیانتی کرنے دیتے ہیں۔

نمود و نمائش کے دلدادہ، موسیقی اور تفریحات کو پسند کرنے والے محبت کرنے والے اور خود محبت کے متلاشی (یہ چاہتے ہیں کہ ان سے محبت کی جائے)

(دوسروں کے معاملات میں دخل نہیں دیتے لیکن کسی دوسرے کو اپنے معاملات میں دخل دینے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ ایک بڑا لیڈر بننے کی مکمل صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں)

بے غرض اور بے لوث محبّت کرنے والے محبّت اور رومانس میں بہت گہرائی تک جانے والے وجیہہ، عاقل، فراخ دل راست باز اور حسّاس ہوتے ہیں۔ انہیں فراڈ اور دھوکے سے شدید نفرت ہوتی ہے۔ اچھے لوگوں کے حق میں شفیق و مہربان اور بڑوں کے معاملے میں قہرمان۔ انہیں اقتدارِ اعلیٰ کی خواہش

ہوتی ہے اس کے لئے بڑی بڑی مجالس کا انعقاد کرتے یا ایسی مجالس میں شریک ہوکر اپنی وجاہت و امارت کی نمائش کرتے ہیں۔ خود پسند اور صاحبِ عزو جاہ۔

جب یہ کسی اعلیٰ عہدہ و منصب پر ہوں تو ضرورت مندوں کے لئے دامن وسیع کر لیتے ہیں۔ کسی کی مدد کرکے فخر محسوس کرتے ہیں لیکن جب اقتدار میں نہ ہوں اور مال سے بھی تہی دامن ہوں تو لوگوں سے گریز کرتے ہیں اس لئے کہ محض جھوٹے دلاسے اور طفل تسلیوں سے کسی ضرورت مند کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتے۔

بُرجِ اسد کے دَور میں پیدا ہونے والے اپنے خاندان اور گھر سے محبّت رکھتے ہیں۔ خاندانی حسب و نسب اور رسم و رواج پر انہیں فخر ہوتا ہے۔

انہیں بہت جلد غصّہ آجاتا ہے لیکن جلد ہی اُس پر قابو بھی پا لیتے ہیں۔ ان کی قوتِ ارادی بہت مضبوط ہوتی ہے اس کے باوجود دوسروں کی تنقید یا طعن و تشنیع کا ہدف نہیں بن سکتے۔ ایسی صورتِ حال انہیں دل شکستہ اور غمگین بنا دیتی ہے۔

زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر کبھی نہ کبھی تنگدستی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر یہ اپنے وطن یا علاقہ سے باہر نکلیں تو دوسرے علاقوں یا ممالک میں اپنا وقار بحال کر لیتے ہیں اور وطن سے دور رہ کر بھی اپنی عزت و ساکھ بنا لیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ متولدّین بُرجِ اسد کے لئے "سفر" ہمیشہ وسیلۂ ظفر ہوا کرتا ہے۔

محبّت اور دوستی کے معاملہ میں چونکہ یہ خود پُرخلوص ہوتے ہیں۔ اِس لئے دوسروں سے بھی ایسی ہی توقعات رکھتے ہیں ان کی دوستی اپنے ہم بُرج سے ہی دیرپا ہوسکتی ہے یا پھر بُرجِ حمل، بُرجِ دلو یا بُرجِ قوس والوں سے اچھا نباہ ہوسکتا ہے۔

صحت اِن کی عام طور پر قابلِ رشک ہوتی ہے اور اکثر و بیشتر بیماریوں سے محفوظ و مامون رہتے ہیں لیکن حوادثات جسمانی و روحانی یا ناپسندیدہ حالات سے ان کا دل بہت اثر لیتا ہے اس کے علاوہ ان کے کان، آنکھیں یا گردے اور مثانہ مرض کی قبولیت کی استعداد رکھتے ہیں۔ زخم، چوٹ کے علاوہ اختلاج القلب یا غشی کے دورے بھی پڑ سکتے ہیں۔ آشوبِ چشم یا آنکھوں کی کوئی دوسری بیماری، کان درد یا دردِ گردہ انہیں ہوسکتا ہے۔

شادی سے:۔ یہ از خود شادی کے معاملہ میں جلد بازی نہیں کرتے۔ رومانی زندگی (جو ہوس و شہوت پرستی سے پاک ہو) کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ لیکن شادی کے بعد خواہ فریقِ ثانی ان کے مزاج سے ہم آہنگ نہ ہو علیحدگی اور طلاق تک نوبت نہیں پہنچنے دیتے اس لئے کہ خاندانی وقار کا انہیں بہت خیال رہتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں گھر سے زیادہ پیار ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ گھر ویران ہوجائے۔

متولدّین بُرجِ اسد کے لئے عموماً اپنی ہم بُرج خاتون ہی موزوں رہ سکتی ہے اس کے علاوہ بُرجِ حمل، بُرجِ قوس یا بُرجِ دلو کے دور میں پیدا ہونے والی عورتیں ہی بُرجِ اسد والوں سے نباہ کرسکتی ہیں۔

رنگ:۔ ان کے لئے تمام منوّر، درخشاں اور چمکیلے زرد، زردی مائل اور سنہری رنگ مفید رہتے ہیں بلکہ ماہرینِ علومِ فلکیات نے زرد سنہری اور نارنجی رنگ کو اس بُرج کے مخصوص رنگوں میں شمار کیا ہے۔ ایک اسد خاتون اورنج، کاسنی اور زرد سنہرے رنگ کے لباس میں بہت زیادہ جچتی ہے۔

حجریات:۔ یاقوت، Ruby حجر الشمس Sun Stone اِس بُرج کے مخصوص پتھر ہیں اتوار کے دن شمس کی ساعت میں سونے کی انگوٹھی میں مڑھ کر پہننا چاہیئے۔

اسد بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

اس سائین کا سمبل "شیر" ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے زیرِ اثر پیدا ہونے والا قوی اور بہادرانہ خصوصیات رکھتے ہیں۔ خوبصورت خد و خال شیر کی آنکھوں کی مانند چمکدار آنکھیں، گول سر کے مالک ہوتے ہیں۔ اوائل عمر سے ہی بہادرانہ اور بردبارانہ خصلتوں کے مالک اور نفیس و صاف ستھری عادات و فضائل کے حامل۔

شروع سے ہی حکم چلانے کی فطرت اور بہادرانہ عادتوں کے مالک ہوتے ہیں پھر اگر ماحول بھی اچھا ہو تو یہ ملنساری اور دوسروں کے لئے اچھے اقدامات کر سکتے ہیں۔ ان میں وفاداری اور فرمانبرداری کے جذبات بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ محنتی اور بہادر ہوتے ہیں۔

اسد سائین رکھنے والا لڑکا ہو یا لڑکی، تربیت میں اُسے کبھی بھی یہ احساس نہیں ہونے دینا چاہیئے کہ وہ کسی کے زیرِ تسلط ہے۔ جبر کا انداز اسے باغی بنا سکتا ہے لہٰذا کسی غلطی یا خطا پر اسے ڈانٹنے کے بجائے پیار اور سلیقہ مندی سے غلطی کا احساس دلایا جائے تو اس کے راہ راست پر آجانے کے قوی امکانات

ہوتے ہیں۔

ابتدائی عمر سے تکبر و غرور کے شکار ہوتے ہیں اگر ان احساسات کا خیال رکھا جائے تو ان کے مستقبل کی تعمیر اور شخصیت میں عمدہ نکھار پیدا کرنے میں کوئی دشواری پیدا نہیں ہو سکتی۔ انہیں تعلیم سے دلچسپی ہوتی ہے لیکن دوران تعلیم بھی اپنی فطرت کے عین مطابق لیڈر بننے کی تمنا رکھتے ہیں اور اگر انہیں دوران تعلیم ان کی خواہش کے مطابق ان کی لیڈرشپ مان لی جائے تو تعلیم میں بہت ترقی کرتے ہیں۔ آرٹ، موسیقی، سائنس اور کیمسٹری وغیرہ مضامین ان کے لئے موزوں رہتے ہیں انہیں کھیلوں سے بھی بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد کالج کی تعلیم کے دوران سیاست میں ان کی دلچسپی کا آغاز ہو جاتا ہے پھر جہاں وہ ایک اچھے کوالیفائیڈ فرد کی حیثیت سے کالج سے فارغ ہوتے ہیں۔ وہاں ایک عمدہ سیاست داں کے روپ میں شہرت پا چکے ہوتے ہیں۔

معاش و کاروبار کے سلسلہ میں اسدی افراد خود مختار اور آزاد پوزیشن کے کاموں میں دلچسپی لیتے اور انہی کاموں میں کامیاب بھی رہتے ہیں جن میں اقتدار ان کے اپنے ہاتھوں میں ہو۔ کام کے سلسلہ میں، گورنمنٹ و پرائیویٹ اداروں میں اعلیٰ عہدے، بینکنگ، انشورنس اور کسی بھی ادارے میں تنظیمی بڑے عہدہ پر عمدگی سے ایک ایڈمنسٹریٹر جاب پر کامیاب رہ سکتے ہیں۔

لڑکیاں بھی کسی بڑی کمپنی میں جہاں انہیں اپنی صلاحیتوں کو دکھانے کا موقع نصیب ہو نظم ونسق اور تنظیمی امور کے شعبوں میں کام کر کے خوشی محسوس کرتی ہیں کسی ادارے کی نمائندگی کا کام بھی انہیں سونپا جا سکتا ہے ایک اچھے سفارت کار کی صلاحیتوں سے یہ مالا مال ہوتی ہیں۔

ذیل میں چند معروف تاریخی شخصیات کے نام دیئے جاتے ہیں۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ جارج برنارڈ شاہ	(مشہور مصنف)	۲۶ جولائی
۲۔ الیگزینڈر ڈوما		۲۸ 〃
۳۔ مسولینی	(اٹلی کا مشہور ڈکٹیٹر)	۲۹ 〃
۴۔ حضرت خواجہ گیسو دراز		۳۰ 〃
۵۔ شاہ ہاکون	(ناروے)	۳ اگست

برج سنبلہ میں سیر آفتاب

اور نومولود پر اُس کے اثرات

۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر تک پیدا ہونے والوں کیلئے

برج سنبلہ SIGN:Virgo - Maiden

عنصر : خاکی Element: Earth

خوش قسمتی کا رنگ : گہرا پیلا (سرسوں کے پھول جیسا) Gray

〃 〃 پھول : ہلکا نقرئی اور ہلکا سبز Lavender

〃 〃 پتھر : پکھراج Topaz نندی مائل سبز پتھر Peridot

〃 〃 دن : بدھ Wednesday

〃 〃 نمبر : ۵

حاکم ستارہ : عطارد Mercury

مثبت خصوصیات : پاکباز، منکسر المزاج، صاف ستھرا، کفایت شعار،

منفی 〃 : سرد مہر، طعنہ زن، خوف زدہ، بدلسان، افراتفری پھیلانے والا۔

برج سنبلہ میں آفتاب کی تحویل اگرچہ ۲۴ اگست کو ہو جاتی ہے لیکن ایک ہفتہ تک چونکہ برج اسد کا نقطہ اتصال اس برج پر سایہ فگن رہتا ہے۔ اس لئے اس میں پوری قوت ۳۱ اگست سے آتی ہے۔ یہاں تک کہ ۲۳ ستمبر کو یہ قوت اپنے نقطہ عروج پر ہوتی ہے پھر اس قوت میں زوال شروع ہو جاتا ہے کیونکہ برج میزان میں تحویل آفتاب شروع ہو جاتی ہے۔

برج سنبلہ کے زیر اثر پیدا ہونے والے میانہ قد، پتلے چھریرے بدن، گول چہرہ، بلند پیشانی، نیلی یا سیاہ آنکھوں، بڑے نتھنوں اور اکثر و بیشتر ہلکے سیاہ رنگ کے گھنگھریالے بالوں والے ہوتے ہیں۔

وہ تمام صفات جو ایک زمانہ شناس اور دور بین کی ذات میں ہو سکتی ہیں۔ اُن سے یہ پُر ہوتے ہیں۔

اصول اور وضع کے پابند، گہرے مطالعہ اور غور و فکر کے عادی، بڑی قوتِ حافظہ کے مالک، باریک بین، معاملہ فہم، ثابت قدم اور مستقل مزاج ہوتے ہیں۔

فطرتاً چالاک و ہوشیار ہوتے ہیں لیکن کسی کام پر اُبھارا جائے تو جلد آمادہ بھی ہو جاتے ہیں اور مہربانی و خلوص کے جذبات کا مظاہرہ بھی کر لیتے ہیں۔ اس کے باوصف کہ نہ تو انہیں کسی قسم کا فریب دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی یہ کسی سے مرعوب ہوتے ہیں۔

نیک طینت، صاف باطن اور مذہب پرست ہوتے ہیں۔ مذہب کے معاملہ میں جس عقیدہ کو پسند یا اختیار کر لیں تو انہیں اس سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ ذہین ہونے کی وجہ سے ہر معاملہ میں غور و فکر کرتے ہیں۔

(غذا اور لباس کے معاملہ میں بہت زیادہ نفاست پسند ہوتے ہیں۔ عمدہ، صاف ستھری اور لذیذ غذاؤں کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ان کے دستر خوان پر ان کی طبیعت کے خلاف غذا رکھ دی جائے تو پھر ان کی طبیعت کھانے سے اُچاٹ ہو جاتی ہے اور کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ انانیت پسند اور انفرادیت نما ہوتے ہیں۔)

(ان میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنا کوئی راز، راز نہیں رکھ سکتے۔ انہیں اپنی ذات کی خوبیوں کا پتہ نہیں ہوتا یا جان بوجھ کر بھی اپنی خوبیوں پر پردہ ڈال لیتے ہیں۔)

لڑائی جھگڑے سے اکثر دُور رہتے ہیں لیکن کسی سے بگاڑ پیدا کر لیں تو مدت العمر تک اسے فراموش نہیں کر سکتے اور محسوس کرتے رہتے ہیں۔

یہ عملی انسان ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو خوابوں کی دنیا کے اسیر ہوتے ہیں۔ سیر و سیاحت کا شوق رکھتے ہیں۔ اور اسی شوق کی وجہ سے کہیں ٹک کر کام نہیں کر سکتے اور کاروبار میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ البتہ ٹرانسپورٹ کے کام میں خوب کماتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس شعبہ میں ان کے ذوق کی تسکین بھی ہوتی رہتی ہے اور کام بھی۔

اعلیٰ تعلیم کے مالک، صحافی، مصنف اور ماہرینِ تعلیم اکثر بُرجِ سنبلہ کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے ہوتے ہیں۔ دوسروں پر زیادہ تنقید کرتے ہیں اور صحیح و سچی بات دوسرے کے مُنہ پر کہہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے اکثر لوگ اِن سے کتراتے ہیں۔

انہیں ابتدائی زندگی میں اگر دولت مل جائے تو اُسے ناجائز کاموں میں برباد کر لیتے ہیں۔ مالی لحاظ سے ان کی زندگی عموماً اوسط انداز سے بسر ہوتی ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہیں تنگدستی کا شکار کم ہونا پڑتا ہے۔

جنسِ مخالف کے لئے کشش رکھتے ہیں لیکن اِس معاملہ میں ان کا کردار اچھا نہیں ہوتا۔ یہ کسی سے بھی گرم جوشی سے محبت نہیں کر سکتے۔ عشق کے سلسلہ میں "ہرجائی" مشہور ہوتے ہیں۔

ایک سنبلہ خاتون محبت کے معاملہ میں مخلص و سنجیدہ ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب یا شوہر میں بد دیانتی دیکھ کر جلد علیحدہ ہو جاتی ہے۔ ہنگاموں میں آخری عمر تک حصہ لیتی ہے جس چیز کی ذمہ داری قبول کر لے اُسے ہر حال میں پورا کرتی ہے۔ اُسے اپنے تحفظ کا بھی احساس بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کوئی معمولی بات یا جھگڑا اُسے نروس بریک ڈاؤن میں مبتلا کر سکتا ہے۔ سنبلہ خاتون قبول صورت ہوتی ہے لیکن بعض اوقات ایک حسین ترین عورت سے بھی زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ صورت سے زیادہ سیرت کی بلندی اہم ہوتی ہے۔

دوستی کے معاملہ میں متولدین برجِ سنبلہ زیادہ خوش نصیب نہیں ہوتے انہیں اکثر و بیشتر دوستوں کی طرف سے نیکی کے بدلے بُرائی ملتی ہے اور احسان کے بدلے دشمنی۔ ان کے دشمنوں کی تعداد دوستوں کی بہ نسبت ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ اِن کی دیرپا دوستی صرف بُرجِ ثور، بُرجِ جدی اور بُرجِ حوت کے زیرِ اثر پیدا ہونے والوں سے ہو سکتی ہے۔

صحت کے معاملہ میں یہ خوش قسمت ہوتے ہیں اور اچھی صحت اور طویل عمر کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے بدن پیچش، قبض اور قولنج کے قبول کرنے کی استعداد رکھتے ہیں یا انہیں گردوں اور پھیپھڑوں کا کوئی عارضہ مثلاً ضیق النفس وغیرہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ چونکہ صحت کے معاملہ میں خود بہت محتاط ہوتے ہیں اس لئے کم ہی بیمار پڑتے ہیں ان کے لئے کھلی ہوا اور پُر فضا مقام پر رہنا چاہیے اور فکر و تردد سے دُور پُرسکون زندگی بسر کرنی چاہیے۔

شادی کے لئے اپنا ہم بُرج ہی ان کے لئے موزوں ہو سکتا ہے یا پھر بُرجِ ثور، بُرجِ جدی یا بُرجِ حوت سے بھی بہترین نباہ ہو سکتا ہے۔

رنگ:۔ اِن کے لئے تیز پیلا رنگ یا ہلکا نقرئی رنگ مفید رہتا ہے۔ سبز رنگ بھی موزوں

ہوتا ہے۔

تجربات:۔ پکھراج، نعمو یا سنگِ یشب سونے کی انگوٹھی میں مڑھا کر بدھ کے روز عطارد کی ساعت میں پہن لیں۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ انگشتری میں نگینہ اس انداز سے جڑوانا چاہئے کہ پہننے پر جسم کو مس کرے۔ تب یہ اپنی افادیت کا بہتر انداز میں اظہار کرتا ہے۔

سنبلہ بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

یہ بچے گول مٹول چہرے بلند پیشانی خوبصورت نقوش اور چھدرے بالوں والے ہوتے ہیں۔ چہرے سے ذہانت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کی آواز باریک مترنم ہوتی ہے۔

جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے ان میں انکسار اور تواضع کا عنصر زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ نفاست پسندی اور اصول پرستی کا مادہ بڑھتا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی ابتداء عمر سے مطالعہ کے عادی ہوتے ہیں کسی معاملہ کی حقیقت کو جاننے کے لئے غور و خوض اور سوچ و بچار کرتے ہیں۔ اپنے ہم جولیوں سے اچھے اخلاق سے پیش آتے اور زیادہ تر اپنے آپ کو مختلف اشغال میں مصروف رکھتے ہیں۔ قوتِ حافظہ بہت تیز ہوتی ہے۔ فلاح و بہبود کے کاموں میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔

دوسروں کی بات مان لینا اور ہر بات میں برائی یا اچھائی کا عنصر تلاش کر لینا ان کی عادت ہوتی ہے۔

ان کی تعلیم میں اگر والدین پوری توجہ اور دلچسپی لیں تو یہ اعلیٰ تعلیم سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ انہیں خود بھی علم سے گہری رغبت ہوتی ہے لیکن والدین اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ انہیں بہت زیادہ مطالعہ بھی نہ کرنے دیں اس سے انہیں اعصابی دباؤ یا درد سر وغیرہ کا عارضہ ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے بہترین مضامین سائنس، معاشیات، ریاضی اور لٹریچر ہیں۔

سنبلہ کے زیرِ اثر پیدا ہونے والی لڑکیاں امورِ خانہ داری میں زیادہ دلچسپی لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ بہتر نرس بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

اب آپ مندرجہ ذیل شخصیات کی سوانح عمریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اوپر کے بیان کا موازنہ

کریں کہ ان کے حالاتِ زندگی کس حد تک ہمارے بیان سے مطابقت رکھتے ہیں۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ لوئی شانز دہم		۲۳ر اگست
۲۔ پرنس البرٹ	(ملکہ وکٹوریہ کا شوہر)	۲۶ر اگست
۳۔ جارج ہیگل	(مشہور شاعر و فلسفی)	۲۷ر اگست
۴۔ گوئٹے	(مشہور شاعر و فلسفی)	۲۸ر اگست
۵۔ اولیور وینڈل ہومز	(مشہور مصنف)	۲۸ر اگست
۶۔ نورالدین جہانگیر	(مغل شہنشاہ)	۳۱ر اگست
۷۔ نواب سید حامد علی خان	(والیٔ ریاست رامپور)	۳۱ر اگست
۸۔ ملکہ ولہیمیا	(ہالینڈ)	۳۱ر اگست
۹۔ جارج ہنری	(مشہور مصلح)	۲ر ستمبر
۱۰۔ سر چارلس ڈکے	(مشہور مدبر)	۴ر ستمبر
۱۱۔ ملکہ الزبتھ اوّل		۷ر ستمبر
۱۲۔ لارڈ آکسفورڈ اسکویتھ		۱۲ر ستمبر
۱۳۔ صدر ٹانٹ		۱۵ر ستمبر
۱۴۔ صدر ڈیاز	(میکسیکو)	۱۵ر ستمبر
۱۵۔ سر ایڈورڈ مارشل ہال		۱۶ر ستمبر
۱۶۔ گریٹا گاربو	(مشہور فلم ایکٹریس)	۱۸ر ستمبر

بُرجِ میزان SIGN: Libra - Scales

عنصر : بادی Elements: Air

خوش قسمتی کا رنگ : ہلکا بنفشی رنگ Lilac Colour یا ہلکا گلابی Rose Pink

اس کے علاوہ ہلکے بھُورے رنگ اور ہلکا نیلا رنگ بھی موزوں رہتے ہیں۔ بعض لوگ قرمزی رنگ کو بھی اس سائین سے منسوب کرتے ہیں ۔

" " ، پتھر :- زبرجد Beryl سنگِ یشم Jade اور بعض کے نزدیک گُربہ چشم Cat's Eye

" " " پھول :- گلِ بنفشہ Lilac

" " " دن :- جمعہ Friday

" " " نمبر :- ٦

حاکم سیارہ : زہرہ Venus

مثبت خصوصیات : خلیق، جذباتی، محبت کرنے والا ، اعتبار کرنے والا۔

منفی " : ضدّی، سُست، متلون مزاج ، ناقابلِ اعتماد ۔

بُرجِ میزان میں تحویلِ آفتاب ۲۴ ستمبر سے شروع ہو جاتی ہے لیکن بُرجِ سنبلہ کے نُقطۂ اِتّصال کا سایہ اس بُرج پر ایک ہفتہ تک باقی رہتا ہے اِس لئے اِس میں پوری قوت ۳۱ ستمبر سے آنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ ۲۳ اکتوبر کو یہ اپنے نُقطۂ عروج پر ہوتی ہے پھر چونکہ تحویل بُرجِ عقرب میں شروع ہو جاتی ہے

اِس لئے اس کی قوتوں میں ضُعف آنے لگتا ہے ۔

متوّلدین بُرجِ میزان دراز قد، خوبصورت لیکن نحیف بدن والے ہوتے ہیں۔ چہرہ گول و حسین ، آنکھیں کبودی یا شربتی ، بھورے یا سیاہ بال، سیدھی ناک الغرض ایک معیاری خوبصورتی کے مالک ہوتے ہیں ۔ جوانی کے دنوں میں جسم تپلا ہوتا ہے لیکن ادھیڑ عمری میں موٹاپا آجاتا ہے خاص کر شادی کے بعد جسم بھاری ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

یہ لوگ دور رس نگاہوں والے، صاحبِ بصیرت اور مدبّرانہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ ذہنِ رسا ایسا کہ مذہب کی جانب رغبت کریں تو روحانیت کے اعلیٰ مدارج کو چھُو لیں ۔ دولت مند، بامروّت اور ہر فن مولا ۔ یہ عام طور پر کسی شئے میں توازن قائم کر کے اس کے صحیح فیصلہ پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اکثر حقائق کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

تحقیق و تجسس کا مادّہ ان میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ دیانتدارانہ غور و فکر میں ایک عرصہ گزار دیتے ہیں ملت کے خیرخواہ ، علم دوست اور فلاح و بہبود عامہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوتے ہیں ۔

یہ ہر شئے میں توازن دیکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں اس لئے محبت و رومان کو بھی اسی ترازو سے تولتے ہیں جس کے نتیجے میں اُن کی محبت اکثر ناکام اور ازدواجی زندگی پریشانیوں کا شکار ہو جاتی ہے ۔

ان میں ایک خاص کشش ہوتی ہے جس بنا پر ہر شخص ان سے دوستی کا متمنّی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اِن کا حلقۂ یاراں بہت وسیع ہوتا ہے ۔ سوشل لائف میں بہت مقبول ہوتے ہیں۔ ہر ایک سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔

شفیق و ہمدرد فطرت کے مالک، حسن اور ہم آہنگی کو چاہنے والے ماحول کو اپنی پسند اور ذوق کے مطابق ڈھالنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار، تنہائی سے خوف کھانے والے اور محفل پسند دلنواز اور شریف النفس، دوسروں کے دُکھ درد کا احساس کرنے والے بامروّت، صلح پسند اور دوسروں کی موجودگی میں حوصلہ پانے والے ایسی دنیا کی تلاش میں ہمیشہ سرگرداں جہاں حُسن اور بیلنس ملے ۔ اپنا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر دینے والے ۔

اکثر و بیشتر انہیں بہت جدوجہد کرنی پڑے، بہت دُکھ جھیلیں ۔ پھر بعض اوقات یہ پریشانیاں انہیں افسردہ خاطر کردیں۔ بہت جلد دُکھی ہو جانے والے اور جب دُکھ بہت پریشان کریں تو خوابوں کی دنیا

میں پناہ تلاش کریں۔ پھر عجیب یہ واردات ہو کر انہیں سچے اور پیارے خواب آئیں جن کے سہارے وہ آئندہ کے لئے منصوبہ بندی کریں اور آگے بڑھیں۔

انصاف پسند، کسی کے ساتھ زیادتی برداشت نہ کر سکیں۔ ناانصافی انہیں برانگیختہ کر دے۔ خوش شکل خوش پوش اور باوقار زندگی کے مالک اکثر لوگ اپنے دُکھ درد لے کر اُن کے پاس آتے ہیں اور ان سے مدد طلب کر کے سکون حاصل کرتے ہیں۔ ٹھنڈے مزاج کے مالک ہوتے ہیں لیکن پریشان کئے جائیں تو انہیں غصّہ بھی آ جاتا ہے جو جلد فرو بھی ہو جاتا ہے۔ انہیں اپنی صحت کا بہت خیال رہتا ہے۔ اِس لئے اکثر صحت مند رہتے ہیں۔ بیمار پڑ جائیں تو تمام سوشل مصروفیات ترک بھی کر دیتے ہیں۔

ان کے پٹھوں، گردوں اور ریڑھ کی ہڈی میں مرض قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں کامیاب رہتے ہیں اس کے باوجود ان کے مخصوص پیشے وہ ہیں جن میں زیادہ غور و فکر اور مطالعہ کی ضرورت ہو۔ سیاسی لحاظ سے بہترین راہنما، اخبار نویس، شاعر اور مصنّف بننے کی پوری صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ انہیں پبلکیشنز کے کام میں بھی بہت کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

یہ لوگ رقص و سرور کو پسند کرتے اور جنسِ مخالف کی جانب زیادہ رغبت رکھتے ہیں انہیں دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اِس لئے کہ قُدرت نے انہیں ایک ایسی "حس" سے بھی نوازا ہوتا ہے کہ انہیں دشمن کے ارادوں کی خبر قبل از وقت ہو جاتی ہے۔

محبت اور دوستی کے معاملہ میں اکثر ان کی اپنے ہم بُرج سے ہی دوستی پائیدار رہتی ہے یا پھر بُرج حمل، بُرجِ جوزا اور بُرجِ دلو کے زیرِ اثر پیدا ہونے والوں سے نباہ ہو سکتا ہے۔

صحت کے معاملہ میں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے انہیں اکثر و بیشتر گردے کا درد اور گردوں کی دوسری شکایات اعصابی بیماریاں اور دردِ کمر وغیرہ پریشان کرتے رہتے ہیں۔ میزان عورتوں کو اکثر رحم کی شکایات رہتی ہیں اور بعض اوقات انہیں آپریشن کرانا پڑتا ہے۔

یہ لوگ زیادہ تر غلط غذا کے استعمال سے بیمار پڑتے ہیں لہٰذا ان کی غذا سادہ، لطیف اور صاف ستھری ہونی چاہئے۔ شادی انہیں اپنی ہم بُرج سے ہی کرنی چاہئے اس کے علاوہ بُرجِ حمل، جوزا اور دلو کے زیرِ اثر پیدا ہونے والی عورتیں بھی موزوں رہتی ہیں۔ اکثر و بیشتر انہیں پہلا نکاح راس نہیں آتا۔

رنگ:۔ ان کے لئے موزوں رنگ ہلکا بنفشی (Lilac،) اور ہلکا گلابی رہتا ہے اس کے علاوہ ہلکا

نیلا رنگ میزان عورت کی خوبصورتی کو دوبارہ کرتا ہے۔ بعض میزان خواتین قرمزی اور ہلکے بھورے رنگ بھی پسند کرتی ہیں۔

تجربات :۔ کوئی سفیدی مائل پتّھر زبرجد یا سنگِ سیم انہیں موزوں رہ سکتا ہے یا پھر اوپل اور موتی بھی پہن سکتے ہیں۔ چاندی کی انگشتری میں جمعہ کے روز زہرہ کی ساعت میں پہن لیں۔

میزان بچّوں کی شکل وشباہت اور عادات وخصائل

میزان بچے شکل وشباہت کے لحاظ سے نہایت حسین اور عمدہ نقوش اور خدو خال کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ حُسن کا ایک معیار ہوتے ہیں۔ نرم و نازک بدن گول بیضوی چہرہ نشیلی آنکھیں ملائم جلد، گھنگھریلے یا سیدھے نرم بال ہاتھ اور پاؤں چھوٹے اور متناسب اور مضبوط ٹانگوں والے ہوتے ہیں۔ کندھے نیچے کی جانب کو جُھکے ہوئے آواز مترنّم اور پتلی۔ اس کے ساتھ ہی عادات کے لحاظ سے بھی حسین۔

ایک میزان بچے کو حسنِ صورت اور عادات وخصائل کی مناسبت سے اگر پری زادوں سے تشبیہ دی جائے تو غیر مناسب نہیں ہو گا۔ نرم و نازک عادات کے ساتھ سلیقہ مند اور اچھی دماغی صلاحیتیں رکھنے والے پھر انہیں اگر اعلیٰ تربیت میسّر آ جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔

ہمدرد، جدّت پسند، سنجیدہ، قابلِ بھروسہ اور خود پسند ہوتے ہیں ان کی تربیت میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں غلط قسم کے ماحول اور دوستوں سے حتی الوسع دُور رکھیں۔ یہ سوسائٹی کا اثر بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ یہ بہت جلد دوست بنا لیتے ہیں۔ انہیں تعلیم سے بہت زیادہ لگاؤ نہ ہونے کے باوجود پڑھنے سے دلچسپی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر انہیں دلچسپی پیدا کرنے والا ٹیوٹر یا استاد مل جائے تو پھر اعلیٰ تعلیم تک پہنچتے اور ڈگریاں حاصل کرتے ہیں۔

لڑکا ہو یا لڑکی آرٹ اور کلچر سے انہیں رغبت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ وجغرافیہ، بائیولوجی اور ریاضی بھی ان کے لئے بہتر مضامین ہیں۔ آرٹ میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔

کاروبار اور معاش کے سلسلہ میں جو پیشہ خود منتخب کریں وہی ان کے لئے موزوں رہتا ہے اور اس میں ہی کامیاب رہتے ہیں۔ ہر فیلڈ میں کامیاب رہتے ہیں۔ خصوصاً مصوّری، کمرشیل آرٹ اور قانونی شعبوں میں بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔

یہ چونکہ دُبلے پتلے ہوتے ہیں۔ ان کا اعصابی نظام حساس اور کمزور ہوتا ہے۔ ان کو بہترین تفریح گاہوں اور پارکوں میں گھومنے پھرنے اور پاک وصاف ماحول میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا میں بھی بہت احتیاط ملحوظ رکھی جائے۔

میزان لڑکا ہو یا لڑکی بہت بڑی مدبرانہ صلاحیتوں اور ایک بڑے راہنما کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چند معروف ومشہور تاریخی شخصیات ہیں۔ ان کی سوانعمریوں کو سامنے رکھتے ہوئے محولہ بالا بیان کا موازنہ کریں۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ مولانا جلال الدین رومیؒ	مشہور صوفی وعالم)	۳۰ ستمبر
۲۔ نوابزادہ خان لیاقت علی خان مرحوم	(پاکستان کے پہلے وزیراعظم)	یکم اکتوبر
۳۔ مہاتما گاندھی	(بھارت کے بڑے سیاسی رہنما)	۲ اکتوبر
۴۔ مہاراجہ کشن سنگھ	(بھرت پور (انڈیا))	۴ اکتوبر
۵۔ بدرالدین طیب جی	(صدر کانگریس)	۸ اکتوبر
۶۔ سلطان مرزا دانیال	(شہنشاہ اکبر کا بیٹا)	۱۰ اکتوبر
۷۔ جنرل آئزن ہاور		۱۴ اکتوبر
۸۔ پی۔ جی وڈ ہاؤس	(مشہور مصنف)	۱۵ اکتوبر
۹۔ اوسکر وائلڈ	(مشہور ناول نگار)	۱۶ اکتوبر
۱۰۔ سر سید احمد خان	(مشہور راہنما)	۱۷ اکتوبر
۱۱۔ فریڈرک سوم	(جرمنی)	۱۸ اکتوبر
۱۲۔ صدر ایڈمز	(امریکہ)	۱۹ اکتوبر
۱۳۔ پنڈت جوالا پرشاد برق	(مشہور شاعر)	۲۱ اکتوبر
۱۴۔ فراڈے	(مشہور سائنس دان	۲۲ اکتوبر
۱۵۔ سارا برن ہارٹ	(مشہور ایکٹریس)	۲۳ اکتوبر

بُرجِ عقرب میں سیرِ آفتاب

اور نومولود پر اس کے اثرات

۲۴ اکتوبر سے ۲۲ نومبر تک پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ عقرب SIGN: Scorpio - Scorpion

عنصر آبی Elements: Water

خوش قسمتی کا رنگ : گہرا سرخ Deep Red گہرا زرد Yellow

〃 〃 〃 پتھر : مرجان Corul لعل (گہرا سرخ انار کے دانوں جیسا) Spinal

حجر الدم (سرخ مانند خون) Blood Stone

سنگِ سماق (سرخی مائل) Prophyry

یا کوئی سُرخ نگینہ

〃 〃 〃 پھول :۔ گل داؤدی Chrysanthemum

〃 〃 〃 دن :۔ منگل Tuesday

〃 〃 〃 نمبر :۔ 9

حاکم سیارہ : مریخ Mars

مُثبت خصوصیات :۔ موہ لینے والا، مقناطیسی کشش والا، نمک حلال (وفادار) غمخوار

منفی 〃 :۔ جھگڑالو، حُجتی، طنز کرنے والا، عیّار، قابض، (دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ کرنے والا)

بُرجِ عقرب میں آفتاب کی تحویل ۲۴ اکتوبر سے شروع ہو جاتی ہے لیکن اس سے پہلے بُرج، بُرج میزان کے اثرات ابھی باقی ہوتے ہیں۔ اِس لئے اِس بُرج میں قوت ۳۱ اکتوبر سے پوری طرح آتی ہے۔ اور پھر ۲۲ نومبر کو اس کی قوت کا نقطۂ عروج ہوتا ہے۔ پھر اس کی قوت میں زوال آنے لگتا ہے۔

کیونکہ اس کے بعد آنے والے بُرج میں تحویل شروع ہو جاتی ہے اور اس کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

اس بُرج کے دو نشان ((Symbols)) ہیں۔

ایک بچھو (Scorpion) دوسرا عقاب (شاہین) (Falcon)

متولدین بُرجِ عقرب، دراز قامت، مضبوط جسم، سانولی یا زردی مائل سفید رنگت، مناسب نقوش، سیاہ گھنگھریالے بال، آنکھیں عام طور پر بادامی سُرخی مائل ہوتی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا دیکھنے والے کے جسم سے آر پار ہو رہی ہیں۔ ابتدائے عمر میں جسم پتلا ہوتا ہے لیکن عمر کے ساتھ ساتھ جسم پھیلنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ چالیس سال کی عمر کے بعد فربہی آجاتی ہے۔

یہ لوگ ٹھوس شخصیت کے مالک اور مستقل مزاج ہوتے ہیں۔ سخت طبیعت کی بنا پر بعض لوگ ان سے دوستی پسند نہیں کرتے۔ ماہرینِ فلکیات کا کہنا ہے کہ ایک SCORPIO اپنی زندگی کا راستہ خود متعین کرتا ہے (ان کے اپنے اصول و قوانین ہوتے ہیں اور یہ دوسروں کے مشوروں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے) زندگی کے میدان میں ایک باہمت سپاہی کی طرح اترتے ہیں اور ایک معرکہ کی طرح ہنگامہ آرائیوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

چونکہ اِس بُرج کی ایک علامت عقاب (شاہین) بھی ہے اور یہ شاہین کی مانند جنگجو، باہمت اور عالی دماغ ہوتے ہیں۔ ان کی ڈکشنری میں "شکست" نام کا کوئی لفظ نہیں ملتا۔ اِس کے باوجود یہ لوگ انسانیت نواز، جذباتی اور سخت کشش کے مالک ہوتے ہیں۔ انسانیت کی بھلائی کے لئے ایسے منصوبے بناتے رہتے ہیں جن کا تعلق فلاحِ عامہ سے ہو۔

انہیں ابتدائی عمر میں مذہب سے بھی لگاؤ ہوتا ہے لیکن جوانی کی آمد کے ساتھ ہی اہرمن اپنے پورے کیل کانٹوں سے لیس انہیں راہِ مستقیم سے ہٹانے کے لئے آپہنچتا ہے۔ پھر نیکی اور بدی میں ایک زبردست کشمکش پیدا ہو جاتی ہے اِس کشمکش میں بلسا اوقات نیکی کی فتح ہوتی ہے۔ تاریخ کے درخشندہ اوراق میں لبسا اوقات اس سائن کے مالک بڑے بڑے مردانِ خدا اور کاملین جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ اپنی سعی و جہد اور بلند قوتِ ارادی انہیں بڑے منصب پر پہنچا دیتی ہے۔ راہِ راست سے وقتی طور پر بھٹک جائیں جب بھی اِن کی زندگی میں ایسا موڑ ضرور آتا ہے کہ روحانیت کی جانب رغبت پیدا ہو جاتی ہے اور ماحول سازگار ہو تو عرفان کی بلندیوں کو چھُو لیتے ہیں۔

ایک عام آدمی کے لئے Scorpio سائن کے مالک کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ان کے خیالات اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ دوسرے ان سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے۔ اگر یہ کسی معاملہ میں چُپ سادھ لیں تو اُن کی زبان کھلوائی نہیں جا سکتی۔ کبھی کبھی یہ اپنے آپ کو ایک خول میں بند کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ زندگی کی پیچیدگیوں میں گھر کر لذّت محسوس کرتے ہیں اور ان پیچیدگیوں کو سلجھانے میں انہیں ایک لذّت محسوس ہوتی ہے۔ یہ اکثر و بیشتر ہر مشکل کا حل تلاش کر لیتے ہیں (یہ انتہائی بُرے حالات میں بھی ہراساں نہیں ہوتے اور اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو کام میں لا کر بُری صورتِ حال سے نمٹ لیتے ہیں)۔

ان کا مطالعہ بہت وسیع ہوتا ہے انہیں کسی معاملے کو سلجھانے کے لئے ہمیشہ مشکل اور پیچیدہ راستہ ہی پسند ہوتا ہے آسان راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ اپنی توانائیاں بعض اوقات غیر تعمیری کاموں میں بھی صرف کرتے ہیں۔ یہ جان کر بھی کہ وہ غلط ہیں اپنے مُوقف پر ڈٹے رہتے ہیں اور یہ ثابت کر لیتے ہیں کہ ان کے سوا ساری دُنیا غلط ہے اور صرف وہی راہ راست پر ہیں۔

چونکہ جنگجویانہ طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اِس لئے دوسروں کو لڑتے دیکھ کر بھی محظوظ ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات اپنی اِس ہابی کی تسکین کے لئے دوسروں کو آپس میں لڑا دیتے ہیں۔

عقرب یا سکارپیو کے مالک بہت جلد غصّے میں آجاتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی بعض دوست اِن سے دُور دُور رہتے ہیں لیکن انہیں پرواہ نہیں ہوتی کہ کوئی دوست بچھڑ گیا۔ یہ زندگی کے مسائل کو دوستیوں کے جذبے پر ترجیح دیتے ہیں۔

قوّت کا حصول ایک سکارپیو کی زندگی کا مقصدِ اوّلین ہوتا ہے اور اس کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ اپنانا وہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اِن میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے مقاصد کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتے۔ دوسری بڑی خامی سخت مزاج اور سخت دل ہونے کے ساتھ ساتھ سخت اور تلخ زباں یا بدزبان بھی ہو جاتے ہیں اور یہ ان کی ایک ایسی کمزوری ہے جس پر نہ تو قابو پایا جا سکتا ہے اور نہ ہی یہ اس کو دور کرنے کے لئے سعی کرتے ہیں۔

ایک سکارپیو مسلسل "تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست"، کے مصداق آگے ہی بڑھنے کا طلب گار ہوتا ہے۔ یہ خالی ہاتھ نہیں بیٹھ سکتے اور اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے

ہیں۔ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اُسے مکمل کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ کسی کام میں رکاوٹ اور مخالفت انہیں اور تیزی دیتی ہے۔ اور وہ اُسے ایک چیلنج کی حیثیت دے کر پوری لگن سے اس میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

یہ کسی بھی موضوع پر بے تکان گھنٹوں بول سکتے ہیں۔ یہ اکثر تنہا کام کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں لیکن شراکت میں بھی انہیں کام کرنا پڑے تو تیار ہو جاتے ہیں۔ البتہ دوسرے ان کی برتری اور حاکمانہ روّیہ سے بمشکل نباہ کر سکتے ہیں۔

ان میں سب سے بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ دوغلے نہیں ہوتے انہیں اگر کسی سے پیار ہے تو صحیح معنوں میں محبت کریں گے۔ اور اگر کسی سے نفرت ہے تو بھی اس کا اظہار کھل کر کریں گے۔ یہ نہ تو فضول خرچ ہوتے ہیں نہ ہی کنجوس۔ ایک سلیقہ مند زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں۔ خود غرض اور لالچی افراد سے انہیں نفرت ہوتی ہے۔

گھریلو معاملات میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے اس کے باوجود گھر کے فرد کی ضرورت کا خیال رکھنا اور گھر کو بنا سنورا دیکھنا بھی ان کی کمزوری ہوتی ہے۔ بیوی بچوں سے پیار، ان کی خواہشات کی تکمیل ان کا خاصّا ہوتا ہے۔ لیکن وہ بچوں کو باسلیقہ، دانشور اور بلند کردار دیکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

• یہ اپنا شریکِ حیات چھان پھٹک کر چنتے ہیں۔ رومان کئی جگہ لگاتے ہیں لیکن اس سے بھی اُن کا مقصد اپنے لئے ایک عمدہ بیوی کا چناؤ ہوتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ کسی سے محبت کرتے ہیں۔ اسی طرح ان سے بھی محبت کی جائے۔ یہ جسے پسند کر لیں اُسے حاصل کئے بغیر نہیں رہتے۔ محبت کے معاملے میں یہ حاسد اور رقیب بھی بن جاتے ہیں۔

گھریلو زندگی میں وہ بیوی کو شدید چاہنے کے باوجود مکمل طور پر اپنا آپ اس کے حوالے نہیں کرتے بلکہ ایک گوشہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کے باوصف کہ وہ بیوی کے وفادار ہوتے ہیں۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ ایک سکارپیو اپنی بیوی سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی کتاب میں طلاق و علیحدگی کا کوئی "لفظ" لکھا ہوتا ہے۔ بیوی خواہ کیسی ہو جدائی کا زندگی میں ایک سکارپیو تصور بھی نہیں کرتا۔

گھریلو زندگی میں حاکمانہ روّیہ اختیار کرتے ہیں۔ اگر کبھی اتفاق سے تلخ مزاج اور حاکمانہ روّیہ کی بیوی سے سابقہ پڑ جائے تو زندگی میں بے سکونی آجاتی ہے۔ پھر ان میں دُہری زندگی بسر کرنے کی خواہش

اُبھرتی ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے دو گھر ہوں۔ ایک ذمّہ داریوں سے بھرپور گھرانہ اور ایک ایسا گھر جہاں وہ آزاد و خود مختار رہ سکیں اور کوئی کسی قسم کی ان کے سکون و چین میں مداخلت نہ کر سکے۔ ایک زندگی جس سے دنیا روشناس ہو اور ایک ایسی زندگی جس سے صرف وہی واقف ہوں۔

یہ جنسیات کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔ اگر اپنی جنسی خواہشات پر قابو نہ پا سکیں تو بے راہ روی کا شکار ہو کر سبھی کچھ کر گزرتے ہیں۔

دوست :۔ دوستی کے لحاظ سے ان کے اچھے دوست وہی ہو سکتے ہیں جو ان کے ہم بُرج ہوں۔ یا پھر بُرج حمل، بُرجِ ثور اور بُرجِ حوت کے زیرِ اثر پیدا ہونے والوں سے اچھی نبھ سکتی ہے۔

نوٹ :۔ بُرجِ عقرب کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے دوسروں کے حق میں جتنی بڑی وفاداری، خلوص و محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ مثالی ہوتی ہے ان سے زیادہ وفادار دوست کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

یہ کاروبار میں اکثر کامیاب رہتے ہیں اس لئے کہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ محنتی ہوتے ہیں۔ ان کی ابتدائی زندگی اکثر تنگدستی کا شکار ہوتی ہے لیکن اپنی لازوال قوتِ عمل اور جدوجہد سے بالآخر معاشی مشکلات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ کثرتِ کار اور پریشانیوں کو برداشت کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخری عمر میں اُن کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

صحت :۔ انہیں زیادہ سے زیادہ گردے کی کوئی بیماری یا بواسیر ہو سکتی ہے۔ ان کی قوتِ انہضام بھی کمزور ہوتی ہے۔

شادی کے معاملہ میں ان کے لئے ہم بُرج یا بُرجِ حمل، بُرجِ ثور یا بُرجِ حوت سے اچھا نباہ ہو سکتا ہے

رنگ :۔ انہیں گہرے رنگ موزوں رہتے ہیں بلکہ عقرب خواتین تو گہرے رنگوں کو ہی پسند کرتی ہیں۔ گہرا زرد، گہرا سُرخ اور گہرا سبز ان کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔

حجریات :۔ ان کے لئے مرجان، حجر الدم یا سنگِ سماق وغیرہ موزوں پتھر ہیں۔ سونے کی انگشتری میں اس انداز سے جڑوائیں کہ جسم کو پتھر مس کرے۔ مریخ کی ساعت میں منگل کے روز پہنیں۔

عقرب بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

اگرچہ عقرب بچے زیادہ حسین نہیں ہوتے تاہم سادہ نقوش، مضبوط جسم، زردی مائل کھال اور بعض اوقات گھنگھریالے بالوں والے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں ایک خاص چمک اور کشش ہوتی ہے جس سے دوسرے مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان سادہ نقش و نگار میں بھی جاذب شخصیت رکھتے ہیں۔

خصائل کے لحاظ سے مغرور و متکبر، خودسر، خودپسند۔ اس کے ساتھ ہی نہایت سلجھے ہوئے، دور اندیش اور باریک بین۔ حاکمانہ طبیعت رکھتے ہیں۔ مانتے بہت کم ہیں بلکہ اپنا حکم چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذہن رسا کے مالک ہوتے ہیں۔ ہر چیز کی تہہ تک فوراً پہنچ جاتے ہیں۔ انہیں کسی بھی کام کی اچھائی یا برائی کا علم ہو جاتا ہے۔

ان کی پرورش میں اس نازک مسئلہ کو ذہن میں رکھیں کہ ان کی اگر نگہداشت اچھے انداز سے نہ ہوئی تو آگے چل کر یہ بھی آپ کو اہمیت نہیں دیں گے۔ یہ جہاں احسان کے بدلے احسان کے قائل ہوتے ہیں وہاں کسی کی بے رخی اور غلط برتاؤ کو بھی فراموش نہیں کرتے۔

تعلیم کے میدان میں بہت ترقی کرتے اور گہری دلچسپی لیتے ہیں لیکن جنگجو فطرت کے باعث جھگڑے اور فساد بھی برپا کر سکتے ہیں لہٰذا انہیں سکول کے دوران بھی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان کو سائنس کیمسٹری، بائیولوجی یا کوئی بھی مضمون ہو اپنی قابلیت کا لوہا منوا لیتے ہیں۔

عقرب لڑکیاں نرسنگ، حفظانِ صحت وغیرہ مضامین کو زیادہ پسند کرتی ہیں انہیں امورِ خانہ داری سے زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔

پیشہ ورانہ زندگی میں اپنے لئے راہِ عمل خود بناتے ہیں عام طور پر بہت بڑے قانون دان سیاستدان یا ایک بہترین ڈاکٹر (سرجن) کی حیثیت سے نام پیدا کرتے ہیں اس کے علاوہ یہ پولیس فورس میں خاص کر خفیہ پولیس میں بہترین کارکردگی کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

عقرب لڑکیاں بطور نرس یا ڈسپنسنگ لائن میں کامیاب رہ سکتی ہیں۔

چند مشہور تاریخی شخصیات جو پیدائش کے لحاظ سے برجِ عقرب کے زیرِ اثر تھیں۔ ان کی سوانح

عمریوں کا مطالعہ کریں پھر اوپر کے بیان سے موازنہ کر کے دیکھیں۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ بہادر شاہ ظفر	(آخری مغلیہ تاجدارِ ہند)	۲۴ر اکتوبر
۲ر بہاری لال گپتا	(مشہور قانون دان)	۲۶ر اکتوبر
۳۔ روزویلٹ	(صدر امریکہ)	۲۷ر اکتوبر
۴۔ کیپٹن کک	(مشہور سیاح)	۲۸ر اکتوبر
۵۔ چیانگ کائی شیک		۳۱ر اکتوبر
۶۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل		۳۱ر اکتوبر
۷۔ کیرو	(مشہور پامسٹ و منجم)	یکم نومبر
۸۔ میری انتھونی	(فرانس)	۲ر نومبر
۹۔ ہارڈنگ	(صدر امریکہ)	۳ر نومبر
۱۰۔ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ	(مشہور صوفی شاعر)	۷ر نومبر
۱۱۔ علامہ اقبالؒ	(مشہور شاعر)	۹ر نومبر
۱۲۔ ایڈورڈ ہفتم		۹ر نومبر
۱۳۔ پنڈت جواہر لال نہرو		۱۴ر نومبر
۱۴۔ اکبر الہ آبادی	(مشہور شاعر)	۱۶ر نومبر
۱۵۔ فیلڈ مارشل منٹگمری		۱۷ر نومبر
۱۶ر جرفیلڈ	(صدر امریکہ)	۱۹ر نومبر
۱۷۔ چارلس اوّل	(برطانیہ)	۱۹ر نومبر
۱۸۔ جارج ایلیٹ	(مشہور مصنف)	۲۲ر نومبر

بُرجِ قوس میں سیرِ آفتاب

اور نومولود پر اُس کے اثرات

۲۳ر نومبر سے ۲۲ر دسمبر تک، پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ قوس SIGN:Sagitarius - Arche with Bowbarrow

عنصر : آتشی Elcment: Fire

خوش قسمتی کا رنگ :- ارغوانی رنگ Purple

〃 〃 〃 پتھر :- زمرد Emerald

فیروزہ Aquamarine

عقیق Agate سنگِ یشب، یا کوئی نیلے رنگ کا سٹون۔

〃 〃 〃 پھول :- Mimosa

〃 〃 〃 دن :- جمعرات Thursday

〃 〃 〃 نمبر :- ۳

حاکم سیارہ :- مشتری Jupiter

مثبت خصوصیات :- شریف، رحم دل، سخی، ملنسار۔

منفی 〃 :- مضطرب، بے صبرا، زیادہ متحرک، متلوّن۔

بُرجِ قوس میں آفتاب کی تحویل ۲۳ر نومبر سے شروع ہو جاتی ہے لیکن ایک ہفتہ تک چونکہ

بُرجِ عقرب کا نُقطۂ اتصال اس پر سایۂ فگن رہتا ہے اِس لئے اس کے اثرات میں پوری قوت نہیں آتی۔ ۳۰ر نومبر سے ۲۲ر دسمبر تک بُرجِ قوس اپنی پوری قوت سے اثر انداز رہتا ہے۔ ۲۲ر دسمبر بُرجِ قوس کی قوت کا نُقطۂ عروج ہوتا ہے۔ پھر بُرجِ جدی میں تحویلِ آفتاب ہو جانے کی وجہ سے اس کی قوت میں بتدریج ضعف آنے لگتا ہے اور بُرجِ جدی کا دَور شروع ہو جاتا ہے۔

متولّدین بُرجِ قوس طویل قامت ہوتے ہیں۔ بلند پیشانی، بیضوی چہرہ، چھریرا بدن، بڑی ناک، شربتی و ارزقی آنکھیں، جسم کی رنگت سفید و سُرخ، گھنگھریالے بھورے یا سُرخی مائل بال عام طور پر متولّدین بُرجِ قوس کی علامتیں شمار کی گئی ہیں۔

یہ لوگ شریف النفس، عابد و زاہد، سخی اور محنت کش ہوتے ہیں۔ نڈر، حاکمانہ ذہن والے، زود فہم اور فریب و دغا سے نفرت کرنے والے ہوتے ہیں۔ فریب سے انہیں اس حد تک نفرت ہوتی ہے کہ اگر ان کے علم میں ایسا کوئی واقعہ آجائے تو جب تک اُسے دوسروں کے سامنے بے نقاب نہ کردیں چین سے نہیں بیٹھتے خواہ اِس کے انجام میں انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے انہیں ہر وقت ایک وہم سا رہتا ہے کہ مبادا کوئی اُن سے فریب کر جائے۔ ہر بات لگی لپٹی بغیر دوسروں کے مُنہ پر کہہ دینا قوس افراد کی پہچان سمجھی جاتی ہے۔ انہیں اپنے ملازمین کا بہت خیال رہتا ہے ان کی خبر گیری اور دیکھ بھال حد سے زیادہ کرتے ہیں۔

عام طور پر خاموش طبع، ذہین اور مثبت سوچ کے مالک، پُرانی روایات پر عامل، دوسروں کی مدد کرنے والے، سیر و تفریح کے دلدادہ، گھومنے پھرنے کا شوق رکھنے والے، چالاک اور سمجھدار اپنی عقل و دانش سے پورا فائدہ اٹھانے والے ہوتے ہیں۔

طبیعت میں شوخی اور مزاح کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔ خوش بیان ہوتے ہیں۔ بہت کم بولتے ہیں۔ یا بہت زیادہ بولتے ہیں۔ انہیں گفتگو کا سلیقہ آتا ہے اپنی باتوں میں بہترین دلیلیں دینا ان کا خاص وصف ہوتا ہے۔ ان کا سماجی حلقہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ مذہب سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ اور بعض مذہب کے بہت پابند بھی ہوتے ہیں اور مذہبی زندگی بسر کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔

عقل وبصیرت اور فہم و فراست کی تقسیم میں کارکنانِ قضاو قدر نے بُرجِ قوس والوں کو بہت نوازا ہے۔ پرعزم اور حوصلہ مند ہوتے ہیں۔ اپنے اصولوں پر ڈٹ جانے والے بہت بڑی قوتِ فیصلہ کے مالک ہوتے ہیں۔ بڑی سے بڑی مشکل پر قابو پا لینا اِس بُرج والوں کی خاص صفت ہوتی ہے۔

ملازمت کی بہ نسبت ذاتی کاروبار کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی رہتے ہیں لیکن ایک خامی ان میں یہ ہوتی ہے کہ کسی ایک کام کو مستقل مزاجی سے نہیں کرتے اور اپنے پیشے اور کاروبار کو بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً اگر آج کسی قسم کی دوکانداری کر رہے ہیں تو آنے والی کل کو ممکن ہے۔ بحیثیت کمیشن ایجنٹ شہر بہ شہر منڈیوں میں گھومتے پھرتے نظر آئیں۔

ان میں ایک خامی یہ بھی ہوتی ہے کہ خود تو سخی اور وسیع القلب ہوتے ہیں لیکن بھلائی کے کام کرنے والے دوسرے افراد یا اداروں پر نکتہ چینیاں کرتے رہتے ہیں۔ عزت و شہرت کے حصول کے لئے خیرات بھی بانٹیں گے لیکن اسی لمحے دروازے پر آیا ایک سائل یا غرض مند خالی بھی لوٹا دیں گے۔

انہیں موسیقی سے بہت لگاؤ ہوتا ہے خود بھی فنکار بننے کی پوری استعداد کے مالک ہوتے ہیں اور اپنی اِس حظ کی تسکین کے لئے محفلِ موسیقی یا قوالی کی (سماع کی) محفلیں آراستہ کرتے رہتے ہیں۔ من موجی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ ادنیٰ سی تحریک پر شادی کر لیتے ہیں اور اگر یہ شادی "خانہ بربادی" بھی ثابت ہو تو اپنی طرف سے نباھنے کی کوشش کریں گے اور حتی الوسع قطعِ تعلق نہیں کرتے۔

یہ لوگ اپنی غلطیوں کا فراخ دلی سے اعتراف کر لیتے ہیں۔ اور پھر اس پر فخر بھی کرتے ہیں اور لوگ ان کی دوستی پر ناز کرتے ہیں۔

محبت اور پیار تو قوسی افراد کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے یہ جب کسی دنیوی فکر و رنج سے فرار چاہتے ہیں تو محبت کے دامن میں ہی پناہ تلاش کرتے ہیں۔ اُن کی محبت بے لوث اور سچی ہوتی ہے۔ ان کی دیرپا دوستی اپنے ہم بُرج سے ہی ہو سکتی ہے یا پھر بُرج حمل اور بُرجِ سرطان

سے بھی اچھا نباہ ہو جاتا ہے۔

رنگ :- ان کے لئے سبز اور ارغوانی رنگ موزوں رہتے ہیں۔ قوسی عورتیں خاص کر شرابی شیرہ اور پرپل (Purple) رنگوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اور یہ رنگ ان کی شخصیت کو اُبھارتے ہیں۔

حجریات :- فیروزہ، عقیق، سنگِ یشب، زمرّد ان کے لئے مفید رہتے ہیں۔ انگوٹھی میں پہننا ہو تو چاندی کی انگوٹھی میں جمعرات کو مشتری کی ساعت میں پہنیں۔

قوسی بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

یہ چھوٹی عمر میں لمبوترے چہرے کے مالک ہوتے ہیں ہاتھ، ٹانگیں اور بازو لمبے ہوتے ہیں۔ جڑواں دانت، لمبی گردن اور بال بھورے یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کی فطرت میں چوکنا پن پایا جاتا ہے۔ بعض ماہرینِ فلکیات نے اُن کی عادات و خصائل کو گھوڑے کی عادات و خصائل سے نسبت دی ہے جس طرح وہ چوکنا اور بعض اوقات سُست ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح ان بچوں میں بھی ایسی ہی صفات پائی جاتی ہیں۔ بچپن میں ایک گھوڑے کے بچے کی طرح یہ بھی بڑی چھلانگیں لگانے اچھلنے کودنے بھاگنے اور پھرتیلے پن کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

ہنس مکھ، ملنسار اور بے باک فطرت کے مالک، اکیلے کھیلنا اور دوسروں کو کھیلتے دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ کسی حد تک شرمیلے بھی ہوتے ہیں۔ ان میں خامی کہیں یا کچھ اور، یہ کسی بھی عادت کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ اِس لئے ان کی تربیت میں ان کے ماحول کا خاص خیال رکھا جائے اور غلط قسم کے بچوں کو ان سے قریب نہ آنے دیا جائے۔

تعلیم کے معاملہ میں یہ زیادہ دلچسپی پڑھنے لکھنے میں نہیں لیتے اِسی باعث ان کے نمبر زیادہ نہیں ہوتے اِس لئے اگر ممکن ہو تو ان کے لئے گھر میں ٹیوٹر کا اہتمام کر لیا جائے تو موزوں رہتا ہے۔

انہیں جیاگرافی، لینگویجز اور کلاسیکل مضامین میں دوسرے مضامین کی بہ نسبت زیادہ

دلچسپی ہوتی ہے۔

یا پھر انہیں قانون یا میڈیسن مضامین پسند ہوتے ہیں اور ان میں ترقی کر سکتے ہیں۔

یہ جرنلسٹ، سرجن، اچھے ڈاکٹر اور کامیاب وکیل بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کھیتی باڑی یا ان تمام کاموں میں دلچسپی لے سکتے ہیں۔ جو ان کے بزرگ کرتے چلے آ رہے ہوں۔

ذیل میں چند معروف تاریخی شخصیات کے نام دیئے جاتے ہیں جو پیدائش کے لحاظ سے برج قوس سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی زندگیوں کے حالات پر غور کریں اور اوپر کے بیان سے موازنہ کریں۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر		۲۳ر نومبر
۲۔ گریس ڈارلنگ		۲۴ر نومبر
۳۔ سر ونسٹن چرچل		۳۰ر "
۴۔ مارک ٹوین	(مشہور مصنف)	۳۰ر "
۵۔ ملکہ الیگزینڈرا		یکم دسمبر
۶۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد	(بھارت کے صدر)	۳ر "
۷۔ تھامس کارلائل	(مشہور مصنف)	۴ر "
۸۔ سر ہمیشن ہارٹ	(مشہور شاعر)	۵ر "
۹۔ ہنری ہشتم	(انگلستان)	۶ر "
۱۰۔ سر والٹر سکاٹ		۶ر "
۱۱۔ وارن ہسٹنگز	(مشہور مدبر)	۶ر "
۱۲۔ محسن الملک سید مہدی علی		۹ر "
۱۳۔ احمد شاہ	(محمد شاہ بادشاہ کا بیٹا)	۱۴ر "
۱۴۔ سلطان محمود غزنوی		۱۵ر "

برجِ جدی SIGN: Capricorn - Goat

عنصر: خاکی Element: Earth

خوش قسمتی کا رنگ: کالا، نیوی بلیو، سلیٹی یا براؤن

" " " پتھر: نیلم Supphire سنگِ سلیمانی Onyse

پلک Garnet اس کے علاوہ تمام بھورے رنگ، خاکستری۔

یا چوہے کے رنگ جیسے یا گہرے سبز رنگ کے پتھر۔

" " " پھول: Hyacinth

" " " دن:۔ ہفتہ Saturday

" " " نمبر:۔ ۸

حاکم ستارہ: زحل Satrun

مثبت خصوصیات:۔ مہربان، جذباتی، محبت کرنے والا، اعتبار کرنے والا۔

منفی " :۔ ضدی، کاہل، سست، غمگین، ناقابلِ اعتماد، تنگ نظر اور خودغرض۔

برجِ جدی میں آفتاب کی تحویل ۲۳ر دسمبر سے شروع ہو جاتی ہے لیکن ابھی برجِ قوس کا نقطۂ اتصال اس برج پر سایہ فگن ہوتا ہے اس لئے اس کے اثرات میں پوری قوت نہیں آتی ۳۰ر دسمبر سے اس میں پوری قوت آنی شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ ۲۰ر جنوری کو اس کے اثرات نقطۂ عروج پر ہوتے ہیں۔

راس البروج کا دسواں گھر برجِ جدی یا Capricorn ایک ایسا برج ہے جس

کے دور میں پیدا ہونے والے میانہ قد مائل بہ کوتاہی ہوتے ہیں۔ آنکھیں چھوٹی اور سیاہ، ٹھوڑی چھوٹی لیکن گردن لمبی پتلی ہوتی ہے چہرہ بھی پتلا لیکن سختی مائل جس پر استحکام و عمل و صبر کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ سر کے بال پتلے کم اور سیاہ ہوتے ہیں۔ نقوش نمایاں ناک پتلی اور لمبی ہوتی ہے۔

متولدین برجِ جدی عالی دماغ اور بلند خیال ہوتے ہیں۔ مضبوط قوتِ ارادی کے مالک، متحمل مزاج اور ثابت قدم ہوتے ہیں۔ اپنے آپ پر بھروسہ کرنے والے اور خود اعتماد، عقل و فراست سے پُر، خداداد قابلیتوں اور صلاحیتوں کے مالک اور نظم و نسق اور صبر و تحمل کا مادّہ تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔

ان کے برج کا نشان پہاڑی بکری ہے جس طرح پہاڑی بکری ٹھہر ٹھہر کر اور زمین پر قدم جما کر چلنے کی عادی ہوتی ہے۔ بعینہٖ ایک جدی انسان متوازن انداز سے اور ٹھہر ٹھہر کر چلتا ہے اس سائین کے مالک جانتے ہیں کہ انہیں زندگی کس ڈھب سے گزارنی ہے۔ کیا کام کرنے ہیں اور کس انداز سے جینا ہے۔

یہ لوگ ایک اور خاص صفت بھی رکھتے ہیں اور وہ یہ کہ انہیں ہمیشہ ایک بلند منصب پر پہنچنے کی طلب ہوتی ہے اور اکثر و بیشتر یہ اپنے ٹارگٹ کو حاصل کر کے رہتے ہیں۔ انتہائی لگن اور توجہ سے اپنے مطلوبہ مقام پر ان کی نظر ہوتی ہے اور یہ لگن اور جذبہ ہی انہیں منزلِ مراد تک پہنچاتا ہے۔

ایک جدی سائین کا مالک جس طرح خود باعمل ہوتا ہے اسی طرح اس کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے بھی اس کے نقوشِ قدم پر چل کر کامیاب ہوں۔ یہ دوسروں کے علم و ہنر کی داد، دل کھول کر دیتا ہے۔ دوسروں کی تعریف و توصیف میں فراخدلی کا مظاہرہ کر کے انہیں آمادۂ عمل کرتا ہے اور خود بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کو معیوب سمجھتا ہے۔

یہ دوسروں کے زیرِ اثر رہ کر کام نہیں کر سکتے انہیں غلامی سے شدید نفرت ہوتی ہے اور اگر اتفاق سے انہیں کسی دوسرے کے زیرِ اثر کام کرنا پڑے تو ان کی تمام دلچسپیاں اس کام سے ہٹ جاتی ہیں اور وہ عمدگی سے کام نہیں کر سکتے البتہ اسی کام کو وہ اپنی سربراہی میں نہایت اچھے طریقے سے سرانجام دے سکتے ہیں۔

زندگی میں کوئی قرض کی ادائیگی کا قصہ ہو یا محبت کا مسئلہ یا کوئی اور سلسلہ ہو ہر ایک معاملہ میں

یہ اپنے ذاتی خیالات رکھتے ہیں اور کسی دوسرے کی اپنے ذاتی مسائل میں مداخلت کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بعینہٖ کسی کے کام میں خود مُخل نہیں ہوتے اور اسے معیوب سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی بہت کم لوگوں سے بنتی ہے۔

یہ اگرچہ خود کو مذہبی آدمی ظاہر نہیں کرتے اس کے باوجود باطن میں نیک اور پارسا ذہن رکھتے ہیں۔ دوسروں کے کام آنا پسند کرتے ہیں لیکن انفرادی مدد کرنے کی بجائے اجتماعی مدد کرنا اور رفاہی اداروں سے تعاون کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دل کے کھلے اور مخیّر ہوتے ہیں۔ خلقِ خدا کی خدمت کر کے روحانی لذت محسوس کرتے ہیں جب ان کی رغبت مذہب کی جانب ہو جائے تو پھر یہ اپنے اعتقادات سے جنون کی حد تک پیار کرتے ہیں۔

متولدین برجِ جدی بہترین مقرر ہوتے ہیں لیکن اپنی تقریر میں دلائل و براہین کے علاوہ صاف گوئی سے کام لیتے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے مفکرین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اہلِ علم و دانش کا حد سے زیادہ احترام کرتے ہیں۔

بہترین منتظم اور اعلیٰ کارکن ہونا ان کی خاص پہچان ہوتی ہے۔ مستقل مزاج ذہین اور جاہ طلب، رسم و رواج کے پابند، قابلِ اعتماد اور غیرت مند ہوتے ہیں۔

محبت کرنے والے لیکن اپنی محبت کا اظہار بالعموم تحفے تحائف دے کر کرتے ہیں یا ہمدردانہ رویّہ سے اپنی لگن اور محبت ظاہر کرتے ہیں۔

یہ دوسروں کو تو دکھ اور پریشانی میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے لیکن خود زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر بحرانوں اور مایوسیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ زندگی کے کٹھن ایّام میں یہ اگر پبلک لائف اختیار کر لیں تو نہ صرف ان کے جذبۂ خدمت کو تسکین حاصل ہوتی ہے بلکہ مختلف اداروں سے میل جول بڑھنے سے سوچ و بچار اور خیالات پر اچھا اثر پڑتا اور کامیابی کی راہیں نکل آتی ہیں۔

محبت اور دوستی کے معاملہ میں جدی افراد جسے پسند کر لیں یا شادی کے لئے منتخب کر لیں اس سے زندگی بھر نباہنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں اپنی اولاد سے بھی پیار ہوتا ہے لیکن اس پیار کا اظہار برملا نہیں کرتے جس سے اکثر ان کے بچوں کو یہ خیال گزرتا ہے کہ "یہ ہم سے محبت نہیں کرتے ہیں"

یہ لوگ اپنی امارت و حیثیت پر فخر و غرور بھی کرتے ہیں اور دوسروں پر اپنے وقار کی رُو سے برتری

کا اظہار کرتے ہیں۔ نہ دوسروں سے فریب کرتے ہیں نہ کسی کے فریب کا شکار ہوتے ہیں۔ عشق وغیرہ کے چکروں سے ہمیشہ دُور رہتے ہیں۔ سیدھی سادی دوستی اور اچھا رسپانس مل گیا تو شادی کے مرحلہ تک جا پہنچے۔ اولاد کے معاملہ میں "چھوٹا کنبہ" اور سکھی گھرانہ کے مصداق دو، تین سے آگے نہیں بڑھتے۔

بہترین دوست اپنے ہم بُرج یا ثور و سنبلہ کے مالک یا پھر حوت اور میزان والے۔ شادی کے لئے بھی بہترین زندگی کا ساتھی سرطان یا حوت یا پھر اپنا ہی بُرج۔

رنگ :۔ ان کے لئے موزوں رنگ قرمزی، گہرا نیلا، سلیٹی یا براؤن رنگ شمار ہوتے ہیں یا پھر کالا رنگ بھی ان کے لئے موزوں رہتا ہے۔ جدی عورتیں روپہلی رنگت کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔

تجربات :۔ سنگِ سلیمانی، نیلم یا پلک کا نگینہ چاندی کی انگوٹھی میں مڑھائیں اور ہفتہ کے روز زحل کی پہلی ساعت میں انگلی میں پہن لیں۔

جدی بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

جدی بچے ابتدائے عمر میں چھوٹے قد کے اور لمبی گردن کے مالک ہوتے ہیں۔ ناک چھوٹی آنکھیں بھی چھوٹی۔ سیاہ یا بھوری ہوتی ہیں۔ جلد نرم و ملائم بال سیدھے اور بعض اوقات گھنگھریالے۔ چلتے وقت یہ بچے تھوڑا سا آگے کی طرف جھک کر چلنے کی عادت رکھتے ہیں۔

عادات و خصائل کے لحاظ سے خود اعتماد اور نرم خو اور صبر و تحمل والے۔ بچپن سے ہی ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں جن سے عقل و فراست اور خداداد قابلیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

انہیں بہت کم روتے دیکھا جاتا ہے۔ قصے کہانیوں کے سننے کے شائق ہوتے ہیں جلد غصہ میں آجانا اور کسی چیز کی طلب میں اصرار کرنا ان کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

ان خصوصیات کو تربیت کے دوران خاص طور پر سامنے رکھتے ہوئے ان کے ساتھ پیار و محبت اور حلیمی طبع سے پیش آئیں۔ انہیں تعلیم سے رغبت بھی ہوتی ہے اور ان کے لئے تعلیم بہت ضروری بھی ہوتی ہے۔ یہ سکول میں امتیازی حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ سائنس، فزکس، جغرافیہ، زبان دانی وغیرہ سبھی مضامین ان کے پسندیدہ ہوتے ہیں اور ان مضامین میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ تعلیم کے شعبہ میں نہ تو انہیں کسی ٹیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ کسی نگراں کی۔ یہ خود بخود ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

ان کے معاش کے لئے بھی متردد نہیں ہونا پڑتا یہ جس شعبہ میں ہاتھ ڈالیں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ سیاست کا میدان ہو خواہ قانون کا کوئی ادارہ، ٹریڈ کی کوئی شاخ ہو یا کوئی انڈسٹری، انشورنس کمپنی ہو یا اسٹیٹ ایجنسی زراعت ہو یا باغبانی ہر شعبۂ زندگی گویا ان کا اپنا شعبہ ہوتا ہے۔

جدی لڑکا ہو یا لڑکی طب کا شعبہ بھی ان کے لئے موزوں رہتا ہے اور یہ کامیاب فزیشن ثابت ہوتے ہیں۔ فوجی ملازمت میں بھی ہوتے ہیں اور عوامی انجمنوں میں بھی ممتاز حیثیتوں اور عہدوں کے مالک دیکھے گئے ہیں۔

مندرجہ ذیل معروف تاریخی شخصیات کا پیدائش کے لحاظ سے بُرج جدی سے تعلق ہے

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ	بانیٔ پاکستان	۲۵ دسمبر
۲۔ اینڈریو گارنیکی		۲۵ 〃
۳۔ ابوالعلا معرّی	(مشہور شاعر)	۲۶ 〃
۴۔ صدر ولسن	(امریکہ)	۲۸ 〃
۵۔ وڈ رو ولس	〃	۲۸ 〃
۶۔ گلیڈ سٹون	(وزیراعظم برطانیہ)	۲۹ 〃
۷۔ کپلنگ	(مشہور مصنّف)	۳۰ 〃
۸۔ شہاب الدین سہروردیؒ	(سلسلہ سہروردیہ کے بانی)	یکم جنوری
۹۔ مسٹر اٹیلی	(مزدور راہنما)	۳ 〃
۱۰۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ	(مفسیر و عالم)	۳ 〃
۱۱۔ شاہ جہاں	(شہنشاہِ ہند)	۵ 〃
۱۲۔ جون آف آرک	(مشہور فرانسیسی راہبہ)	۶ 〃
۱۳۔ سلطان ابوالفتح عثمان	(شاہِ مصر)	۷ 〃
۱۴۔ لارڈ کرزن		۱۱ 〃
۱۵۔ بنجامن فرنیکلن	(امریکی راہنما)	۱۷ 〃

بُرجِ دلو میں سیرِ آفتاب

اور نومود پر اُس کے اثرات

۲۱ جنوری سے ۱۹ فروری تک پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرج دلو SIGN: Aquarius

عنصر: بادی Element: Air

خوش قسمتی کا رنگ: سبز Green کالا اور سلیٹی۔

" " " پتھر: لاجورد، یاقوت کبود، نیلم Supphire

پلک Garnet

" " " پھول: گل نرگس Daffodil

" " " دن :۔ ہفتہ Saturday

" " " نمبر:۔ ۴

حاکم ستیارہ : زحل Satrun

مثبت خصوصیات :۔ پھرتیلا ۔ چست، جوہ لینے والا، دیانتدار ۔ پُرسکون۔

منفی " :۔ سرکش، عیّار، سردمہر، الگ تھلگ اور اذیت پسند

بُرج دلو میں آفتاب کی تحویل ۲۱ جنوری سے شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن ایک ہفتہ تک بُرج جدی کے نقطۂ اتصال کا سایۂ اس بُرج پر رہنے کے باعث ۲۸ جنوری کو بُرج دلو میں پوری قوت آجاتی ہے۔ پھر اس بُرج کے اثرات ۱۹ فروری کو اپنے نقطۂ عروج پر ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد تحویل بُرجِ حوت میں شروع ہوجاتی ہے اس لئے بُرج دلو کے اثرات کم ہوجاتے ہیں۔

متولّدین بُرج دلو میانہ قد (مائل بہ فرازی) بیضوی چہرہ، صاف اور کھلی پیشانی حسین و

جمیل نقوش، چمکدار چھوٹی آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ بال سنہری، سرخی مائل، ناک درمیانی، جوڑا دہانہ اور خوبصورت ٹھوڑی ہوتی ہے۔ عام نظر ڈالنے سے ایک معیاری حُسن کا تاثر ملتا ہے۔ ان کا حُسن میزان والوں سے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے لیکن عُمدگی کا احساس ضرور ہوتا ہے۔

ان کی یہ بھی پہچان ہوتی ہے کہ چلتے وقت قدم لمبے لیتے ہیں۔ یہ لوگ مہذب، مستحکم طبیعت کے مالک، نظم وضبط پر سختی سے کاربند رہنے والے اور تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ طبیعت میں تیزی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی ادنیٰ سی تحریک پر بھی بغیر جانے بوجھے کسی کام میں حصہ لے لیتے ہیں۔ خواہ آئندہ وہ کام ان کے لئے کتنا نقصان دہ ثابت کیوں نہ ہو، عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں سب سے آگے ہوتے ہیں۔ دوسروں کے کام آتے ہوئے بعض اوقات اپنا سب کچھ قربان کردیتے ہیں۔ یہ دوسروں کے ہی کام آتے ہیں۔ اپنا کچھ بھی نہیں بنا سکتے زیادہ سے زیادہ اپنا اچھا نام چھوڑ جاتے ہیں۔ اور لوگ عرصۂ دراز تک ان کی خدمات اور قربانیوں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

قانون اور نظم و نسق کا احترام کرنے والے اور مضبوط کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ حد درجہ حساس بھی ہوتے ہیں۔ شور وغل سے انہیں کوفت اور ذہنی پریشانی ہوتی ہے۔ کھلی فضا اور تازہ ہوا بہت پسند کرتے ہیں۔

موسیقی اور رقص وسرور کے رسیا لیکن اپنی خواہشات پر مکمل اختیار و کنٹرول رکھنے والے بلند فطرت لیکن اپنی خواہشات پر مکمل اختیار، جذباتی اور احساسِ تنہائی کے شکار رہنے والے۔ بعض اوقات تنہائی سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ اور خواہش کرتے ہیں کہ انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے لیکن پھر جلد ہی تنہائی کا احساس انہیں ڈسنے لگتا ہے اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انہیں سب تنہا چھوڑ گئے اور دنیا میں ان کا کوئی نہیں ہے ساری دنیا مخالف ہوگئی ہے۔ عجیب وغریب احساسات کے مالک ہونے میں یہ لوگ۔

تفریح گاہوں، میلوں اور عوامی اجتماعات میں خوش رہتے ہیں۔ لوگوں میں گھرا رہنا پسند کرتے ہیں پھر بعض اوقات ان عوامی جلسوں میں بھی ذہنی طور پر اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اصل میں ان کے اعصاب ہیجانی کیفیت کا شکار اور کمزور ہوتے ہیں۔

یہ لوگ کاروبار کی جانب متوجہ ہوں تو کامیاب رہتے ہیں اور اگر دلچسپی لیں تو بہت بڑی

سائنٹیفک ایجادات کر سکتے ہیں۔ یہ اختراعی ذہن کے مالک ہوتے ہیں جس کام کو شروع کر دیں اُسے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ ترقی پسند اور جدت طراز ہوتے ہیں۔ گہری اور دُور رس نگاہوں کے مالک ہوتے ہیں اگر انہیں پُرسکون ماحول میسّر ہو تو بہت جلد آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ان لوگوں کی سوچ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ پچاس برس آگے کی سوچ رکھتے ہیں انہیں انسانیت کی بھلائی سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔ ان کی سوچ اور عام مشاغل میں کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ انہیں اپنی معلومات پر پورا اعتماد ہوتا ہے یہ دوسروں کے "رازہائے درون پردہ" تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرینِ فلکیات انہیں اپنی عمر سے پچاس برس آگے کا فرد سمجھتے ہیں۔

ان کی عملی زندگی میں ایک عجیب و غریب "سسپنس" پایا جاتا ہے۔ "یہ اگلا قدم کیا اٹھائیں گے" اس کے بارے میں دوسرے تو رہے ایک طرح انہیں خود بھی پتا نہیں ہوتا کہ ان کا اگلا قدم کیا ہو گا۔ اچانک فیصلہ کرتے اور فی الفور اقدام کر گزرتے ہیں۔

یہ اس عقیدے کے مالک ہوتے ہیں کہ "جیو اور جینے دو" یعنی دوسروں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے، لیکن یہ بھی گوارہ نہیں کرتے کہ کوئی دوسرا ان کے معاملات میں مداخلت کرے۔ یہ دوسروں کا احترام کرتے ہیں کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے لیکن دوسروں کو بھی اجازت نہیں دیتے کہ انہیں کوئی نقصان پہنچائے۔

یہ اکثر و بیشتر کوئی نہ کوئی منصوبہ اور سکیم بناتے رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو ان منصوبوں کے تانوں بانوں میں ایسے کھو جاتے ہیں کہ دیکھنے والا انہیں "تصورات کی دنیا میں کھو جانے والا" سمجھ لیتا ہے۔ حالانکہ ان لمحات میں بھی ان کے دماغ کی تمام حسیات بیدار ہوتی ہیں۔

انہیں ٹیپ ٹاپ کی وضع دار زندگی کے مقابلہ میں سادہ زندگی زیادہ پسند ہوتی ہے۔ ان کے اپنے کچھ اصول و قوانین ہوتے ہیں جن کے مطابق زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں۔

صحت کے معاملہ میں نظر بظاہر کمزور و ناتواں دکھائی دیتے ہیں جبکہ حقیقت میں صحت مند و توانا ہوتے ہیں اور بہت کم بیمار پڑتے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک تو انہیں اپنی صحت کا بہت خیال رہتا ہے۔ دوسرے ان کے جسم میں بیماریوں سے بچاؤ کے لئے قوتِ مدافعت دوسروں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

ان کے اعصابی نظام میں ضعف ہوتا ہے اور ان کی پنڈلیاں اور ٹخنے مرض کو قبول کرنے کی

استعداد زیادہ رکھتے ہیں اس لئے کہ ان کے جسم کے یہ حسّاس اور نازک حصّے سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں لو بلڈ پریشر یا دوران خون میں خلل کا کوئی عارضہ بھی ہو سکتا ہے۔ انہیں پُرسکون اور پُرفضا کسی مقام پر اپنے کچھ فرصت کے لمحات ضرور گزارتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ عصبی نظام متوازن رہ سکے ورنہ نروس بریک ڈاؤن یا اسی قبیل کا کوئی بھی مرض ذہنی پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔

محبت اور شادی کے معاملہ میں ان کا انتخاب عقل و دانش کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ یہ یوں تو پوری نوعِ انسانیت سے پیار کرتے ہیں لیکن جہاں زندگی کے ساتھی کو منتخب کرنے کا معاملہ آپڑے تو انہیں ظاہری حسن و جمال یا خاندانی برتری سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ ان کی نظروں میں اگر کوئی ہستی جچتی ہے تو اسے ذہین اور باشعور و دانشور ہونا ضروری ہے اور اگر کوئی ایسی ہستی انہیں مل جائے تو زندگی کے آخری سانسوں تک اس سے نباہتے ہیں۔ ان کے لئے بہترین شریکِ حیات اپنی ہم بُرج ہی ہو سکتی ہے یا پھر بُرج جوزا، میزان یا عقرب کے زیرِ اثر پیدا ہونے والوں سے خوب نبھتی ہے اور دیر پا رہتی ہے۔

ایک دلو خاتون ایماندار، مخلص اور وفادار ہوتی ہے۔ جھگڑالو نہیں ہوتی۔ ذہین اور دور اندیش ہونے کی وجہ سے مشکل وقت آپڑے تو بڑے استقلال سے حالات کے خلاف صف آرا ہو جاتی ہے اور اپنے مرد کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔

دوستی کے لئے بھی ہم بُرج یا جوزا، میزان و عقرب والوں سے دیرپا رہتی اور خوب نبھتی ہے۔

رنگ :۔ ان کے لئے موزوں رنگ سلیٹی، سیاہ یا نیلا رہتے ہیں۔ بعض خواتین گہرا سبز بھی پسند کرتی ہیں۔

جواہرات :۔ لاجورد، یاقوت کبود، اور نیلم میں سے کوئی پتھر چاندی کی انگوٹھی میں زحل کی پہلی ساعت میں پہننی چاہیے۔ ہفتہ (سنیچر) چونکہ اس بُرج کا مخصوص دن ہے لہٰذا ہفتہ کے روز ہی زحل کی پہلی ساعت میں پہنیں۔

دلو بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

گول بیضوی چہرہ، چھوٹی اور چمکدار آنکھیں، چھوٹی اور مضبوط گردن الغرض بڑے حسین ہوتے ہیں۔

دلو بچوں کے ناخن دوسروں سے حسین ہوتے ہیں۔ میانہ قد مائل بہ فرازی اور خداداد صلاحیتوں والے ہوتے ہیں۔ جن کا اظہار وہ چھوٹی عمر سے ہی کرنے لگتے ہیں۔ ان میں ایک عام صفت یہ بھی ہوتی ہے کہ اپنی ہمدردانہ فطرت کے باعث دوستوں میں بہت پسند کئے جاتے ہیں اور ہر محفل کی جان سمجھے جاتے ہیں۔ یہ اپنے دوستوں سے کبھی جھگڑا نہیں کرتے لیکن پریشان کرنے والوں سے دشمنی کرنے میں بھی پیچھے نہیں رہتے۔ علم کے حصول اور آگے بڑھنے کی تمنا رکھتے ہیں ایک بڑی قوتِ ارادی کے مالک ہوتے ہیں نصیحت قبول کرتے ہیں لیکن سختی اور زیادتی کو برداشت نہیں کرتے لہٰذا ان کی تربیت میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ انہیں کسی بھی فہمائش کے لئے سلیقہ مندی اور بردباری سے کام لینا ضروری ہے۔ آپ ان سے جس قدر اچھے انداز سے پیش آئیں گے ان کی خفتہ و پوشیدہ اچھائیاں اسی انداز سے ابھریں گی اور ایک بلند انسان کی حیثیت سے وہ نشوونما پائیں گے۔

تعلیم کے معاملہ میں اگر مضامین ان کی اپنی خواہش سے انہیں منتخب کرنے دیں تو بہتر ہوگا اس لئے کہ اپنی پسند کے مضامین میں وہ زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں گے۔ ویسے سائنس، بائیولوجی کیمسٹری اور لسانیات میں وہ زیادہ دلچسپی لے سکتے ہیں۔

معاش کے ضمن میں یہ ان پیشوں کو زیادہ پسند کریں گے جو نوعِ انسانیت کی بھلائی سے تعلق رکھتے ہیں یا پھر ان کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں جو خاندانی لحاظ سے ان میں رائج ہیں البتہ ان کاموں کو وہ اپنے انداز سے کریں گے۔ یعنی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کے باوجود ان کے اذہان میں چونکہ ندرت پائی جاتی ہے اس لئے طریق کار ہمیشہ اپنا اختیار کرتے ہیں۔

سائنس انجینئرنگ یا الیکٹریکل کا کوئی شعبہ ہو یا کوئی سوشل ورک ہر لائن میں کامیاب و کامران رہنے والے۔ انہیں اچانک کسی انعامی سکیم سے یا کہیں سے غیر متوقع طور پر بھی پیسہ ملا کرتا ہے۔

دلو لڑکا ہو یا لڑکی باعمل اور کوشش کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ہر شعبۂ حیات میں کامیاب رہتے ہیں۔

صحت کے معاملہ میں انہیں ہمیشہ سکون و آرام پہنچانا چاہیئے کہ ان کا نظام عصبی حساس اور کمزور ہوتا ہے۔ اچھی خوراک، پرسکون ماحول اور گہری نیند انہیں تندرست و توانا رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ نظامِ دورانِ خون پنڈلیاں اور ٹخنے خاص کر احتیاط اور توجہ کے متقاضی ہوتے ہیں۔

ذیل کی معروف تاریخی شخصیات کی سوانح عمریوں کے مطالعہ سے محولہ بالا بیان کو سمجھنے میں زیادہ

آسانی ہوگی۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ لارڈ بائرن	(مشہور شاعر)	۲۲ جنوری
۲۔ فرانسس بیکن	(مشہور فلسفی)	۲۲ ″
۳۔ نادرہ بیگم	(داراشکوہ کی بیگم)	۲۳ ″
۴۔ جنرل میک آرتھر		۲۶ ″
۵۔ جنرل گارڈن		۲۸ ″
۶۔ شہنشاہ عباس اوّل	(شاہ ایران)	۲۹ ″
۷۔ فرینکلن ڈیلینو روزویلٹ	(صدر امریکہ)	۴ فروری
۸۔ چارلس لنڈبرگ	(مشہور ہواباز)	۴ فروری
۹۔ زیب النساء بیگم	(شہنشاہ اورنگ زیب کی بیٹی)	۵ ″
۱۰۔ سر ہنری ارونگ	(مشہور فلم ایکٹر)	۶ ″
۱۱۔ چارلس ڈکنز	(مشہور مصنف)	۷ ″
۱۲۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح		۸ ″
۱۳۔ ابراہام لنکن	(صدر امریکہ)	۱۲ ″
۱۴۔ سر چارلس ڈارون	(مشہور سائنس دان)	۱۲ ″
۱۵۔ جی۔ ایم ٹرولیاں	(مشہور مورخ)	۱۶ ″
۱۶۔ آرتھر بریاں	″	۱۸ ″
۱۷۔ کوپرنیکس	(مشہور ہیئت دان)	۱۹ ″

بُرج حُوت میں سیرِ آفتاب

اور نومولود پر اس کے اثرات

۲۰ر فروری سے ۲۰ر مارچ تک پیدا ہونے والوں کے لئے

بُرجِ حُوت SIGN:Pisces (Two Fishes)

عنصر : آبی Element: Water

خوش قسمتی کا رنگ : فیروزی Turquoise اس کے علاوہ جامنی اور گلابی رنگ بھی موزوں رہتے ہیں۔

〃 〃 پتھر : زمرّد Emerald فیروزہ Turquoise
عقیق Agate اکوامرائین Aquamarine
سنگِ یشب Jasper یا کوئی گہرا نیلا پتھر۔

〃 〃 پھول : گُلِ لالہ Tulip

〃 〃 دن : جمعرات Thursday

〃 〃 نمبر : ۳

حاکم سیارہ : مشتری Jupiter

مثبت خصوصیات : پُرخلوص، بزلہ سنج، سریع التّاثیر، محبّت کرنے والا۔

منفی 〃 : اُداس، کاہل، سست، دیر آشنا، غیر مخلص، بُھلکڑ

بُرج حُوت میں تحویل آفتاب ۲۰ر فروری سے شروع ہوجاتی ہے لیکن ایک ہفتے تک بُرج دلو کے نُقطۂ اتّصال کا سایہ اس بُرج پر ہوتا ہے اس لئے ۲۷ر فروری کے پہلے تک اس میں پوری قوت نہیں آتی۔ ۲۷ر فروری کو اس میں پوری قوت آجاتی ہے اور ۲۰ر مارچ کو اس کی قوت نُقطۂ عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ چونکہ آفتاب کی تحویل بُرجِ حمل میں شروع ہوجاتی ہے اِس لئے اس کی قوت میں زوال

آنے لگتا ہے۔

متولدین بُرجِ حُوت میانہ قد مائل بہ کوتاہی، سیاہ، بھُوری یا نیلی گول شفاف لیکن معمول بے رونقی لئے ہوئے آنکھیں، زرد چہرہ، چھوٹی ناک، ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء متناسب، چھوٹے اور خولصورت، جلد چمکیلی اور گندمی اور اُبھرتے ہوئے ہونٹوں کے مالک ہوتے ہیں۔

یہ لوگ نظم و نسق کے پابند اور قانون کا احترام کرنے والے ہوتے ہیں۔ متجسّسانہ طبیعت کے مالک، سیّاح اور محقّق ہوتے ہیں۔ جس طبقہ میں رہتے ہیں اس کے رسوم و رواج کی پابندی کرتے ہیں۔ وسیع القلب اور فراخدل بھی ہوتے ہیں۔ صاف گو، صاف باطن، قابلِ اعتماد وعدہ کے پکّے اور دوسروں کی بھلائی کے بارے میں فکرمند رہنے والے، بلند قوّت متخیّلہ کے مالک اور دنیا کے مسائل سے آگاہ رہنے والے امن پسند ہوتے ہیں اور ہر وقت اِس فکر میں غلطاں رہتے ہیں کہ کب یہ دنیا امن کا گہوارہ بنے گی۔

لڑائی جھگڑے سے کتراتے ہیں لیکن تنگ کیا جائے تو پھر سینہ ٹھونک کر میدان میں بھی اتر آتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی زندگی باسلیقہ، بااصول ہوتی ہے اور ہر قسم کے حالات کو قبول کرنے والے اور ہر صورت میں اپنے آپ کو ڈھال لینے والے ہوتے ہیں۔

یہ کوئی ایسی بات نہیں کرتے جس سے کسی کے دل کو ٹھیس پہنچے۔ شعر و شاعری اور آرٹ و موسیقی سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ بلکہ یہ چیزیں بعض اوقات انہیں زندگی کے حقائق سے دُور بھی کر دیتی ہیں۔

ان میں چند صفات ایسی ہوتی ہے جن سے دوسرے خالی ہوتے ہیں۔ ذمّہ دار، دوسروں کا دُکھ درد نہ دیکھ سکنا۔ کسی بلند منصب پر بٹھا دیا جائے تو اپنے آپ کو اہلِ ثابت کرنا، مہربان خصلت کا مالک ہونا، خود مختار اور خوددار ایسی خصوصیات ہیں جو انہیں دوسروں سے ممیّز کرتی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی چند خامیوں کے بھی مالک ہوتے ہیں مثلاً بہت جلد دوسروں پر بھروسہ کر لیتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں کوئی فیصلہ کرتے وقت الجھن میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ بعض اوقات اپنی ہی ذات کی نفی کرکے فریب خوردگی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ کبھی حقائق کی راہ سے فرار اختیار کرتے، کبھی اپنا حکم منوانے پر بے جا ضد کرتے ہیں۔

ایک سب سے بڑی خامی ان میں یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کی شخصیت میں دُہرا پن پایا جاتا ہے۔

ان کی شخصیت بعض اوقات نہایت پیچیدگی کا طرزِ عمل اپنا لیتی ہے۔ کبھی تو معمولی سی بات کو چھپا لیں گے اور کبھی وہ باتیں بھی ظاہر کردیں گے جنہیں پردۂ اخفا میں رہنا ضروری تھا۔ جہاں بولنا چاہئے تھا وہاں خاموش بیٹھے رہ گئے۔ اور جہاں خاموشی کی ضرورت تھی وہاں بے تکان بولے چلے جا رہے ہیں۔ کبھی تو حالات کے سامنے جرأت مندانہ سینہ سپر ہیں۔ اور کبھی اپنے آپ کو بے بس اور بے سہارا محسوس کرنے لگیں گے۔ مشکل سے مشکل مسئلہ چٹکیوں میں حل کرلیں گے اور معمولی بات ان کے لئے پہاڑ بن جائے گی۔ مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ جو کچھ نظر آتے ہیں فی الحقیقت اس سے مختلف ہوتے ہیں۔ انہیں اکثر اپنے منصوبوں کی ناکامی کا وہم سا لگا رہتا ہے۔

حوت افراد میں ایک اور خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ خوشامد پسند بھی ہوتے ہیں۔ دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہیں۔ ان پر تنقید کی جائے یا اُن کے مزاج کے خلاف کچھ کہا جائے تو ناراض ہوجاتے ہیں۔

اس کے باوجود ان کے خیالات بلند ہوتے ہیں اچھے ساتھی مل جائیں تو زندگی میں بہت کامیابیاں حاصل کرلیتے ہیں۔ انہیں ایسے ساتھی کی شدید ضرورت رہتی ہے جو ان کی اچھائیوں اور خامیوں پر پوری نگاہ رکھنے والا ہو۔ یہ اچھے سہاروں کی طلب رکھتے ہیں۔ اور دوسروں کی موجودگی سے انہیں اپنی حفاظت کا احساس رہتا ہے۔ تنہائی سے یہ گھبراتے ہیں۔

حوتی افراد میں ایک اور خامی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ اپنی صلاحیتوں کے مظاہرہ کے لئے خود آگے نہیں بڑھتے اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کوئی دوسرا انہیں آگے بڑھنے کی ترغیب دے لیکن ایسا موقع نہ ملے تو پھر یہ اپنی صلاحیتوں کو زنگ آلود کرلیتے ہیں اور آگے نہ بڑھ کر اپنے چانس کو کھو دیتے ہیں۔ لیکن اگر ایک بار انہیں آگے بڑھنے کی دعوت و ترغیب حاصل ہوجائے تو پھر یہ اپنی پوری توانائیاں اور صلاحیتیں بروئے کار لاکر ایسا کام کر دکھاتے ہیں کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ پھر ان کے کام، ایجادات اور نظریات آنے والوں کے لئے ایک یادگار اور نمونہ بن جاتے ہیں۔ یہ جس کام کو بھی اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اس میں کمال احساس ذمہ داری کا ثبوت بہم پہنچاتے اور اُسے مکمل کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ صرف انہیں تھوڑی سی ہمت افزائی کی احتیاج ہوتی ہے اس لئے کہ ان کی قوتِ ارادی کمزور ہوتی ہے اور اس کمی کے باعث انہیں بعض اوقات اپنے آپ پر بھی بھروسہ نہیں ہوتا۔ مضبوط قوت ارادی کے مالک جنہیں ان سے ہمدردی بھی ہو ان کی معیت میں رہیں تو ان کے لئے بڑا سہارا ثابت ہوتے ہیں۔

یہ فراخدل اور وسیع القلب ہونے کے باوصف بعض اوقات مستقبل میں اپنے غربت و افلاس کا احساس کرکے لین دین میں کنجوسی اور تنگ دلی کا مظاہرہ بھی کرجاتے ہیں۔

انہیں تحقیق و تجسس، مسائل کو حل کرنے اور پوشیدہ رازوں کی نقاب کشائی سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔ اپنے اس ذوق کی تسکین کے لئے بیرونی ممالک کی سیر و سیاحت کرتے اور ملک ملک کے حالات سے آگاہ رہتے ہیں۔ سفر، خاص کر سمندری سفر کے شائق ہوتے ہیں۔ جہاز راں، سیاح اور سمندری جہازوں کے کپتان اکثر و بیشتر اسی بُرج کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے موزوں ترین پیشہ بھی وہی ہوسکتا ہے جس سے ان کے جذبۂ سیاحت کی بھی تسکین ہوتی رہے اور ساتھ ساتھ مالی منفعت بھی حاصل ہو جیسے امپورٹ ایکسپورٹ جس کے لئے انہیں خود بھی سفر کرنے پڑیں۔

انہیں فنونِ لطیفہ، ادب اور آرٹ سے بھی بڑا لگاؤ ہوتا ہے۔ سخت جذباتی بھی ہوتے ہیں۔ روپیہ پیسہ کی ان کے ہاں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ بعض حوتی افراد کو معمولی محنت سے بعض اوقات بہت دولت مل جاتی ہے۔

یہ لوگ کار روزگار کے سلسلہ میں جو پیشہ بھی اختیار کریں اس میں کامیاب رہتے ہیں لیکن زیادہ تر وہ کام جن میں خلقِ خدا کی خدمت کا بھی پہلو ہو وہ ان کے لئے موزوں ترین ثابت ہوتے ہیں۔ میڈیکل لائن ہو یا ایجوکیشن کا کوئی شعبہ، سیاست ہو یا فلم و آرٹ و میوزک کی دنیا، یا پھر اکاونٹنسی، ہر لائن میں کامیاب رہتے ہیں۔ چونکہ ان کی ایک صفت" دوسروں کے مافی الضمیر اور ہر معاملہ کی تہہ تک جلد پہنچ جانا بھی ہوتی ہے۔ حوت افراد میں بڑے ماہرینِ نفسیات بھی دیکھے گئے ہیں۔ کاروبار میں اکثر شراکتی کاروبار میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔

یہ بھی ان کی بہت سی خوبیوں کے ساتھ ایک خوبی ہوتی ہے کہ یہ دوسروں کی بہ نسبت سمجھ اور شعور کا مادہ بہت زیادہ رکھتے ہیں۔ ان کی فطرت عجیب و غریب انداز سے ان کی رہنمائی کرتی ہے اور ایسے شخص کے مقابلہ میں جس نے عمر بھر مطالعہ اور علم کتابی سے اکتساب کیا ہو ان کی معلومات اور سمجھ بوجھ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور قوتِ ارادی سے صحیح کام لیں تو پھر انہیں مقامِ بلند تک پہنچنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ محبت اور دوستی کے معاملہ میں ان کی دوستی اپنے ہم بُرج سے ہی پائیدار رہتی ہے یا پھر بُرجِ سرطان اور بُرجِ عقرب والوں سے اچھی نبھ سکتی ہے۔

شادی کے معاملہ میں یہ لوگ بڑے گہرے اور سلجھے ہوئے جذبات کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ جسے

بھی زندگی کا ساتھی چُن لیں اس سے ہمیشہ کے لئے نبھاتے ہیں۔ یہ گھر کو بھی بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اکثر گھر ہی میں انہیں حفاظت و عافیت کا احساس ہوتا ہے۔ انہیں پیار کے بدلے پیار کی طلب ہوتی ہے۔ یہ اپنی شریکِ حیات کی ضروریات اور خوشی کا اتنا زیادہ خیال رکھتے ہیں جتنا اپنی ذات کا بھی نہیں رکھتے۔ ان کے لئے اپنا ہم بُرج ہی موزوں رہ سکتا ہے یا پھر بُرجِ سرطان یا بُرج عقرب کی مالک خواتین سے نباہ ہو سکتا ہے۔

ایک حُوت خاتون اپنے شوہر کو بہت چاہتی ہے۔ یہ فرض شناس اور خدمت گزار ہونے کے ناطے اپنے گھر کو جنت بنا دیتی ہے۔ اس میں فقط یہ کمزوری ہوتی ہے کہ حساس ہوتی ہے۔ اپنے شوہر کی معمولی بے رُخی اس کے دل کو چوٹ دے جاتی ہے۔ یہ بچوں کے لئے ایک مثالی ماں ثابت ہوتی ہے اور اپنے بچوں کے لئے اپنا سکھ چین اور آرام و راحت قربان کر دیا کرتی ہے۔

صحت کے معاملہ میں عام طور پر حوتی افراد صحت مند ہوتے ہیں۔ انہیں کھلی ہوا اور صاف ستھری فضا میسّر ہو تو بہت کم ہی بیمار پڑتے ہیں۔ اور اتفاق سے بیمار ہو جائیں تو ان کی مرض کے خلاف قوتِ مدافعت زیادہ ہونے کے باعث جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ عموماً یہ طویل عمریں پاتے ہیں۔ انہیں عام طور پر انتڑیوں کی کمزوری، خون کی کمی، دردِ سر، بے خوابی، یرقان، وجع المفاصل، پاؤں کا درد یا کوئی عصبی مرض ہو سکتا ہے۔

رنگ :- ان کے لئے سرخ، گلابی، جامنی اور فیروزی رنگ موزوں رہ سکتے ہیں۔

جواہرات :- زمرد، عقیق، یاقوت یا کوئی گہرا نیلا پتھر چاندی کی انگشتری میں جمعرات کے دن مشتری کی پہلی ساعت میں انگلی میں پہن لیں۔

حُوت بچوں کی شکل و شباہت اور عادات و خصائل

یہ بچے گول مٹول بھوری، نیلی شفاف آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اگر بڑی ہیں تو شفاف و چمکدار اور چھوٹی ہیں تو خمار آلود معلوم ہوتی ہیں۔ جلد نرم اور چمکیلی، ہاتھ پاؤں چھوٹے اور خوبصورت اعضاء متناسب اور ایک مچھلی کی مانند لچکدار ہوتے ہیں۔

یہ بچے عادات و خصائل کے اعتبار سے نہایت عمدہ، بے حد پیار کرنے والے، فرمانبردار، باشعور اور نرم و نازک طبیعت کے مالک اور حسّاس ہوتے ہیں۔ ان بچوں میں حسّاسیت اس

درجہ ہوتی ہے کہ کسی ادنیٰ سی تحریک پر ہنسنا شروع کر دیں گے یا معمولی سی بات پر رونے لگ جائیں گے اور یہ ردِّ عمل ان میں کسی وقت یا کسی مقام پر فوری طور پر وقوع پذیر ہو سکتا ہے خواہ عزیز و اقارب میں بیٹھے ہوں یا دوستوں کے ساتھ کھیل رہے ہوں۔

یہ ایسی کیفیات ہیں جن کو سامنے رکھ کر ان کی پرورش کی جانی چاہیئے۔ انہیں تربیت و تعلیم کے دوران ان کی اچھی خوبیوں سے آگاہ کیا جائے۔ انہیں زیادہ سے زیادہ پیار اور اچھی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں سیر و تفریح اور کھلی فضا زیادہ سے زیادہ مہیّا کی جائے۔

تعلیم کے میدان میں انہیں خود مضامین کا انتخاب کرنے دیں۔ حُوتی بچے عام طور پر موسیقی آرٹ اور لٹریچر میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ لڑکیاں، امورِ خانہ داری کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔

کھیل کے میدان میں ان کی پسندیدہ کھیل "تیراکی" یا پھر فٹ بال کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کسی قسم کے کھیل میں حصہ لیتے ہیں اور اچھے کھلاڑی ثابت ہوتے ہیں۔

معاش کے سلسلہ میں انہیں بنکنگ، اکاؤنٹ یا قانون سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ مذہب سے بھی اُنس رکھتے ہیں۔ اور جب مذہب کی جانب رغبت ہوتی ہے تو کٹر قسم کے مذہبی خیالات کے مالک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مخفی علوم کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ نیوی کی ملازمت ان کے لئے عمدہ رہتی ہے۔

حُوتی لڑکیاں بہترین نرس بن سکتی ہیں۔

ان کی صحت عام طور پر اچھی رہتی ہے لیکن اعصاب کی خرابیاں انہیں بیمار کر دیتی ہیں چونکہ بہت زیادہ حسّاس ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کے زیادہ حسّاس حصّے جگر، انتڑیاں، غدد اور پاؤں ہوتے ہیں۔ ان کی جانب زیادہ توجّہ دینی چاہئے۔

ذیل میں چند معروف تاریخی شخصیات کے نام دیئے جاتے ہیں جو پیدائش کے لحاظ سے بُرجِ حُوت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی سوانح عمریوں کے مطالعہ سے محوّلہ بالا بیان کا موازنہ کیجئے۔

شخصیت		تاریخ پیدائش
۱۔ شاہ رُخ مرزا	(تیمور لنگ کا بیٹا)	۲۱ فروری
۲۔ شاہ طہماسپ	(صفوی بادشاہ)	۲۲ ″
۳۔ جارج واشنگٹن	(صدر امریکہ)	۲۲ ″
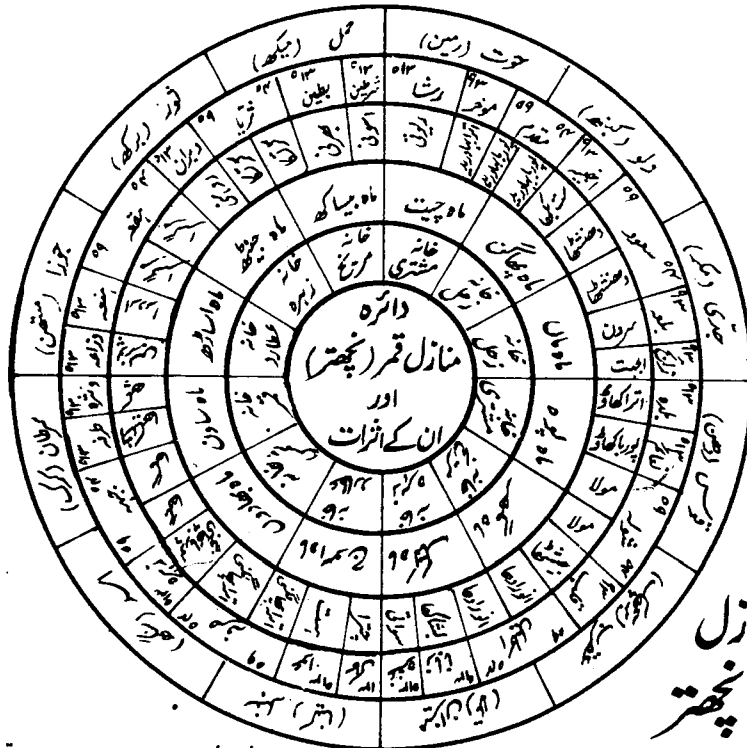
۴۔ ہینڈل	(مشہور ماہر موسیقی)	۲۳ فروری
۵۔ حضرت امام حسنؓ		یکم مارچ
۶۔ جوپین	(مشہور موسیقار)	″ ″
۷۔ ڈین ہوولز	(مشہور مصنف)	″ ″
۸۔ خواجہ نصیر الدین طوسی	(مشہور عالم و منجم)	″ ۳
۹۔ مائیکل انجیلو	(مشہور مجسمہ ساز)	″ ۶
۱۰۔ الزبتھ براؤننگ	(شاعر)	″ ۶
۱۱۔ موسیو مولوٹوف	(روسی سیاستدان)	″ ۹
۱۱۔ آئن سٹائین	(مشہور امریکی موجد)	″ ۱۴
۱۳۔ ڈیوڈ لونگ سٹون	(مشہور سیاح)	″ ۱۹
۱۴۔ دارا شکوہ	(شاہ جہاں کا بڑا بیٹا)	″ ۲۰
۱۵۔ ولیم لیکی	(مشہور مورخ)	″ ″

دائرہ
منازل قمر (نچھتر)
اور
ان کے اثرات

منازل یا نچھتر

برج	منازل
برج حمل یا میکھ راشی	۶ شرطین (اسونی) ۱۳ درجے ۶ بطین (بھرنی) ″ ″ ۶ ثریا (کرتکا) ۴ ″
برج ثور یا برکھ راشی	۶ ثریا (کرتکا) ۹ درجے ۶ دبران (روہنی) ۱۳ ″ ۶ ہقعہ (مرگسرا) ۴ ″
برج جوزا یا متھن راشی	۶ ہقعہ (مرگسرا) ۹ ″ ۶ ہنعہ (اردرا) ۱۳ ″ ۶ ذراعہ (پنربس) ″ ″
برج سرطان یا کرک راشی	۶ نثرہ (پکھ) ۱۳ ″ ۶ طرفہ (اشلیکھا) ″ ″ ۶ جبہہ (مگھا) ۴ ″
برج اسد یا سنگھ راشی	۶ جبہہ (مگھا) ۹ درجے ۶ زبرہ (پورباپھالگنی) ۱۳ ″ ۶ صرفہ (اترا) ″ ۴ ″
برج سنبلہ یا کنیا راشی	۶ صرفہ (″) ۹ ″ ۶ عوا (ہست) ۱۳ ″ ۶ سماک (چترا) ″ ″
برج میزان یا تلا راشی	۶ غفرہ (سواتی) ۱۳ ″ ۶ زبانا (بشاکھا) ۱۳ ″ ۶ اکلیل (انورادھا) ۴ ″
برج عقرب یا برسچک راشی	۶ اکلیل ″ ۹ ″ ۶ قلب (جیشٹھا) ۱۳ ″ ۶ شولہ (مولا) ۴ ″
برج قوس یا دھن راشی	۶ شولہ (مولا) ۹ درجے ۶ نعائم (پورباکھاڑ) ۱۳ ″ ۶ بلدہ (اتراکھاڑ) ″ ″
برج جدی یا مکر راشی	۶ ذابح (ابجت) ۱۳ ″ ۶ بلع (سرون) ۱۳ ″ ۶ سعود (دھنشٹھا) ۴ ″
برج دلو یا کنبھ راشی	۶ سعود ″ ۹ ″ ۶ اخبیہ (ست بکھا) ۱۳ ″ ۶ مقدم (پوربابھادرپد) ۴ ″
برج حوت یا مین راشی	۶ مقدم ″ ۹ ″ ۶ مؤخر (اترابھادرپد) ۱۳ ″ ۶ رشا (ریوتی) ۱۳ ″

وَالقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالعُرجُونِ القَدِیْم

——— (الیسین ۳۹)

چھٹا اور آخری باب

منازلِ قمر یا نچھتر

اور نومولود کی زندگی پر اُن کے اثرات

(ہندی علمِ نجوم (جیوتش ودھیا) کی روشنی میں)

کتاب کا یہ آخری باب قارئین کی ضیافتِ طبع کے پیشِ نظر ہندی جیوتش کی نذر کر رہا ہوں۔

"سیرِ قمر" کا یہ پورا باب ہندی جیوتش سے ماخوذ ہے یہ اس لئے بھی ضروری سمجھا گیا کہ ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندی ماہرینِ فلکیات "زائچہ قمری" کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ یونانی علمِ نجوم کی رُو سے "شمسی زائچہ" پر انحصار کیا جاتا ہے۔

آغا رحمان

منازلِ قمر یا نچھتر

اور اُن کے عربی اور ہندی میں نام

نمبر شمار	منازلِ قمر کے عربی نام	منازل نچھتروں کے ہندی نام	نمبر شمار	منازلِ قمر کے عربی نام	منازلِ نچھتروں کے ہندی نام
۱	شرطین	اسونی	۱۵	غفرا	سواتی
۲	بطین	بھرنی	۱۶	زبانا	بساکھ
۳	ثریا	کرتکا	۱۷	اکلیل	انورادھا
۴	دبران	روہنی	۱۸	قلب	جیشٹھا
۵	ہقعہ	مرگسرا	۱۹	شولہ	مولا
۶	ہنعہ	اردرا	۲۰	نعائم	پوربا کھاڈ
۷	ذراع	پونرلبس	۲۱	بلدہ	اترا کھاڈ
۸	نثرہ	پکھ	۲۲	ذابح	ابہجت
۹	طرفہ	اشلیکھا	۲۳	بلع	سرون
۱۰	جبہہ	مگھا	۲۴	سعود	دھنشٹا
۱۱	زبرہ	پوربا پھالگنی	۲۵	اخبیہ	ست بکھا
۱۲	صرفہ	اترا "	۲۶	مقدم	پوربا بہادر پد
۱۳	عوا	ہست	۲۷	مؤخر	اترا بہادر پد
۱۴	سماک	چترا	۲۸	رشا	ریونی

سیرِ قمر در فلک البروج ـــــ منازلِ قمر، نچھتر

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فلک البروج کے ۳۶۰° درجے ہیں جنہیں بارہ بروج پر تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر برج ۳۰° درجات کا ہے۔ آفتاب ہر برج کو ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔ لیکن قمر (چندرماں) ایک دن میں برج کے قریب قریب ۱۳° درجات طے کرتا ہے اِس حساب سے قمر ایک برج کو دو دن اور چند گھڑیوں میں طے کرتا ہے۔ فلک البروج میں ہر تیرہ درجوں پر ستاروں اور ثوابت کے مجموعے کی ایک ایسی صورت سی بن جاتی ہے کہ اگر انہیں لکیروں سے ملایا جائے تو کوئی نہ کوئی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی صورت کو "منزل" کہتے ہیں۔ اُسے ہندی جیوتش میں نکشتر یا نچھتر کہا جاتا ہے۔

یونانی ماہرینِ فلکیات نے ۲۸ منازلِ قمر قرار دی ہیں لیکن ہندی جیوتشی ۲۷ منزلیں تسلیم کرتے ہیں اور باقی کسر میں چھوڑ دیتے ہیں۔ ہر نچھتر کے چار "چرن" یا قدم ہوتے ہیں اور ۹ چرنوں کا ایک برج یا راس ہوتا ہے کل ۱۰۸ چرن ہیں۔ ہند کے جیوتشی زائچہ میں سب سے زیادہ اہمیت نچھتروں کو دیتے ہیں۔ ان کے ہاں یہ رواج بھی ہے کہ مولود کا نام اُس کی پیدائش کے نچھتر کے چرنوں کے مقرر کردہ حروف پر رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں بتایا جا چکا ہے کہ ہندو گھرانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے وقتِ پیدائش (مقام و تاریخِ پیدائش سمیت) کو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ پھر ایک ہفتے کے بعد ایک خوشی کی تقریب کا انعقاد ہوتا ہے۔ مولود کے بال کاٹنے (مونڈھن) اور نام رکھنے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ نام رکھنے کے لئے جیوتشی کو بلایا جاتا ہے جو بچے کی تاریخ و وقت پیدائش کے مطابق زائچہ کشید کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وقتِ پیدائش چاند کس نچھتر کے کس چرن میں تھا پھر اِس چرن کے مقرر کردہ حروف کے مطابق بچے کے نام کا پہلا حرف چُنا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم منازلِ قمر یا نچھتروں کا مختصر ذکر کریں گے جس میں مولود کی زندگی پر اُن نچھتروں کے اثرات کا بیان ہوگا۔ علمِ فلکیات کے ہر طالب علم کے لئے لازم ہے کہ وہ ان منازل یا نچھتروں کے نام اور خاصیتوں کو ازبر کرے تاکہ زائچہ پڑھنے اور احکام لگانے میں سہولت ہو۔ یہ علمِ فلکیات کا اہم ترین باب ہے اس میں جتنی توجہ دی جائے گی اتنا ہی یہ علم اپنی افادیت ظاہر کرتا چلا جائے گا اور طالب علم اس کی گہرائیوں میں ڈوب سکے گا۔ اس

پراسرارِ نہاں کے در کھلتے چلے جائیں گے۔

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ قمر دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ایک منزل یا نچھتر طے کرتا ہے اور دو دن اور چند گھڑیوں میں ایک برج۔ اسی طرح اٹھائیس دنوں میں ایک ایک منزل طے کرتا ہوا انتیسویں روز غروب ہو جاتا ہے اور اگر چاند انتیس کا ہو تو اٹھائیسویں روز غروب ہو جاتا ہے لیکن اس روز بھی ایک منزل طے کرتا ہے۔ جب قمر (چندرماں) طلوع کرتا ہے تو شمس (اربھ، سوریہ) مغرب میں غروب ہو جاتا ہے اور جب شمس طلوع کرتا ہے تو قمر غروب ہوتا ہے۔ قمر کی ابتدائی چودہ منزلیں "شامی" اور آخری چودہ منازل "میمانی" کہلاتی ہیں۔

نکتہ :- ہر نچھتر میں حساب منشوتری دِشا کا ہوتا ہے۔ ہر نچھتر میں حساب اسی مہادشا کا ہوگا جو صرف نچھتر کے چرنوں (قدموں) میں ہوں گے۔ یہ تقسیم مولود کی عمر دشا سے ہوتی ہے۔ اگلے اوراق میں ہم منازلِ قمر یا نچھتروں کا تفصیلی ذکر کریں گے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ سارا بیان ہندی جیوتش سے ماخوذ ہونے کی وجہ سے اصطلاحات زیادہ ہندی جیوتش سے ہی مستعار لی گئی ہیں۔

منازلِ قمر ـ نچھتر

۱۔ شرطین ـــ اشنی یا اسونی نچھتر

اسونی، برجِ حمل کے دونوں سینگوں (یا شاخوں) کو کہا جاتا ہے۔ یہ حقیقت میں دو ستارے ہیں۔ اس نچھتر کو کیتو (ذنب) کی ایک سال کی مہادِشا ہے۔

• یہ نچھتر بادی، مذکر، دیوتا گن ہے • ذات :- سوداگر، تاجر • تعلق :- گھوڑوں اور اسی قبیل کے دوسرے جانوروں کے تاجر اور گھڑسواروں سے تعلق رکھتا ہے۔ • دوست :- گھوڑا • دشمن :- بھینسا • اس کا چرن اوّل چ۔ چو • دوم :- چے • سوم :- چو اور • چہارم :- ل۔ لا۔ ہے۔

کہتے ہیں کہ جب قمر اس منزل (نچھتر) میں ہو تو دوکان کا افتتاح یعنی بزنس، کاروبار کا آغاز، کسی

عہدے کا چارج لینا، زیور بنوانا، شادی کرنا، خاص کر رخصتی اور سہاگ رات منانا اور مسند نشینی، بہترین انجام و نتائج کا حامل ہوتا ہے لیکن اگر اس منزل میں چاند کی پورنماشی (چودھویں رات) ہو تو سہاگ رات نہیں منانا چاہئے میاں بیوی دونوں کی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب چاند اس منزل میں ہو اور اسی روز کوئی لڑکی جوان ہو (یعنی اسے پہلا حیض آئے) تو اس کی آئندہ زندگی کی خوش بختی اور خوشیوں کی نوید ہے۔ اِس منزل میں پیدا ہونے والا بچہ خوش نصیب، صاحبِ مال و منال، سادگی پسند، خوش خصال اور وسیع القلب ہوتا ہے۔ اس منزل میں پیدا ہونے والی لڑکی حسین و جمیل، سدا سہاگن، باوقار لیکن مغرور و متکبر ہوگی۔ اس منزل کے پہلے چرن میں پیدا ہونے والوں کو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر کوئی سخت بیماری ضرور گھیرتی ہے۔

۲۔ بطین ـــ بھرنی نچھتر

اِس منزل یا نچھتر کو چھ برس اور آٹھ ماہ کی زہرہ کی مہادشا ہے

٭ یہ نچھتر :۔ آتشی، مذکر، مانس گن ہے ٭ صورت :۔ برج حمل کا مقامِ شکم ہے اس میں بھی تین ستارے ہیں۔ ٭ ذات :۔ سخت دل لوگ اور قصاب ٭ تعلق :۔ ناچ رنگ والے، بُرے راستوں پر چلنے والے ٭ دوست :۔ ہاتھی ٭ دشمن :۔ شیر۔

جب قمر اس منزل میں ہو تو مکان کی بنیادیں رکھنا، کسی کاروبار کا آغاز کرنا، حمام کرنا اور آگ جلانا، ٭ مندر رہتا ہے۔ اس منزل میں نکاح اور سہاگ رات منانے سے گریز کرنا چاہیے۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ چاند کی پر [illegible] (چودھویں رات) ہو۔ اس حالت میں نکاح یا سہاگ رات کا انجام بدحالی، بے روزگاری اور پریشانیوں میں مبتلا ہونا ہے۔ اس منزل میں اگر روز منگل کا پڑے تو بُرے کاموں یا بُرے اعمال کے لئے موزوں بتایا جاتا ہے۔ اس منزل میں پیدا ہونے والا لڑکا خوب صورت ہی نہیں سیرت کے لحاظ سے بھی اعلیٰ کردار کا مالک، باشعور اور راست باز ہوتا ہے لیکن لڑکی پیدا ہو تو باتونی، سخت دل اور کور بخت ہوتی ہے۔ تیسرے چرن میں پیدائش ہر لحاظ سے "نحس" سمجھی جاتی ہے اگر پیدا ہونے والا لڑکا ہے تو باپ کے لئے اور لڑکی ہے تو ماں کے لئے آفتوں اور مصیبتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

اس منزل کے چرن اوّل کے حروف :ل، لی۔ دوم :۔ لو۔ سوم :۔ لے اور چہارم لو ہیں۔

۳۔ ثریّا ـــ کرتکا نچھتر

برج حمل اور ثور کی کوہان کا کچھ حصہ مل کر انگور کے گچھے کی سی صورت بنتی ہے۔ اس میں چھ ستارے ہیں۔ اس منزل کو شمس (سوریہ) کی دو سال کی مہادشا ہے ٭ یہ نچھتر : آتشی، مذکر راکشش گن ہے ٭ ذات : بڑی قومیں، براہمن ٭ تعلق : جیوتشی، سنار، لوہار اور کان کنوں سے اس کا تعلق ہے۔

جب چاند اس منزل میں ہو تو مکان کی بنیادیں رکھنا۔ کنواں کھدوانہ، ہل چلانا، تخم ریزی کرنا۔ دوستوں اور احباب سے ملنا، آگ جلانا، کشتی چلانا اور سواری کرنا ان سب کاموں کے لئے مفید ہے۔ اس منزل میں اگر چاند کی پورنماشی ہو یا نظر استقبال[1] ہو تو شادی، سہاگ رات کے لئے بہتر ہے۔ اس منزل میں پیدا ہونے والا لڑکا محنتی، جفاکش اور چالاک ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی بخیل اور غلط کردار کا مالک بھی ہوتا ہے۔ اس منزل میں پیدا ہونے والی لڑکی بدمزاج لیکن لاغر اندام ہوگی۔ تیسرے چرن کی پیدائش نحس سمجھی جاتی ہے۔ مولود لڑکا ہو تو اس کا باپ صدمہ دیکھے۔

حروف چرنِ اول :۔ آ، ع ا ۔ دوم :۔ اِی، عی ۔ سوئم :۔ او عو اور چہارم :۔ ن

۴:۔ دبران ـــ روہنی نچھتر

دبران حقیقت میں منزل "عین النور" ہے اس کی صورت مثل تلوار کے ہے ایک ستارہ جو خوب روشن ہے اور اس کے گرد چند اور چھوٹے چھوٹے ستارے۔ کہا جاتا ہے کہ اس ستارے کو نظر بھر کر دیکھتے رہیں تو نظر کمزور ہو جاتی ہے اسے تین برس اور چار ماہ کی قمر کی مہادشا ہے۔

٭ ذات : تاجر اور صاحبِ حیثیت امیر و رئیس۔ ٭ تعلق :۔ کھیتی باڑی کرنے والے، گاڑی بان، پہاڑی لوگ۔ ٭ دوست :۔ سانپ۔ ٭ دشمن :۔ نیولا۔

---

[1] استقبال مقابلہ شمس و قمر کو کہتے ہیں یعنی جس گھر میں قمر ہے اس کے مقابل (ساتویں گھر میں) شمس ہو۔

جب قمر اس منزل میں ہو تو کسی عہدہ کا چارج لینا یا دینا۔ مکان بیچنا یا خریدنا، تعلیم شروع کرنا، کسی ملازمت کا آغاز، مسند نشینی، نکاح شادی یا سہاگ رات منانا سخت نقصان دہ ہے اگر اس روز جب قمر اس منزل میں آیا اگر اتوار کا دن تھا تو دیر پا کاموں کے آغاز کے لئے بہتر ہوتا ہے اس روز مکان کی تعمیر، بنیادیں رکھنا اور بلغ لگانا ایسے کاموں کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ اس نچھتر کا منہ اوپر کی طرف اٹھا ہوتا ہے۔ لہٰذا بلندی کے کام ہی موزوں رہتے ہیں۔ اس نچھتر میں پیدا ہونے والا لڑکا حسین و عاقل خوش مقال اور نیک سیرت ہوتا ہے اُسے زندگی میں دولت عزت اور ناموری ملتی ہے اور اگر مولود لڑکی ہے تو شوہر کی وفادار، بلند کردار، خوش اخلاق اور عمدہ جذبات کی مالک ہوتی ہے

تیسرے چرن میں پیدا ہونے والا لڑکا یا لڑکی ننہال کے لئے پریشانی اور وبال کا باعث بنتے ہیں۔ خاص کر ماموں پریشانی کا شکار ہو۔

حروف چرن اول :۔ عو۔ او، دوم :۔ ب۔ و۔ با، سوم :۔ بی۔ دی، چہارم :۔ بو۔ دو

۵۔ ہقعہ ——— مرگسرا نچھتر

اسے دو سال اور چار ماہ کی مریخ کی مہادشا ہے۔

٭ یہ بادی، مذکر اور دیوتا گن ہے ٭ خدمت گزار ٭ تعلق :۔ جنگلی پرندوں، ہرن تمام پھلوں، پھولوں اور خوشبوؤں اور خوشبودار چیزوں سے اور سیاحوں، قاصدوں اور فنون لطیفہ سے متعلق لوگوں سے ہے۔

٭ دوست :۔ سانپ ٭ دشمن :۔ نیولا

اس منزل میں قمر ہو تو بیاہ شادی، مکان کی تعمیر، آغازِ سفر، تحصیل علم، کسی عہدے کا چارج لینا یا دینا، کھیتی باڑی، نیا لباس پہننا، اور خرید و فروخت کے لئے موزوں ہے۔ لیکن اگر اس رات پورنماشی (چودھویں کا چاند) ہو تو شادی اور سہاگ رات ممنوع ہے۔ اگر اس منزل میں قمر ہو اور لڑکی بالغ ہو (اسے حیض شروع ہو) تو خوش حالی اور نیک بختی کی دلیل ہے۔ اس منزل میں پیدا ہونے والا لڑکا دلیر، چالاک، ہوشیار، لیکن خود غرض اور بے باک ہو۔ لڑکی پیدا ہو تو حسین و دلکش بلند کردار، وسیع القلب اور صاحب اولاد لیکن زیورات اور عمدہ لباس کی شوقین ہو۔ اس نچھتر کے حروف چرن اوّل :۔ وے۔ ے، دوم :۔ بو۔ و۔ وی، سوم :۔ کا۔ ق۔ ک، چہارم :۔ کے کی

۶۔ ہنعہ ——— آردرا نچھتر

اسے چھ سال کی راس کی مہادشا ہے۔

٭ یہ آبی، مونث اور منش گن ہے ٭ ذات :۔ ادنیٰ قوم ٭ تعلق :۔ تیلی، دھوبی، رنگریز، چور، ڈاکو، شکاری، زانی، بدکردار۔ ٭ دوست :۔ کتا ٭ دشمن :۔ ہرن۔

اِس منزل میں مکان کی دیواریں کھڑی کرنا، مکان کی تعمیر، بچے کو گہوارے میں ڈالنا اور نیا کپڑا پہننا بہتر رہتا ہے چونکہ اس نچھتر کا مُنہ اوپر کو ہوتا ہے اس لئے بلندی کے کام ہی موزوں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی نئے کام کا آغاز ممنوع ہے۔ اگر اس منزل یا نچھتر میں قمر ہفتہ کے روز داخل ہو تو فتنہ و فساد اور جھگڑے کھڑے ہو جاتے اور ایک دوسرے سے تعلقات منقطع ہونے اور جدائی پیدا ہونے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

جب قمر اس نچھتر میں داخل ہو اور پورنماشی کی رات ہو تو کسی قسم کا شادی بیاہ رخصتی اور سہاگ رات منانے سے قطعاً اجتناب برتنا چاہئے۔ سخت نحس دور سمجھا جاتا ہے اس منزل میں لڑکی کو پہلی بار حیض آنا بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اس منزل میں پیدا ہونے والا لڑکا خود پسند، متکبر اور چالاک ہوتا ہے اور لڑکی ہو تو بدمزاج اور خود غرض ہوگی۔ اس کے باوجود کثیر الاولاد ہو اور سانپ سے خوف کھائے۔

حروف چرن اوّل :۔ کُ۔ کو، دوم :۔ گھا، سوم :۔ انگلہ نیاں، چہارم :۔ چھا۔ چھ

۷۔ زراعہ ——— پونر بس نچھتر

اسے ۵ سال اور چار ماہ کی مشتری کی مہادشا ہے۔

٭ بادی مونث اور دیوتا گن ہے۔ ٭ ذات :۔ اعلیٰ ٭ تعلق :۔ اس کا راست باز، پرہیزگار اور نیکوکار لوگوں، سخی اور دولت مندوں، تاجروں خاص کر سبزی کا کاروبار کرنے والوں سے تعلق ہے۔ ٭ دوستی بلی سے ٭ دشمنی :۔ چوہے سے۔

اس نچھتر کا مُنہ ترچھا ہے اس لئے وہ تمام کام جو بلندی سے تعلق رکھتے ہوں یا معلق ہوں کرنا بہتر رہتا

ہے۔ مکان کی چھت ڈالنا یا دیواریں اٹھانا وغیرہ۔ جب اس منزل یا نچھتر میں قمر ہو اور پورنماشی (چودھویں کی رات) ہو تو سہاگ رات منانے سے بچہ نہایت حسین وجمیل اور عاقل ودانا پیدا ہوتا ہے۔ اس منزل میں قمر ہو اور سوموار کا روز ہو تو سفر کرنے نیا لباس پہننے اور تعلیم کا آغاز کرنے کے لئے موزوں رہتا ہے۔

اس منزل میں قمر ہو تو علاج کا آغاز، لین دین اور غسلِ صحت کے لئے بہت مفید رہتا ہے۔ بڑے بڑے عامل قمر کے اس منزل میں داخل ہونے کے وقت تسخیر اور دوسرے عملیات کا آغاز کرتے ہیں۔ اس منزل میں قمر ہو اور جو لڑکی پہلی بار حائضہ ہو میانہ اثرات زندگی پر رہیں نہ مفید نہ نقصان دہ۔ اس منزل میں قمر ہو تو جو بچہ اس وقت پیدا ہوگا خوبصورت، خوش نصیب، عابد وزاہد، خوش مزاج اور عالی ظرف ہوگا۔ سوسائٹی میں بلند مقام حاصل کرے لیکن اسے کسی قسم کے لڑائی جھگڑے میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ اس لئے کہ وہ جب بھی کسی جھگڑے لڑائی کے مقام پر جائے زخمی ہو کر لوٹے۔

اس نچھتر کے حروفِ چرن اوّل :- کے، دوم :- کو، سوم :- ہا حا ہ ج، چہارم :- ہی، حی۔

۸۔ نثرہ ——— پکھ نچھتر

اسے چھ سال اور چار ماہ کی زحل کی مہادشا ہے۔

٭ آتشی دیوتا گن ہے۔ ٭ ذات :- اعلیٰ منصب والا۔ ٭ تعلق :- تنظیمی امور کے مالک لوگوں، حکمران طبقہ، مبلغ، فقیر و درویش اور جواریوں سے ہے۔ ٭ دوست :- بکری ٭ دشمن : بندر

اس کی صورت بعض جیوتشیوں کے نزدیک تیر یا لنگ کی سی ہے۔ اس منزل میں قمر داخل ہو تو کسی سفر کا آغاز کرنا، علاج شروع کرنا۔ بڑے لوگوں سے ملنا، کسی عہدہ کا چارج لینا یا دینا کسی تقریب کا انعقاد کرنا یا کسی تقریب میں جانا، سب مفید رہتا ہے۔ جس دن قمر اس منزل میں داخل ہو اگر اس روز منگل ہے تو عورتوں کو سرخ لباس پہننے سے گریز کرنا چاہئے نقصان دیتا ہے۔ جب قمر اس منزل میں ہو تو پیدا ہونے والا لڑکا عابد وزاہد نیک اور باشعور ہو لیکن پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا رہے۔ لڑکی پیدا ہو تو خوبصورت بانصیب اور لمبی عمر کی مالک ہو۔ دوسرے چرن میں پیدا ہونے والے بچے ماں باپ کے لئے نحس ثابت ہوں۔ بعض جیوتشی کہتے ہیں کہ چوتھے چرن میں پیدا ہونے والے

بچوں کے باپ کو چاہیئے کہ انہیں کم از کم تین ماہ تک نہ دیکھے ورنہ پریشانی کا سامنا ہو۔

اس کے حروف چرن اوّل :- ہو، حو۔ دوم :- ہے، حے۔ سوم :- ہو، حو۔ چہارم :- ڈ، ڈا

۹۔ طرفہ ——— اشلیکھا

اسے پانچ سال اور ۸ ماہ کی عطارد کی مہادشا ہے۔

٭ آبی، مونث راکش گن ہے ٭ ذات :- معالج ٭ تعلق :- پھل پھول خصوصاً پانی کے پودے اور پھول، جیسے گلِ نیلوفر اور سانپوں اور رہزنوں سے اس کا تعلق ہے یا پھر طبیبوں اور صحت کے اداروں سے۔

جب قمر اس نچھتر میں داخل ہو تو سفر سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ حادثے کا خطرہ، یا رہزنی وغیرہ سے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ اس دَور میں شادی اور سہاگ رات منانے سے فتنہ فساد کا خدشہ ہوتا ہے۔ البتہ بچہ کا ختنہ کرانے، مکان تعمیر کرنے اور حمام وغیرہ کے لئے یہ دور موزوں رہتا ہے۔ اگر قمر اس نچھتر میں داخل ہوتے وقت ہفتہ کا دن ہو تو فتنہ پرور اور بُرے لوگوں کے لئے اچھا رہتا ہے وہ جو چاہیں کریں۔ قمر کے اس نچھتر میں داخل ہونے کے دَور میں پہلی بار کی حائضہ زندگی میں پریشانیاں دیکھے۔

اس نچھتر میں قمر کے داخلے کے وقت پیدا ہونے والا لڑکا ڈانوا ڈول طبیعت کا مالک، والدین کے لئے ضرر کا باعث اور بدکلام ہو۔ اس نچھتر میں قمر کے داخلے کے وقت لڑکی پیدا ہو تو وہ بھی والدین کے لئے پریشانیاں لانے کا باعث بنے۔ سخت طبیعت کی مالک حاسد اور کینہ پرور ہو۔ اس نچھتر کا رُخ نیچے کی طرف ہے۔

اس نچھتر کے حروفِ چرن اوّل :- ڈی، دوم :- ڈھ، سوم :- ڈھے، چہارم :- ڈو

۱۰۔ جبہہ ——— مگھا نچھتر

اسے دو سال اور چار ماہ کی ذنب کی مہادشا ہے۔

٭ آتشی، مونث اور راکش گن ہے ٭ تعلق :- دولت اور دولت مندوں سے، اس کے علاوہ پہاڑوں کے باسی بہادر اور جری لوگوں سے اس کا تعلق ہے ٭ دوست : چوہا ٭ دشمن : بلی۔

اس منزل میں قمر ہو تو شادی بیاہ، کاروبار، خرید و فروخت، اعمالِ نیک، وظائف کرنے کے لئے موزوں۔ اگر اس منزل میں قمر کے داخلے کا روز منگل ہو تو اعمالِ بد کے لئے بہتر ہے۔ اس منزل میں قمر کے داخلے کے وقت پیدا ہونے والا لڑکا بہت مقدر والا، بانصیب اور ہمیشہ دولت مند و خوشحال رہے۔ لیکن اسے دشمنوں کی جانب سے نقصان پہنچے خاص کر زہر دیئے جانے کا ہر وقت خطرہ ہے۔ اس دور میں پیدا ہونے والی لڑکی بھی بانصیب و خوش قسمت ہو۔ اس دور میں پہلی بار بالغ ہونے والی لڑکی کے لئے زندگی میں کسی قسم کا کوئی خطرہ یا نقصان نہیں ہوتا۔

اس نچھتر کا منہ نیچے کی طرف ہے۔

اس کے حروف چرن اوّل :۔ م۔ما، دوم :۔ م۔ ھا، سوم :۔ مھ، چہارم :۔ مے

۱۱- زہرہ ـــــــــ پُوربا پھالگنی نچھتر

اسے چھ سال اور آٹھ ماہ کی زہرہ کی مہادشا ہے۔

ع آتشی، مونث اور مانس گن ہے۔ ع تعلق :۔ اس کا تعلق ہنرمندوں، موسیقاروں اور گویّوں سے ہے۔ اس کے علاوہ فروٹ بیچنے والوں اور عوام کے پسندیدہ ہر دلعزیز لوگوں سے ہے۔ ع دوست چوہا ع دشمن بلی۔

قمر جب اس منزل میں داخل ہو تو سفر اور شادی بیاہ سے گریز کریں۔ غیر مفید رہتا ہے۔ البتہ اس روز پورنماشی (چودھویں کی رات) ہو تو سہاگ رات کے لئے موزوں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ کاروبار کا آغاز، حکامِ اعلیٰ سے ملاقات، جانوروں کی خرید و فروخت اور درخت لگانے کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ قمر جب اس منزل میں داخل ہو تو اس دور میں پیدا ہونے والا لڑکا اعلیٰ کردار کا مالک، غیرت مند، ہوشیار اور چالاک ہوگا۔ اُسے پانی سے خطرہ رہے گا لیکن لمبی عمر پائے اور لڑکی پیدا ہو تو بانصیب خوش گفتار اور دلوں کو موہ لینے والی۔ اس روز جب قمر اس منزل میں داخل ہو منگل کا روز پڑے تو اُسے سخت نحس سمجھا جاتا ہے۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ مو، دوم :۔ ٹے، ٹا۔ سوم :۔ ٹی۔ چہارم :۔ ٹو

۱۲- صرفہ ـــــــــ اترا پھالگنی نچھتر

اسے دو سال کی شمس کی مہادشا ہے۔

ع بادی، مونث اور مانس گن ہے ع یہ نچھتر بازی گرد، فریبی، نرم طبع اور میٹھی زبان والوں اور بھکاریوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ع دوست :۔ گائے ع دشمن :۔ شیر۔

جب قمر اس منزل یا نچھتر میں ہو تو مکان کی بنیادیں رکھنا، زمین یا کوئی جائیداد وغیرہ کسی کو اجارے پر دینا، شادی بیاہ، سفر کا آغاز کرنا، اعلیٰ حکام سے ملاقات کرنا، جانور خریدنا، حمام کرنا اور زچہ کو نہلانا موزوں و مفید رہتا ہے۔ اگر اس روز اتوار پڑے تو باغ لگانا، مکان کی بنیادیں رکھنا بہت ہی زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس روز کی رکھی ہوئی بنیادیں پائیدار اور مستقبل کے لئے اچھی فال ثابت ہوتی ہیں۔ اس نچھتر کا مُنہ اوپر کی طرف ہے۔

اِس نچھتر میں چاند کی آمد ہو اور لڑکی پہلی بار حائضہ ہو تو خوش آئند مستقبل کی نوید ہے۔ اس نچھتر میں چاند ہو تو جو لڑکا پیدا ہوگا وہ طویل عمر پائے۔ حسین و جمیل ہو۔ اعلیٰ کردار کا مالک ہو اور زندگی میں بلند مناصب حاصل کرے۔ اگر لڑکی پیدا ہو تو خوش نصیب ہو۔ فنونِ لطیفہ سے ذہنی وابستگی رکھے۔ اس نچھتر کے پہلے چرن میں پیدا ہونے والے لڑکے کے والد کو اور لڑکی ہو تو اس کی والدہ کو خطرہ ہے۔

اِس نچھتر کے چرن اوّل کے حروف :۔ ٹے، دوم :۔ ٹو، سوم :۔ پ۔ پا، چہارم :۔ پی۔

۱۳- عوّا ـــــــــ ہست نچھتر

اسے تین سال اور چار ماہ کی قمر کی مہادشا ہے۔

اس کا تعلق چھوٹے دستکاروں مثلاً موچی، تیلی، حجام سے ہے یا پھر غلط کار افراد چوروں سے۔ اس کے علاوہ علاج و معالجہ کرنے والوں سے بھی اس کا تعلق ہے۔ اِس نچھتر کی شکل ہاتھ سے مشابہ ہے۔ جب قمر اِس نچھتر میں آئے تو کھیتی باڑی کا آغاز کرنے، کاروبار شروع کرنے، بیاہ شادی اور سہاگ رات منانے، کوئی عہدہ سنبھالنے، اعلیٰ حکام سے ملاقات کرنے، ملازمت یا سفر کا آغاز کرنے کے لئے موزوں ہے۔ جب قمر اِس نچھتر میں آئے تو عاملین کاملین تسخیر اور حُب کے اعمال و وظائف کرتے ہیں۔ جب قمر اس نچھتر میں آئے اور پورنماشی ہو یعنی چاند کی چودھویں رات ہو تو شادی سے گریز کرنا چاہئے۔ اِس لئے کہ اِس دور میں کی گئی شادی کا انجام جدائی اور طلاق ہوتا ہے اور اگر اس روز جمعرات ہو تو زیورات بنوانے کے لئے مفید رہتا ہے۔ جب قمر اس منزل میں ہو تو اس دور میں پیدا ہونے والا بچہ عیش و عشرت کی زندگی

بسر کرے۔ دولت سے کھیلے لیکن مغرور متکبر اور خود پسند ہو۔ لمبی عمر پائے لیکن بیماریاں بھی ساتھ ساتھ رہیں۔ اس منزل میں قمر ہو تو جو لڑکی پیدا ہو وہ بھی خوش نصیب اور دولت مند ہو۔ با اخلاص، شوہر کے گھر عزت پائے۔ ہر ایک کی منظور نظر ہو۔ البتہ تیسرے چرن کا مولود والدین کے لئے نحوست لائے۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ پو ۔ دوم :۔ کھیا ۔ شا، سوم :۔ انا ن چہارم :۔ ٹھ ۔ ٹھا

۱۴۔ سماک ———— چترا نچھتر

اسے دو سال اور چار ماہ کی مریخ کی مہادشا ہے۔

- تعلق :۔ اس کا تعلق جاگیرداروں، صرافوں، کحالوں، مصوروں، خوشنولیسوں اور ماہرینِ علم الحساب سے ہے
- دوستی :۔ شیر سے
- دشمنی :۔ گائے سے۔

جب قمر اس منزل میں ہو تو نئے گھر میں منتقل ہونا۔ مکان بنانا، سواری کرنا، علاج کرانا نئے کپڑے پہننا، بچوں کا ختنہ کرانا یا عقیقہ کرنا اور زیورات بنوانا سود مند اور مبارک رہتا ہے۔ سفر، شادی نکاح کے لئے غیر مفید ہے۔ البتہ اگر اس روز پورنماشی (بدر) ہو تو شادی نکاح اور سفر کے لئے سود مند ہے اور اگر اس روز جمعہ پڑے تو دکان، فرم یا بچے کا نام رکھنا، کسی عہدہ کا چارج لینا یا دینا زیور پہننا، کسی پُرمسرت تقریب میں شرکت کرنا نہایت مبارک وموزوں رہتا ہے۔ اس کی شکل سمندر کے موتی (مروارید) کی مانند ہے۔

جب قمر اس نچھتر یا منزل میں داخل ہو تو اس وقت پیدا ہونے والا لڑکا میانہ قد، کشادہ سینہ کا مالک اور عمدہ کردار و اخلاق والا اور صاحبِ عزت وحشمت اور بہادر ہوتا ہے۔ طویل عمر کا مالک ہوتا ہے لیکن سفر اسے راس نہیں آتا۔ لڑکی پیدا ہو تو زیادہ خوش نصیب نہیں ہوتی۔ دوسرے چرن میں پیدا ہونے والا لڑکا باپ کے لئے اور لڑکی ماں کے لئے نحوست کا باعث بن جاتی ہے۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ پ، پے ۔ دوم :۔ پو ۔ سوم :۔ را، ر، رہ ۔ چہارم :۔ ری ۔ رے

۱۵۔ غفرہ ———— سواتی نچھتر

اس منزل سے منزلِ یمانی کا آغاز ہوتا ہے۔ اسے چھ سال کی راس کی مہادشا ہے۔

- بادی مؤنث اور دیوتا گن ہے۔
- تعلق :۔ اس کا تعلق سمندری سفر کرنے والوں، جہاز وکشتی رانوں، تاجروں اور خوش الحان بھجن گانے والوں یا نعت خوانوں سے ہے اس کے ساتھ ہی ذخیرہ اندوزوں، خود غرض لوگوں اور دھوکا باز دوستوں سے ہے۔
- دوست :۔ بھینسا
- دشمن :۔ گھوڑا۔

جب قمر اس منزل میں ہو تو نئے مکان میں منتقل ہونا کسی دوسرے مقام پر رہائش تبدیل کرنا۔ نکاح، شادی مکان کی بنیادیں رکھنا، اعلیٰ حکام سے ملاقات کرنا اور درخت لگانا مفید رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس منزل میں چاند ہو تو نیک ہر طلب خدا پوری کرتا ہے عاملین خاص وظائف واعمالِ سعد کا اہتمام کرتے ہیں۔ اگر اس نچھتر یا منزل میں چاند سوموار کو داخل ہو تو اسے زیادہ اچھا اور مبارک سمجھا جاتا ہے۔ اس نچھتر میں لڑکی بالغہ ہو تو سعادت کی دلیل اور زندگی خوشحالی سے بسر کرنے کی پیشگوئی کی جاتی ہے۔ اس نچھتر میں چاند ہو تو جو لڑکا پیدا ہو وہ راضی برضائے مولا قسم کی فطرت کا مالک باشعور، بلند کردار، دیندار اور دوستوں کا دوست ہو، لڑکی پیدا ہو تو وہ بھی راست گو فطرت کی مالک، بلند کردار ہو۔ زندگی کی کامیابیاں اس کے قدم چومیں۔

البتہ جب ماہ بیساکھ میں قمر اس نچھتر میں آئے تو اسے نحس سمجھا جاتا ہے اور کوئی نیا کام اس دور میں شروع نہیں کیا جاتا لیکن بدر ہو (پورنماشی) تو اچھا سمجھا جاتا ہے۔

اس کے چرنِ اوّل کے حروف :۔ رُو ۔ دوم :۔ رے سوم :۔ رَو چہارم :۔ ت، تا، ط

۱۶۔ زبانہ ———— بشاکھا نچھتر

اسے پانچ سال اور چار ماہ کی مشتری کی مہادشا ہے۔

- آتشی، ہیجڑہ اور راکھش گن ہے۔
- یہ سُرخ رنگ سے متعلق ہے اور وہ تمام لوگ جو سُرخ رنگ کی اشیاء کی خرید وفروخت کرتے ہیں اور سُرخ رنگ کے پھلوں اور پھولوں اور آتش پرستوں سے اس کا تعلق ہے
- دوست شیر
- دشمن: گائے

جب قمر اس منزل میں آئے تو فصل کی کٹائی کا آغاز، شجرکاری، نیا کپڑا کاٹنا مفید و موزوں رہتا ہے لیکن شادی بیاہ اور سہاگ رات کے لئے غیر موزوں ہے شوہر کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس روز جب چاند اس نچھتر میں داخل ہو بدھ کا دن پڑے تو لوگ جانوروں کو ملاتے ہیں۔ اس نچھتر کا مُنہ نیچے کی طرف ہے اس لئے۔ بنیادیں رکھنے، کنواں کھدوانے کنوئیں میں اترنے وغیرہ کے زیرزمین کاموں کے لئے مفید ہے۔ اس کے چوتھے چرن سے بُرجِ عقرب کا آغاز ہوتا ہے اور ہندی جیوتش میں قمر در عقرب "نحس" دور سمجھا جاتا ہے۔ جب قمر اس منزل یا نچھتر میں داخل ہو تو جو لڑکا اس وقت پیدا ہو وہ حسین و چالاک، باشعور، دولت مند اور خوش وضع اور خوش گفتار ہو اپنی خوش بیانی اور دانش سے جھگڑوں اور فسادات کو مٹائے۔ لمبی عمر پائے۔ اگر لڑکی پیدا ہو تو سادہ لوح، شیریں سخن، حسین اور دوسروں کے دل موہ لینے والی ہو۔ لیکن اس نچھتر میں چاند آنے پر جو لڑکا پیدا ہو گا وہ ماموں کے لئے اور جو لڑکی پیدا ہو وہ خالہ کے لئے نحس ثابت ہو۔

اس کے چرنِ اوّل کے حروف :۔ طی ۔ تی، دوم :۔ طو ۔ توٗ، سوم : طے ۔ تے چہارم :۔ نو

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل نچھتر یا منازلِ قمر ہند و علم جیوتش کی رُو سے نحس ہیں۔ ان کے نحس اثرات خاص طور پر اس دَور میں پیدا ہونے والے بچے کی زندگی پر پڑتے ہیں۔ چنانچہ اس دَور میں اتفاق سے پیدا ہونے والے بچے سے نحوست کے اثرات ختم کرنے کے لئے اہلِ ہنود بہت زیادہ صدقہ خیرات کرتے ہیں۔

۱۔ اسونی نچھتر کا نیمہ اوّل ـــــ منزل شرطین (پہلی منزل)	۴۔ جیشٹھا نچھتر کا نیمہ آخر ـــــ منزل قلب (۱۸ منزل)
۲۔ اشلیکھا ،، ،، آخر ـــــ منزل طرفہ (نویں منزل)	۵۔ مولا ،، ،، اوّل ـــــ منزل شولہ (۱۹ ویں منزل)
۳۔ مگھا ،، ،، اوّل ـــــ منزل جبھہ (دسویں منزل)	۶۔ ریوتی ،، ،، اوّل ـــــ منزل رشا (۲۸ منزل)

۲۔ بشاکھا نچھتر یا زبانہ منزل کا چوتھا چرن چونکہ بُرجِ عقرب کا آغاز ہے اور بُرجِ عقرب میں قمر کا داخلہ ہر لحاظ سے نحس گنا جاتا ہے۔ فارسی کے اس شعر میں اسی حقیقت کا اظہار ملتا ہے۔

؎ چوں قمر آید بہ عقرب، ہیچ کارے اندر آں ــــ چوں نکاح، وچوں سفر ہرگز نہ کُن یابی زیاں

مقصد یہ کہ قمر عقرب میں ہو تو نکاح شادی اور سفر ہرگز نہ کریں نقصان ہو گا۔ اپنے دَور کے عظیم و مشہور منجم علامہ نصیر الدین طوسیؒ نے منازلِ قمر میں سے نحس منازل کی نشاندہی اپنے ایک فارسی قطعہ میں یوں کی ہے۔

از منازل کہ بریں چرخِ بریں ۔ آنچہ نحس است
ہمیں است ہمیں است کہ گفتم حاشاک
شولہ، واخبیہ، غفرہ و طرفہ برآں ــ بلدہ و زابح و اکلیل و زبانا و سماک
یعنی منازل قمر میں سے

۱۔ شولہ ۲۔ اخبیہ ۳۔ غفرہ ۴۔ طرفہ ۵۔ بلدہ
۶۔ زابح ۷۔ اکلیل ۸ زبانہ ۹۔ سماک نحس منازلِ قمر ہیں۔
یہ تمام منازلِ قمر ہندی نجوم کی نحس منازلِ قمر سے الگ ہیں۔

۱۷۔ اکلیل ـــــــ انوارادھا نچھتر

اسے چھ سال اور چار ماہ کی زحل کی مہادشا ہے۔

● خاکی، ہیجڑہ اور دیوگن ہے۔ ● اس کا تعلق اعلیٰ منصب کے مالکوں، بادشاہوں اور کہاروں سے ہے ● دوست : ہرن ● دشمن :۔ کُتّا۔

یہ نچھتر دوسروں کی خوشیوں کی تقریبات میں شریک ہونے، کسی منصب و عہدہ کا چارج لینے، مکان کی بنیادیں رکھنے اور عمدہ لباس پہننے کے لئے مفید ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ چونکہ اس منزل میں عقرب ہے اس لئے کسی بھی کام کا آغاز اس میں کرنا نحس ہے۔ لیکن اگر قمر کے اس منزل میں داخلے ہونے کے وقت جمعہ کا روز پڑتا ہو تو سفر، شادی، کسی بزنس کا آغاز کرنے یا بزنس کا مقام تبدیل کرنے اور باغ لگانے کو مفید سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر اس روز پورنماشی (بدر) ہو تو کسی کام کا بھی آغاز نہیں کرنا چاہیئے ہر لحاظ سے ہر مکتبِ فکر نے اسے نحس قرار دیا ہے۔

جب قمر اس منزل میں داخل ہو تو اس وقت پیدا ہونے والا لڑکا ہو یا لڑکی حسین و جمیل، دانشور اور نیک سیرت ہو طویل عمر پائے۔

اس کے چرنِ اول کے حروف :۔ ن ۔ نا، دوم :۔ ن ۔ نی سوم :۔ نوٗ
،، ،، ،، ،، چہارم :۔ نے

۱۸۔ قلب ——— جیشٹھا نچھتر

اسے پانچ سال اور آٹھ ماہ کی عطارد کی مہادشا ہے۔

• یہ خاکی، ہیجڑہ اور راکیش گن ہے۔ • دوست :۔ ہرن • دشمن :۔ کُتا

اِس نچھتر میں جب قمر آئے اور پورنماشی (بدر) ہو تو شادی، بیاہ، سفر، نئے گھر میں داخل ہونا یا کسی نئے کاروبار کا آغاز کرنا، تعلیم، سفر، نقاشی، مصوری یا خفیہ علوم سیکھنا بہت عمدہ اور انجام بخیر کی دلیل ہے۔ لیکن پورنماشی نہ ہو تو کسی قسم کے کام کرنے کے لئے میانہ اثرات ہوتے ہیں۔ یعنی نہ اچھے نہ بُرے۔ اور اگر ماہ پھاگن ہو اور قمر اس نچھتر میں داخل ہو تو کسی اچھے کام کا آغاز بہرصورت نحوست لاتا ہے۔ جب قمر اس نچھتر میں داخل ہو تو اس دَور میں پیدا ہونے والا لڑکا خاص کر پہلے چرن کی پیدائش والا خوبصورت، ہوشیار لمبی ناک والا ہو۔ زندگی آرام و آسائش میں بسر کرے لیکن گھر میں بیوی کے ہاتھوں پریشان رہے۔ دوسرے چرن میں پیدا ہونے والا مالی بحران میں مبتلا رہے۔ تیسرے چرن کا مولود تایا کے لئے اور چوتھے چرن کا مولود اپنے بڑے بھائی (اگر ہوں تو) ان کے لیے سخت نقصان دہ ثابت ہو۔

منزل قلب یا جیشٹھا نچھتر اور منزل شولہ یا مولا نچھتر کے بارے میں بعض ہندی منجّمین کا کہنا ہے کہ ان دونوں نچھتروں میں پیدا ہونے والے بچوں کو ظاہر ہونے والے آثار کے لحاظ سے دس حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یعنی ایک نچھتر یا منزل کو دس برابر کے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ان برابر کے دس حصوں میں پیدا ہونے والے بچوں کی خاصیتوں کے جداگانہ "احکام" لگاتے ہیں۔ ان جیوتشیوں کے نزدیک ان دونوں نچھتروں یا منازل کے۔

۱۔ پہلے حصّے میں پیدا ہونے والے بچے اپنے ماموں کے لئے نحوست لاتے ہیں۔
۲۔ دوسرے 〃 〃 〃 〃 〃 نانا 〃 〃 〃 〃
۳۔ تیسرے 〃 〃 〃 〃 〃 ماموں 〃 〃 〃 〃
۴۔ چوتھے 〃 〃 〃 〃 〃 اپنی ماں 〃 〃 〃 〃
۵۔ پانچوں 〃 〃 〃 〃 〃 اپنی ذات 〃 〃 〃 〃

۶۔ ۷۔ چھٹے اور ساتویں حصے میں پیدا ہونے والے بچے اپنے مقامِ پیدائش اور صاحبِ منزل کے لئے نحوست لاتے ہیں
۸۔ ۹۔ ۱۰۔ آٹھویں، نویں اور دسویں حصے میں پیدا ہونے والے بچے اپنے باپ کے اعزّہ و اقربا کے لئے نحوست لاتے ہیں۔

اگر مولود لڑکی ہو تو خود حسین و جمیل اور ہر ایک کا دل موہ لینے والی ہوشیار، عاقل اور دولت مند ہو۔
اس کے پہلے چرن کے حروف :۔ نو، دوم : یا۔ یے سوم :۔ ی۔ یی چہارم :۔ یُو

۱۹۔ شولہ ——— مولا نچھتر

اسے دو سال اور چار ماہ کی ذنب کی مہادشا ہے۔

• اس کا تعلق کسانوں اور سبزی فروشوں سے ہے۔ • دوست :۔ کُتا • دشمن :۔ ہرن۔

جیسا کہ جیشٹھا نچھتر میں لکھا جاچکا ہے کہ جیشٹھا اور شولہ نچھتروں میں قمر کے داخلے کے وقت جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو بالعموم نحس سمجھے جاتے ہیں اور بعض منجّمین کے احکام کے مطابق نچھتر دس حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصہ کے بارے میں نحوست کے اثرات کی وضاحت کر دی گئی ہے لیکن کچھ جیوتشی اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں اور مولا نچھتر کے بارہ حصّے کرکے ہر حصے پیدائش کی خاصیتوں کو الگ الگ تحریر کرتے ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

حصہ اول، دوم میں پیدا ہونے والا لڑکا باپ کے لئے اور لڑکی ماں کے لئے نحس ثابت ہو۔
〃 سوم 〃 〃 〃 〃 لڑکا یا لڑکی بڑے بھائی کے لئے (اگر ہو تو) 〃 〃 〃
〃 چہارم 〃 〃 〃 〃 〃 بڑی بہن 〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃 پنجم 〃 〃 〃 〃 〃 ماموں 〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃 ششم 〃 〃 〃 〃 〃 پھوپھی 〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃 ہفتم 〃 〃 〃 〃 〃 خالہ 〃 〃 〃 〃 〃
〃 ہشتم 〃 〃 〃 〃 〃 منزل اور صاحبِ منزل 〃 〃 〃
〃 نہم 〃 〃 〃 〃 〃 مال و دولت 〃 〃 〃 〃

حصہ یازدھم اور دوازدھم میں پیدا ہونے والے بچے باسعادت بلند اقبال اور بالغیب ہوں۔

اس نچھتر میں قمر کے داخلے کے روز اگر ہفتہ کا دن پڑتا ہو تو یہ بُرے لوگوں، بدمعاشوں اور فسادیوں کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے اس میں برائیوں کو فروغ ملتا ہے۔ اس نچھتر میں چاند آنے سے کنواں کھودنا، تہہ خانہ بنانا۔ مکان کی بنیادیں رکھنا الغرض زیرِ زمین تمام کام کرنا، کھیتی باڑی کا آغاز کرنا مفید رہتا ہے۔ اس نچھتر کے پہلے چرن سے بُرج قوس کا آغاز ہوتا ہے۔ اس دور میں پیدا ہونے والا سانولے یا سیاہ رنگ کا مالک ہوتا ہے لیکن اسے خاندان میں اچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ مغرور متکبر ہوتا ہے اور طویل عمر پاتا ہے اس کے ساتھ ہی اپنے ساتھ کچھ نحس اثرات بھی رکھتا ہے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

اس کے چرنِ اوّل کے حروف :۔ ی دوم :۔ یو سوم :۔ بھا۔ بھ چہارم :۔ بھی

۲۰۔ نعائم ———— پُورباکھاڈ نچھتر

اسے چھ سال اور آٹھ ماہ کی زہرہ کی مہادشا ہے۔

۱ یہ آبی مذکر اور مانس گن ہے۔ ۲ یہ سیاحوں خاص کر سمندری اور دریائی سفر کرنے والوں، ملاحوں اور نرم طبیعت لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ۳ دوست :۔ شیر ۴ دشمن :۔ ہاتھی۔

اس نچھتر یا منزل میں جب چاند آئے تو عمارات کی بنیادیں رکھنے گئے کی فصل کے لئے کھیت لگانے اور آغاز کرنے کے لئے، درختوں کی کٹائی اور عام تجارت کے آغاز کے لئے موزوں ہے۔ جب قمر اس منزل میں آئے اور منگل کا روز پڑے تو اسے نحس سمجھا جاتا ہے۔ جیوتشی یا عاملین اس روز برائی کے اعمال اور ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں۔ اس دور میں عورتوں کو خاص کر سُرخ لباس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس نچھتر میں قمر کے داخلے کے دوران پیدا ہونے والا لڑکا حسین، دراز قامت اور صاحبِ حیثیت ہو۔ اسے زندگی میں کسی وقت کسی جانور کے ہاتھوں زخمی ہونے کا خدشہ رہے۔ لمبی عمر پائے۔ تیسرے چرن میں پیدا ہونے والا باپ کے لئے نحس ثابت ہو اور لڑکی ماں کے لئے۔

اس کے چرنِ اوّل کے حروف :۔ بھو دوم :۔ دھ سوم :۔ ف، پھا، پھ چہارم :۔ ڈھا۔ ڈھے۔

۲۱۔ بلدہ ———— اُترا کھاڈ

اسے دو سال کی شمس کی مہادشا ہے۔

اس کا تعلق گڈریوں، کوہستانیوں، جنگجو افراد اور بہادروں سے ہے۔ جب قمر اس منزل میں آئے تو مکان تعمیر کرنے، تعلیم کا آغاز کرنے کھیتی باڑی شروع کرنے، شادی بیاہ اور بچے کے مونڈھن کے لئے موزوں ہوتا ہے اور اگر اس وقت اتوار کا روز پڑے تو باغ لگانے اور عمارت کی تعمیر کے لئے ازحد نافع رہتا ہے۔ اس دور میں شروع کئے گئے کام مثلاً تعمیرات وغیرہ نہایت پائیدار اور یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے دوسرے چرن سے بُرج جدی شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں پیدا ہونے والا لڑکا لمبی ناک اور خوبصورت نقوش کا مالک ہوتا ہے۔ باشعور، دلیر اور طویل عمر کا مالک ہوتا ہے اسے زندگی میں کسی چوٹ کا خطرہ یا خدشہ رہتا ہے۔

اس دور میں پیدا ہونے والی لڑکی بلند خیال، خود پسند اور مغرور ہوتی ہے زندگی عزت و احترام سے بسر کرے۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ بھے، دوم :۔ بھو، سوم :۔ جا، ذ، ج چہارم :۔ جی، ض، ظ

۲۲۔ ذابح ———— ابھجت نچھتر

اس نچھتر یا منزل کو ہندی جیوتشی شمار میں نہیں لاتے۔ اہلِ عرب اسے منزل شمار کرتے ہیں۔ اس کی صورت مثل آدم خون ریز ہے۔ بعض منجّمین اسے نحس قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ جادو، ٹونے اور ٹوٹکے کرنے والوں کے لئے موزوں ہے۔ اگر قمر اس منزل میں آئے اور جمعرات کا روز پڑے تو اس میں زیورات بنوانا اور اسی قسم کے دوسرے لطیف کام کرنا موزوں رہتا ہے۔ لڑکی پہلی بار اس کے دور میں بالغہ ہو تو اس کی زندگی عمدگی سے بسر ہونے کی دلیل ہے۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ جو دوم :۔ جے سوم :۔ جو چہارم :۔ کھا۔ خ

۲۳۔ بلع ———— سرون نچھتر

اسے تین سال اور چار ماہ کی قمر کی مہادشا ہے۔

• خاکی، مذکر اور دیوتا گن ہے۔ • اس کا بازی گروں، شعبدہ بازوں اور داستان گو لوگوں سے تعلق ہے۔
• دوست :- بندر دشمن :- بکری۔

قمر کی منزل بلع یا سردن نچھتر بیس آمد ماہرینِ فلکیات کے نزدیک بالاجماع سعد ہے بلکہ اہلِ عرب علمائے نجوم اِن تین منازل قمر کو بھی سعد خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ منزل ذابح کو سعدِ ذابح لکھا جاتا ہے۔ منزلِ بلع کو اسعد بلع اور منزل سعود کو سعدِ السعود لکھا جاتا ہے۔ جب قمر اس منزل میں ہو تو تمام اچھے کاموں کا آغاز کیا جاسکتا ہے مثلاً کسی عہدہ کا چارج لینا یا دینا، علاج کے لئے کسی طبیب کے پاس جانا ملازمت کے حصول کے لئے کسی دفتر کا رُخ کرنا مکان بنانا خاص کر بالائی منزل تعمیر کرنا موزوں ہے۔

جب قمر اس منزل میں ہو تو پیدا ہونے والا لڑکا عاقل و دانا، صاحبِ حیثیت، حسین وجمیل لیکن راگ و رنگ کا شیدائی اور لمبی عمر پانے والا ہو۔ لڑکی پیدا ہو تو نیک خصال اعلیٰ کردار کی مالک خوبصورت اور علم کی جویا ہو۔

اس کے چرنِ اول کے حروف :- جی، کھی دوم :- کھُو سوم :- کھے چہارم :- کھو

۲۴- سعود ـــــــــــ دھنشٹا نچھتر

اسے دو سال اور چار ماہ کی مریخ کی مہادشا ہے۔

• یہ خاکی، مذکر اور راکیش گن ہے۔ • اس کا تعلق نیک و پارسا، سخی اور محبت کرنے والوں اور خلقِ خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار لوگوں سے ہے اور ان لوگوں سے جو مضبوط قوتِ ارادی کے مالک ہوں • دوست :- شیر
• دشمن :- ہاتھی۔

قمر جب اس منزل یا نچھتر میں ہو تو نیا مکان بنانے یا اس میں منتقل ہونے، سفر کرنے، کھیتی باڑی یا نئے کاروبار کا آغاز کرنے، بیماری کے علاج کے لئے موزوں ہے۔ اگر قمر کے اس منزل میں داخلے کے وقت سوموار کا روز پڑے تو بہت عمدہ خیال کیا جاتا ہے اس نچھتر کا مُنہ اوپر کی جانب ہے۔ اس میں پہلی دفعہ لڑکی بالغہ ہو تو خوش نصیبی کی علامت ہے۔ خاص کر قمر پورے دنوں کا ہو۔ اس کے دور میں پیدا ہونے والا لڑکا اگرچہ زیادہ حسین نہیں ہوتا لیکن کردار اعلیٰ اور بلند سیرت کا مالک ہو۔ عمر دراز پائے لیکن زندگی میں چوٹ کا خطرہ رہے۔ لڑکی پیدا ہو تو وہ سکھی رہے اور خوش نصیب ہو۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :- گ۔ گا دوم :- غ۔ گی سوم :- گو۔ غو چہارم :- ے۔ غے

۲۵- اخبیہ ـــــــــــ ست بکھا نچھتر

اسے چھ سال کی راہُو کی مہادشا ہے۔

• آبی، مذکر، راکیش گن ہے۔ • اس کا تعلق شکاری، مچھیروں، دھوبی اور اسی قسم کے دوسرے پیشوں سے منسلک لوگوں سے ہے۔

جب قمر اس منزل یا نچھتر میں ہو تو مکان کی خریداری یا زمین کی فروخت، جانوروں کی خریداری، سیر و سیاحت شکار اور شادی بیاہ کے لئے موزوں ہے۔ اس نچھتر کا مُنہ اوپر کی جانب ہے۔ اس نچھتر کے دَور میں پیدا ہونے والا لڑکا گندمی رنگت والا حسین وجمیل۔ لمبی ناک والا، سخی، صاحبِ حیثیت اور طویل عمر کا مالک ہو۔ لڑکی پیدا ہو تو عقل و دانش والی۔ نیک طینت، راستباز، عابدہ وزاہدہ ہو ہر ایک کا مشورہ سُننے اور اس کا فیصلہ اپنی عقل سے بعد از تدبر لے۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :- غو، گو۔ دوم :- غ۔ س ش ث ی سوم :- س چہارم :- سو۔ شو۔ صو۔

۲۶- مقدّم ـــــــــــ پوربا بہادر پد نچھتر

اسے پانچ سال اور چار ماہ کی مشتری کی مہادشا ہے۔

• آتشی، مذکر اور مانس گن ہے۔ • اس کا تعلق پہلوانوں، جانور پالنے والوں، اسلحہ سازوں، غصہ ور لوگوں شاعروں اور لادینوں سے ہے۔ • دوست :- بندر • دشمن :- بکری۔

قمر جب اس نچھتر میں ہو تو کنواں کھودنے، کھیتی باڑی کرنے۔ علاج کروانے، کاروبار کا آغاز کرنے کے لئے موزوں ہے۔ اگر اس روز منگل پڑے تو جادو ٹونے اور وظیفوں کے لئے بہتر ہے۔ اس منزل میں قمر ہو تو پیدا ہونے والا لڑکا دراز قامت، سانولا سلونا۔ چالاک، صاحبِ حیثیت لمبی عمر پانے والا لیکن زبان دراز ہو۔ اسے زندگی میں زہر دیئے جانے کا خدشہ رہے۔ بیماریاں بھی پریشان کریں۔ اگر لڑکی پیدا ہو تو خوش نصیب ہو۔

اگر لڑکی اس نچھتر کے دَور میں پہلی بار بالغہ ہوئی ہو تو اُسے آخری عمر میں کوئی الزام و بدنامی کا داغ لگے کسی عورت کے ہاتھوں نقصان اُٹھائے۔

اس کے چرنِ اوّل کے حروف :- با۔ بے، دوم :- ل۔ سوم :- ج چہارم :- جا۔ تھا۔

۲۷۔ مؤخر ________ اترا بھادرپد نچھتر

اسے چھ سال اور چار ماہ کی زحل کی مہادشا ہے۔

● آبی، مذکر اور مانس گن ہے۔ ● اس کا تعلق مذہبی ذہن کے مالک مولویوں، براہمنوں اور پادریوں سے ہے اس کے علاوہ جو لوگ بغیر محنت کے کمانے والے ہوں۔ ● دوست :۔ گائے ● دشمن :۔ شیر

جب قمر اس نچھتر میں ہو تو شادی بیاہ، سفر، نقل مکانی، کسی عہدہ کا چارج یا ذمہ داری کسی کو سونپنا اور زچہ کو نہلانا مفید رہتا ہے۔ اگر اس روز اتوار پڑے تو باغ لگانے کسی منصب کو لینے کے لئے بہتر ہے اس کا منہ اوپر کی جانب ہے۔ اس لئے دیواریں اٹھانے اور بلندی کے کام بھی مفید رہتے ہیں۔ قمر جب اس نچھتر میں ہو تو پیدا ہونے والا لڑکا زندگی میں خوش حال اور صاحبِ مال و دولت ہو اور لڑکی ہو تو سدا سہاگن اور سکھی زندگی کی مالک ہو۔ تابعدار اور فرمانبردار فطرت والی ہو۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ د، و۔ دوم :۔ تھے۔ تھا، سوم :۔ جھا۔ جھے چہارم :۔ ا، ن، ج

۲۸۔ رشا ________ ریوتی نچھتر

اسے پانچ سال اور آٹھ ماہ کی عطارد کی مہادشا ہے۔

● آبی، مذکر اور دیوتا گن ہے۔ ● اس کا تعلق جہاز رانوں اور کشتی بانوں سے ہے۔ ● دوست : ہاتھی۔ ● دشمن :۔ شیر

جب قمر اس نچھتر میں ہو اور خاص کر پورنماشی ہو تو شادی بیاہ یا شادی کی دوسری رسومات اور سہاگ رات کے لئے موزوں ترین ہے۔ اس کے علاوہ ہر اچھے کام کے لئے بہتر ہے اگر اس روز جمعہ پڑے تو بھی خوب رہے۔ اگر اس کے دَور میں لڑکی بالغہ ہو تو بہت مبارک اور زندگی کے سکھی ہونے کی دلیل۔ اس کے پہلے چرن میں پیدا ہونے والا لڑکا سخی اور دولت مند ہو۔ دوسرے چرن میں بدمعاش، تیسرے چرن میں عیاش اور چوتھے چرن میں نیک و پارسا ہو۔ لڑکی اس نچھتر میں پیدا ہو تو خوش بخت اور ہر ایک کا دل موہ لینے والی ہو۔

جب قمر اس نچھتر سے اسونی نچھتر میں داخل ہو رہا ہو تو اس وقت پیدا ہونے والے لڑکے یا لڑکی کے لگن کے لئے خطرہ کا موجب ہو۔

اس کے چرن اوّل کے حروف :۔ د، ے۔ دوم :۔ د، و۔ سوم :۔ چا۔ چے چہارم :۔ پی

میری نظر میں

وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ٥

________ حاذق العصر

حکیم محمد یحییٰ خاں شفاؔ ________ راولپنڈی (پاکستان)

سورۂ نحل کی سولہویں آیت ہے جسے ہم اپنے پیشِ لفظ کا عنوان بناتے ہیں۔ خود یہ سورہ بھی قرآن کریم کا سولہواں سورہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکّی دَور کے آخری حصّے میں نازل ہوا ہے۔ اور اس میں کفار و مشرکین کی شدید ترین مزاحمت بلکہ حق کے مقابلے میں باطل کی ناقابلِ برداشت دراز دستیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کو زجر و تنبیہہ کی گئی ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ سنبھلو! اپنے رویّے میں اصلاح کرو۔ دعوتِ حق کو ٹھکراؤ نہیں بلکہ اسے قبول کرلو۔ اللہ کی نافرمانی اور سرکشی میں عذاب الٰہی (امر اللہ) کے مستحق بننے میں جلدی نہ کرو۔

اس مبارک سورہ کے ذریعے اللہ عزّوجل نے انفس و آفاق کے بصیرت افروز دلائل سے شرک و بدعت کا قلع قمع کرتے ہوئے توحید کی حقانیت واضح کی ہے اور جہاں اہلِ باطل کو ان کے غلط رویّہ پر بُرے انجام سے ڈرایا ہے وہاں حضور علیہ السّلام اور ان کے حق پرست ساتھیوں کو تسلّی اور طمانیت بھی دی گئی ہے۔

پہلے ہی رکوع میں انسانی تخلیق اور کائنات میں اس کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے اللہ حیّ و قیوم کی ذاتِ واحد و توانا کے نظامِ رحمت و حکمت کا بیان کیا گیا ہے اور کھول کھول کر بتایا ہے کہ انفس و آفاق میں تمہارے لئے کیا کچھ مہیا کیا گیا ہے جس سے فائدہ اٹھانا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقدار بننا تمہاری صالحیت و صلاحیت کا پھل ہے۔

اس ضمن میں عالمِ تخلیق و تکوین کی بہت سی نشانیوں، بحر و بر، کوہ و صحرا اور نباتی و ارضی ہر نوع کی رحمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور پھر عالمِ ناسوت سے آگے بڑھ کر فضائے لاہوت اور دنیائے فلکیات کی خوبیوں پر توجّہ دلائی ہے اور بڑے روشن الفاظ اور واضح انداز سے سمجھایا ہے کہ جس طرح طبقات الارض میں نوعِ انسانی کے افادے اور منفعت کے لئے خالقِ کائنات نے کئی علامتیں، نشانیاں اور راستے فراہم کئے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر انسان اپنی ذاتی اور جماعتی زندگی کو آسودہ اور کامران نہج پر ڈھال سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح عالمِ افلاک میں بھی اس کے لئے ایسے آثار و علائم مقرر کردیئے گئے ہیں جس سے استفادہ کرکے

وہ اپنی ارضی اور ماحولی دنیا کو مرتب، منظم اور پُرثمر کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اِس آیۃ کریم وَعَلٰمٰتٍ ط وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ o میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت تخلیق کے توحیدی نظام کے ایمان پرور اشارات کو سمیٹتے ہوئے پورے مضمون کو معجزانہ خوبصورتی کے ساتھ چند لفظوں میں جمع فرما دیا ہے پھر اِس ایجاز میں ابلاغ کی یہ وسعت بھی بصیرت افروز حد تک نمایاں ہے کہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ o میں ستاروں اور کواکب کے ذریعے بحری اور برّی مسافتوں میں راستوں کی تعیّن ہی نہیں، بلکہ دنیائے افلاک سے عالمِ ارض کے لامحدود اور غیر متناہی افادے کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔

چنانچہ اسلامی دورِ تہذیب کے نابغہ روزگار علمائے "نجم کے ذریعے ہدایت" کے حصول کو اِس کی پوری وسعتوں کے ساتھ دنیائے علم و فن میں روشن و واضح کیا ہے۔ اَن گنت علماء، حکماء، فلاسفہ، منجّمین اور ستارہ شناس اسلامی تاریخ میں جگمگا رہے ہیں جن کے علم و ہنر کی روشنیاں موجودہ دَور کے ایوانوں کو بھی تاباں و درخشاں کر رہی ہیں پھر عہدِ حاضر میں خلائی تسخیر اور معلومہ و غیر معلومہ کواکب کے اسفار تو بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ o کی تفسیری وسعتوں پر شاہدِ عدل کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

ہمارے عزیز تلمیذ آغا فضل الرحمان نے اِسی حقیقت ثابتہ کو اپنی تالیف "علمِ نجوم اور اس کی فلاسفی" میں صہبائے کہنہ بجامِ نو کے انداز میں پیش کیا ہے اور اِس فن کے معترضین کے بہت سے پادر ہوا خیالات کی تصحیح کی ہے۔

جناب محمد امین مُغل

کل کیا ہوگا۔ اسے جاننے کی خواہش ہر انسان میں ہے۔ وہ لوگ جو علمِ نجوم پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہ لوگ جو اس سے بے نیاز ہیں سبھی اس میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ آغا فضل الرحمٰن چشتی کی یہ کتاب ان مسلمانوں کے لئے جو علمِ نجوم کو برحق جانتے ہیں یا برحق جاننا چاہتے ہیں۔ غور و فکر کا خزینہ ثابت ہوگی۔

آغا صاحب عالم آدمی ہیں۔ اور انہوں نے علمِ نجوم سے متعلّق علوم اور روایات کو خوب جانا ہے۔ اور خوب کھنگالا ہے۔ انہوں نے جوتش کو اسلامی ثقافت میں رکھ کر دیکھا ہی نہیں ہمیں افلاک کی سیر کرانے کا جتن بھی کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی فطرت کے مختلف پہلوؤں، گوشوں اور مظاہر کے ساتھ ستاروں کے تعلّق کو دکھلانے کی کوشش بھی کی ہے۔

لندن

۱۴ ستمبر ۱۹۹۲ء

بشیر احمد سوہاوی

سنیئر سب ایڈیٹر روزنامہ "نوائے وقت"، راولپنڈی

زیرِ نظر کتاب کے کئی پہلو ہیں اور ہر ایک کا ایک اپنا رنگ اور اسلوب ہے۔ اس کے مطالعے کے بعد اہلِ فکر و دانش کے ذہن میں سوچ کے کچھ نئے دریچے کھلتے ہیں اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ معاشرے میں اس نئی کتاب کے در آنے کے بعد کئی علمی اور تحقیقی مباحث کے نئے دروازے کھلنے لگیں گے۔ کئی سوالات دماغوں میں بھونچال لائیں گے۔ کچھ لوگ بجا طور پر پوچھیں گے کہ خدا نے کوئی شئے بے مقصد اور بے فائدہ تخلیق نہیں کی تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ ان سیاروں اور بُرجوں کی افادیت کیا ہے؟ اور عالمِ انسانیت کے لئے اُن کی افادیت کا "مدار و محیط" کیا ہے؟ اور اگر افادیت کا واقعی کوئی عنصر علمِ نجوم میں موجود ہے تو اِس سے فائدہ اٹھانے کی نئی نئی راہیں تلاش کرنے کے لئے نئے تجربے کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کیوں نہ کی جائے۔ مختصر یہ کہ زیرِ تبصرہ و تنقید کتاب کو پڑھنے کے بعد عوام کے ایک وسیع حلقے کی آراء اور فکر و خیال میں زبردست انقلاب آنے کی توقع رکھنی چاہیئے اور اس طرح تحقیق و تجسّس کے جہانِ تازہ میں نئے شگوفے پُھوٹیں گے۔ نئی نئی باتیں سننے میں آئیں گی، نئے نئے تجربے ہوں گے اور گرما گرم چرچے ہوں گے۔ مصنّف نے یہ کتاب کیا لکھی ہے علم کے پُرسکون سمندر کے قلب پر فکرِ تازہ کا ایک بہت بڑا آبشار گرانے کے عمل کا آغاز کیا ہے۔ اس سے علم کے بحر میں نئی لہریں اور بالکل نیا تموّج بیدار ہوگا اور سچ بات یہ ہے کہ عصرِ جدید اس جرأت مندانہ عمل و اقدام کے انتظار میں بیٹھا ہوا لگتا ہے۔ اس طرح ہم یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے کہ حکیم آغا فضل الرحمان چشتی نے نجوم و کواکب کی دنیا پر جو کمند پھینکنے کی کوشش کی ہے وہ بروقت ہے اور اس کے ذریعے انہوں نے آج کے روشن روشن زمانہ کی ایک بہت بڑی مانگ پوری کرنے اور بہت پرانی پیاس بجھانے کا فرض ادا کیا ہے۔

ہماری رائے میں یہ کتاب لکھتے وقت حکیم فضل الرّحمان کے سامنے دو بنیادی مقاصد تھے۔

- اوّل یہ کہ جدید عہد کو یہ باور کرا دیا جائے کہ نجوم و کواکب کے بارے میں معلومات علمِ نجوم کا حصّہ ہیں اور یہ ایک باقاعدہ علم ہے۔ جیسے علمِ سحر، علمِ ریاضی اور علمِ نباتات وغیرہ۔
- دوم یہ واضح کر دیا جائے کہ علمِ نجوم، علمِ غیب نہیں۔ علمِ نجوم الگ دُنیا ہے اور علمِ غیب کا تعلّق صرف ذاتِ باری تعالیٰ سے ہے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ زیرِ نگاہ تصنیف کے ابتداء میں مصنّف نے مختلف مشاہیر اور مختلف قدیم کتب کے خیالات

اور عندیئے بھی شریک نکر کئے ہیں۔ قرآنی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ نجوم و کواکب کے بارے میں قرآن نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس کا تذکرہ کر کے اپنی ایک رائے مدوّن کرنے کی کوشش کی ہے

کچھ لوگ، علم نجوم کو علم غیب کے مترادف سمجھتے رہے اور بعض مصلحت بین حضرات نے محض اس وجہ سے علم نجوم کی مخالفت کی کہ کہیں عام لوگ ماہرین نجوم کو عالم الغیب ہی نہ سمجھنے لگیں اور اس سے دین میں بگاڑ کی ایک نئی شکل پیدا ہو سکتی ہے۔ اِن لوگوں کی جانب سے ہونے والی مخالفت کے بڑھتے ہوئے طوفان سے علم نجوم کو نقصان تو ضرور پہنچا اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس سے بدظن ہوئے لیکن علم کی حیثیت سے بالکل ہی "ہلاک" نہیں ہوا بلکہ زندہ رہا۔

اصل میں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ایک طبیب یا ڈاکٹر محض نبض دیکھ کر یہ قیاس کر لیتا ہے کہ مریض زندہ بچ نہیں سکتا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ڈاکٹر یا طبیب عالمُ الغیب ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر یا طبیب، اپنی تربیت اور تجربے اور متعلقہ تعلیم کے بل بوتے پر مریض کے اندر جھانک کر سب کچھ پڑھ لیتا ہے اور اس مشاہدے و علم کی بناء پر وہ ایک فیصلہ دے ڈالتا ہے اور اس فیصلے کے مطابق مریض اِس دنیا سے رختِ سفر باندھ لیتا ہے تو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ مریض اس لئے مرگیا کہ ڈاکٹر نے یہی کہا تھا بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ بدنصیب اس لئے جان بحق ہو گیا کہ اس کا مرض لاعلاج ہو گیا تھا اور اسی حالتِ زار کا اندازہ لگا کر معالج نے ایک فیصلہ سُنا دیا تھا۔ بالکل اسی طرح ایک نجومی اپنے علم اور زائچہ خوانی کی استعداد و مہارت کی بنا پر کسی مرض اور مصیبت میں پھنسے ہوئے مسائل کے بارے میں یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اُسے کتنے اچھے حالات ملنے والے ہیں یا بُرے حالات کا چیلنج درپیش ہو گا۔ یہ علم نجوم کے ماہرین کی صلاحیتوں کا کمال اور تربیت و مطالعہ کا اعجاز ہی ہوتا ہے کہ اکثر اوقات اس طرح کے "فتوے" درست ثابت ہوتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب لینا جہالت کے مترادف ہو گا کہ نجومی صاحب عالمُ الغیب ہیں۔ کیونکہ نجومی ـــــ علم نجوم کے مسلّمہ اصولوں، ضابطوں اور زائچوں کی روشنی میں کسی انسان کے بارے میں فیصلہ سُناتے ہیں۔ انہیں غیب سے کچھ نہیں بتایا جاتا۔

علم نجوم ـــــ تو انسانیت کا دوست علم ہے اِس لئے دوسرے علوم کے دوش بدوش یہ بھی آنے والے ادوار میں ارتقاء کے مراحل سے گذرتا رہے گا اور ارتقاء کے ان مراحل میں زیرِ نظر تصنیف بھی ایک اہم اور زوردار کردار ادا کرے گی۔ ہمارا قیاس یہ ہے کہ یہ تصنیف ساری دنیا میں پڑھی جائے گی اور اس کے مطالعہ سے انسان کو جو فوائد حاصل ہوں گے وہ بین الاقوامی طور پر تسلیم کئے جائیں گے اور یوں پاکستان کے ایک فرزند کو بھی علم نجوم کے حوالے سے عظیم شہرت حاصل ہو گی۔

آغا فضل الرحمٰن چشتی

ایم اے اسلامک سٹڈیز
(گولڈ میڈلسٹ)

○ رجسٹرڈ معالج درجہ اول (حکومت پاکستان)

○ ممبر، برٹش ہربل میڈیسن ایسوسی ایشن، لندن

○ پرنسپل، سینا یونانی ہسپتال انٹرنیشنل، اسلام آباد

آغا فضل الرحمٰن چشتی نے ایک طویل عرصۂ زندگانی شرق وسط، افریقی ریاستوں اور یورپین ممالک بالخصوص انگلینڈ میں گزارا، طب اور علمِ نجوم پر انہیں خاص عبور حاصل ہے اور ان موضوعات پر آغا صاحب کی متعدد کتب شائع ہو کر مقبولِ عام کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔